Posted On Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

Bloody Mafia

Ilsa

مسز بلیک۔۔۔۔۔ یار آپ کتنا لیٹ تیار ہوتیں ہیں جلدی کریں ورنہ میں آپ کو اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔۔۔وہ شیشے میں ان کا عکس دیکھتا بول رہا تھا وہ بھورے بالوں والا شہزادہ تھا سنہری رنگت بھوری آنکھیں کھڑی ناک گلابی ہونٹ کلین شیو وہ لمبا قد کسرتی جسم والا پُرکشش مرد تھا

اچھا بتاؤ میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔وہ اِس کی طرف موڑتی بولیں اور اسے دیکھ مسکرائی تھی جو تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا اور بلا کا حسین لگ رہا تھا

ہمیشہ کی طرح میری کوئین اور مسٹر بلیک کی وائف لگ رہی ہیں۔۔۔وہ کہتا بیڈ پر سے ان کی وائٹ ہیل اٹھا کر ان کو باہوں میں اٹھا چکا تھا انھوں نے اِس کی گردن میں ایک بازوں ڈالا اور سر سینے پر ٹیکہ دیا

تمہاری کوئین اور مسٹر بلیک کی وائف کیوں جبکہ تمھیں بولنا چاہیے تھا کہ مسٹر بلیک کی کوئین لگ رہی ہیں۔۔۔۔وہ اسے دیکھتی بولیں

Posted On Kitab Nagri

کوئین صرف مُجھے ملنی چاہیے نا کے مسٹر بلیک کو ابھی مزہ آئے گا کوئین آپ مسٹر بلیک کا چہرہ دیکھئے گا ۔۔۔۔وہ ہنستا بولا تھا وہ بھی ہنس دی

میں تو مسٹر بلیک کی کوئین ہوں تمہاری کوئین تُمہیں خود ڈھونڈنی پڑے گی۔۔۔۔۔انھونے پارٹی بدل لی تھی

میں خود ڈھونڈھو اپنی کوئین نو وے آپ بتائیں میری کوئین کیسی ہو گی یا ہونی چاہیے۔۔۔۔وہ آب سیڑھیوں سے اتر رہا تھا تبھی سامنے بنی سیڑھیوں سے مسٹر بلیک کے دائیں جانب دو تھری پیس سوٹ میں ملبوس آدمی اور بائیں جانب ایک آدمی نظر آئے آن چاروں کے نین نقوش ملتے جلتے تھے

وہ چاروں دراز قد تھے، کسرتی جِسم والے بے حد فٹ، ان چاروں کی رنگت بے حد صاف تھی، بے حد حسین نقوش والے بہت پُرکشش وجیہہ چہروں والے وہ چار مرد تھے، چمکتی ہوئی خوبصورت انکھوں والے مرد۔۔۔۔

(مسٹر ہارون سب سے بڑے جنھیں دنیا مسٹر بلیک کہہ کر بلاتی تھی مسٹر ہارون بلیک ورلڈ کے بے تاج بادشاہ تھے ان کی دہشت پورے لنڈن میں پھیلی ہوئی تھی وہاں کا بچے بچے کے دل مسٹر بلیک کے نام سے خوف تھا وہاں کی ایک چڑیا بھی لاپتہ ہو جائے اُس کے پیچھے بھی مسٹر بلیک کا ہاتھ ہوتا تھا ان کی محبت ان کی کُل کائنات آن کی بیوی تھیں لاویزہ جنھیں مسسز بلیک بولتے تھے ان دونوں کی پیار کی نشانی دخان ان کا اکلوتا بیٹا جس سے یہ دونوں بہت پیار کرتے تھے پھر تھیں دو ننھی پریاں حمیس اور

Posted On Kitab Nagri

پریشے پریشے جیسے سب پری بولتے تھے وہ دیکھنے میں تھی ہی پری کی طرح ان کے تینوں بچوں کی آنکھیں بھوری رنگ کی تھی)

(پھر تھے مسٹر وہاج جو مسٹر ہارون کے بعد تھے ان کی محبت آن کی بیوی حوریہ ان دونوں کی پیار کی نشانی دو تھی مسسز وہاج کہتی تھی میں الگ محبت کرتی ہوں اور وہاج الگ محبت کرتے ہیں اسلئے ان کی پیار کی نشانیاں دو ہیں ایک بیٹا زوریز ایک بیٹی آئزال ان دونوں کی آنکھیں اوشن بلیو کلر کی تھی)

(مسٹر منہاج جو تینوں بھائیوں سے تھوڑے مختلف تھے یہ خوش مزاج تھے یہی چیز ان کو مختلف بناتی تھی ان کی کلاس فیلو مفرا جن کو دیکھتے ہی مسٹر منہاج اپنا دل مس مفرہ کے حوالے کر بیٹھے تھے ان کو شادی کے بعد پتہ چلا مفرا ان سے پہلے سے محبت کرتی ہیں منہاج صاحب کی خواہش تھی ان کا بیٹا ان کی طرح ہو خوش مزاج پر زبر قان نے اِس دُنیا میں اکر مسٹر منہاج کے خواب توڑ دیئے تھے کیونکہ زبر قان سنجیدہ مزاج، غصے کا تیز ساتھ میں سڑیل بھی تھا پھر اس دُنیا میں حیان آیا جو مسٹر منہاج سے دس ہاتھ آگے تھا جیسے دیکھ مسسز منہاج بہت خوش ہوئیں تھی ان دونوں کی آنکھیں اوشن گرین تھیں)

(پھر تھے حاذق ان کی شادی زبردستی مسٹر بلیک نے کروائی تھی ان کو ڈرپوک نازک سی پری پیکر ملی تھیں آئیزہ کو دیکھ ان کو اپنی قِسمت پر رشک بھی ہو رہا تھا ساتھ میں غصّہ بھی آرہا تھا مسٹر حاذق نے

Posted On Kitab Nagri

کبھی آئیزہ سے محبت کا اظہارِ نہیں کیا تھا پر مسٹر حاذق کو مس آئیزہ سے بے پناہ محبت ہو گئی تھی مسسز حاذق کو پہلی بیٹی چاہیے تھی اپنی طرح پر زنیق اِس دُنیا میں آیا تھا جو مسٹر حاذق سے بھی زیادہ کھڑوس تھا پھر مس آئیزہ نے ضد لگائی تھی آن کو بیٹی چاہیےhttps://www.kitabnagri.com/

پھر مسٹر حاذق نے i آئیزہ کو دیکھ کر جو بولا وہ قابلِ رحم تھا آپ نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کتنی کمزور ہیں اور چاہیے دو بیٹیاں واہ کیا بات ہے جائے سیل پر لگی ہیں لے لیں جا کر۔۔۔۔ مسٹر حاذق کی بات سن کر آئزہ ناراض ہو گئی پھر ان کی دو بیٹیاں ہوئی خوبصورت لفظ بھی چھوٹا ہے ان دونوں کے لیے رباب بڑی تھی جیسے حیان پسند کرتا تھا ایہا چھوٹی تھی ان کے تینوں بچوں کی آنکھیں آئس رنگ کی تھی)

اچھا میرے بیٹے کی کوئین کیسی ہونی چاہیے میرے سیف کو جب کھولو گے نہ اُدھر ایک تصویر ہے اس پری پیکر کی طرح ہونی چاہیے پر وہ نہیں اس کی جیسی سمجھے۔۔۔ مسسز بلیک دخان کے کان مروڑتی بولیںhttps://www.kitabnagri.com/

دیکھیے کوئین کیسے دیکھ رہیں ہیں مسٹر بلیک مُجھے جیسے کچا نگل لیں گے مجھے بچالیں کوئین مسٹر بلیک سے ۔۔۔۔ دخان ڈرامائی انداز میں بولا تبھی مسسز بلیک ہنس دیں

Posted On Kitab Nagri

انھیں ہنستا دیکھ مسٹر بلیک کے چہرے پر مسکراہٹ آئی ساتھ ڈمپل واضح ہوئے مسسز بلیک کی نظر ڈمپل پر پڑی مسسز بلیک کا چہرہ سُرخ اناری ہوا تھا تبھی مسسز بلیک نے زارون کو نیچے اتارنے کا کہا اس نے سر ہلا کر مسسز بلیک کو نیچے اترا پھر ایک ٹانگ فولڈ کر کے نیچے بیٹھ کر سفید روئی کے گالوں سے پیروں میں ہیل پہنائی پھر کھڑا ہوا تو مسٹر بلیک اس تک پہنچ چکے تھے

دخان کھڑا ہوا تھا مسٹر بلیک کے چہرے کو دیکھنے لگا (ان کے بال سیاہ تھے نفاست سے برش کیے گئے تھے کانوں کے اوپر سے سفید تھی جو ان کے چہرے کو نرمی اور وقار بقش رھے تھے وہ اڑتالیس برس کے تھے پر اپنی فٹنس کی وجہ سے جوان نظر آتے تھے چہرے کے باعث اپنی عمر سے دس پندرہ برس کم دکھائی دیتے تھے) دخان یک ٹک انہیں دیکھنے لگاhttps://www.kitabnagri.com/

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیا ہوا تھک گئے بس اتنی سی دیر میں۔۔۔۔ مسٹر بلیک ایک ائیبرو آچکا کر مسکرائے تھے جس سے ان کے ڈمپل واضح ہوئے تھے دخان دانت پیس کر رہ گیاhttps://www.kitabnagri.com/

Posted On Kitab Nagri

مسسز بلیک نے مسٹر بلیک کے بازوں میں ہاتھ ڈالا نفاست سے وہ دونوں سیڑھیاں اترنے لگے ان کے بعد سب نیچے اترے۔۔۔۔۔

پورچ میں کھڑی بلیک لینڈ کروزرز، لمبر غینی جس میں سب ایک ایک کر کے بیٹھ رہے تھے ان کی گاڑیاں پورچ سے نکلیں تھی پیچھے اور آگے لمبی قطار میں رینج روور موجود تھیں جن میں بورڈی گارڈ موجود تھے (اور کُچھ رقیب بھی)

گاڑیاں مین ہائی وے سے گزر رہیں تھیں جہاں دائیں جانب بھی جنگل تھا اور بائیں جانب بھی مسٹر بلیک کو کچھ عجیب محسوس ہوا تھا انھونے اپنے آگے چلتیں ساری گاڑیوں کی نمبر پلیٹ پر نظر ڈالی سب گاڑیاں ٹرن لے کر گھومیں ساری گاڑیوں کے چہرے سامنے تھے ان گاڑیوں میں سے ایک میں ان کا دشمن بھی بیٹھا تھا وہ ساری گاڑیاں ریورس چل رہیں تھیں اور منہ سامنے

سر ان ساری گاڑیوں میں موجود گارڈز کو اس گیدڑ نے خرید لیا ہے اور سر ان گاڑیوں میں کیسی ایک میں وہ بھی موجود ہے الیگزینڈر ثالث۔۔۔۔ مسٹر بلیک کے ڈرائیور کی آواز تھی

Posted On Kitab Nagri

دخان، زوریز، زبر قان، زنیق اور حیان تُم لوگ آئیزال، ایہا اور پریشے کو لے کر جاؤں ٹرن کرو گاڑیوں کو جنگل میں نکالو گاڑیوں کو اور جاؤں۔۔۔۔ مسٹر بلیک کان میں لگے ائرپود سے چلائے تھے ان کی بات سن کر مسز بلیک کی انکھوں میں نمی تیر گئی تھی

ڈیڈ میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا آپ نے ساتھ جینا کا وعدہ کیا تھا میں ساتھ مرنے کا وعدہ کرتا ہوں سمجھے آپ مسٹر بلیک۔۔۔۔۔ دخان بھی چیخا تھا اپنی کار کو ٹرن کر کے موڑا تھا ساتھ میں زبر قاں جو ڈرائیونگ کر رہا تھا برابر میں حیان بیٹھا تھا زبر قان نے بھی گاڑی موڑی تھی زوریز اسنائیپر سے سامنے موجود کتوں کے سینوں میں گولیاں اُتار رہا تھا زنیق بیچ میں تھا جس میں معصوم پریاں تھیں جنھیں اِس ظالم دُنیا کا پتا نہیں تھا کہ اِس دُنیا میں انسان نہیں گیدڑ رہتے ہیں

https://www.kitabnagri.com/

دخان ضد نہ لگاؤ جاؤ میں نے کہا جاؤ سمجھو میں اپنی وجہ سے تُم سب کی جان خطرے۔۔۔۔ مسٹر بلیک کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی ائیر پوڈ میں سے گولی لگنے کی آواز آئی تھی۔۔۔۔۔

دخان۔۔۔۔ مسز بلیک کے منہ سے چیخ نکلی تھی ساتھ میں دو آنسوں بھی ٹپکے تھے

Posted On Kitab Nagri

کوئین میں بلکلِ ٹھیک ہوں بلکہ ایک کتے کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔۔۔۔۔دخان کی آواز ائیر پوڈ میں آواز آئی مسز بلیک نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں ایک گاڑی اُلٹی پڑی تھی مسٹر بلیک نے ایک بٹن دبایا تھا جس سے مسز بلیک کی سیٹ نیچے ہوئی سیٹ جیسی ہی پوری نیچے ہوئی مسز بلیک نے پیچھے والی سیٹ کو پیچھے دکھیلا تھا اندر سے گنز نکال کر لوڈ کریں تھیں بولیٹس کا ایک مستطیل بوکس تھا جسے نکال کر مسز بلیک نے اسنائیپر اور بہت سی گنز لوڈ کی تھی ان کے ہاتھ بہت تیز چل رہیں تھے

پیچھے سے وہاج اور منہاج کی گاڑیاں آگے آئیں مسٹر بلیک اور مسز بلیک دونوں دشمن کا مقابلہ خوب فائرنگ سے کر رہے تھے مسٹر وہاج کے بازو میں گولی لگی تھی جس سے ان کی وائٹ شرٹ لال ہو گئی تھی گولی لگنے کی وجہ سے وہاج کار سنبھالے ہوئے تھے حوریہ شورٹ گن سے سامنے موجود گارڈز کے ہیڈ شوٹ لے رہی تھیں وہاج تشائشی نظروں سے حوریہ کو ایک نظر دیکھ لیتے دوسری طرف منہاج تھے جن کے سر پر خون سوار تھا مارنے کا یا مار کر مر جانے کا مفرا کے سر پر بھی ایسی ہی خون سوار تھا ادھر حاذق اپنے پہلو میں بیٹھی آئزہ کو ایک نظر دیکھ لیتے وہ ڈری سہمی ہوئی آئزہ جو حازق کو ہی دیکھ رہیں تھی وہ چاروں بھائی انسان کام درندے ذیادہ لگ رہے تھے بچے ان سے بھی زیادہ حیوان لگ رہے تھے گاڑیاں بلیڈ پروف ہونے کے وجہ سے گولیاں سے بچ رہیں تھی پر کب تک جس تیزی سے سب

Posted On Kitab Nagri

مل کر کتوں کو موت کے گھاٹ اتار رہے تھے اس سے ان کے دُشمن کا کھیل جلدی ختم ہونے والا تھا ۔۔۔۔۔(پر پاس کھڑی قسمت ان پر ہنس رہی تھی)https://www.kitabnagri.com/

سامنے موجود چار پانچ گاڑیوں کو چیرتی ہوئی ایک سفید رنگ کی لینڈ کروسر نکلی لینڈ کروزر کی چھت ہٹتی گئی اندر سے ایک آدمی نکلا لاویزا کی انکھوں کے سامنے ان کی پوری زندگی گھوم گئی وہ چہرہ صاف ہو گیا تھا وہ سامنے کھڑا آدمی کو وہ جانتی تھیں بھلا وہ اِس آدمی کو کیسے بھول سکتی تھی ہارون اور لاویزا کو ایک سیکنڈ لگا اسے پہچانے میں (اس کو جو یہ سمجھ رہے تھے یہ وہ نہیں تھا)

ہارون یہ تو عائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔لاویزہ کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب شیشے میں سے چیرتی ہوئی ایک گولی لاویزہ کے دل پر لگی سامنے والا شیشے میں دراڑ پڑ تھی شیشا کئی ٹوکروں میں تقسیم ہو گیا تھا ہارون کے دل کا بھی یہی حال تھا دوسری گولی حمیس کو لگی تھی تیسری گولی رُباب کے ماتھے پر لگی تھی (حاذق کی بیٹی) ہارون کا پاؤں بریک پر گیا تھا وہ زندگی میں پہلی دفعہ سکتے میں گئے تھے چوتھی گولی ہارون کے دل پر لگی وہ گیدڑ گاڑی میں بیٹھ کر جا چکا تھا وہ بھی اسے مہلت ملی تھی اللہ کی طرف سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کے لیے

Posted On Kitab Nagri

چند لمحوں کے لیے دخان سکتے میں آگیا تھا منہاج، وہاج، حاذق، ذوریز، زنیق، ذبرقان نے گاڑیاں روکیں تھی وہ سب بوکھلائے گاڑیوں میں سے اترے تھے دخان سے گاڑی ڈگمگا گئی تھی وہ گاڑی میں سے اترا تھا بھاگتا ہوا گاڑی کے قریب پہنچا ہارون کو دل کے مقام پر ہاتھ رکھے دیکھا

بابا۔۔۔دخان چیختا ہوا ان کی طرف بڑھا تھا ھمیس کو ان کے ہاتھوں سے لے کر پاگلوں کی طرح اسے پکار راہ تھاhttps://www.kitabnagri.com/

ہارون نے پچھلی سیٹ سے رُباب کو نکالا دوسرے ہاتھ میں حمیس کو لے کر ان کے قدم لڑکھڑا رہے تھے دخان نے آگے بڑھ کر سہارا دیا تھا حاذق اور عائزہ سب سے پہلے قریب ائے تھے ہارون کے ہاتھ میں رُباب کو دیکھ کر آئزہ زمین پر بیٹھتی چلیں گئی دخان ہارون کو چھوڑ کر گاڑی کی طرف بڑھا تھا اندر لا ویزا کو سانس لیتے دیکھا بلبلاتا ہوا ویزا کی طرف بڑھا تھا

ماما میں آپکو کُچھ نہیں ہونے دوں گا آپنے آنکھیں بند نہیں کرنی میں آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جا رہا ہوں زوریز گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کروں۔۔۔دخان کہتا لاویزا کو باہوں میں اُٹھا کر باہر لایا تھا

Posted On Kitab Nagri

ہارون حاذق کی طرف بڑھے تھے حاذق سکتے سے باہر آیا تھا جب بڑے بھائی کو دیکھا جس نے باپ بن کر پالا تھا تڑپ کر ان کی طرف بڑھے

بھائی۔۔۔۔حاذق بلبلاتے ہوئے ہارون کی طرف بڑھا تھا

حازق میں تمہاری بیٹی کو نہیں بچا سکا مُجھے معاف کر دینا آئزہ میں اپنی حمیس کو نہیں بچا سکا تمہاری رُباب کو کیسے بچاتا۔۔۔۔۔ہارون کہتے رباب کو روڈ پر لیٹا رہے تھے پھر ہمیس کو لٹایا دخان لا ویزا کو لے کر ہارون کی جانب آیا دخان روڈ پر بیٹھا ہارون کو ایک کندھے سے لگایا ہوا تھا دوسرے کندھے پر لویزہ سر ٹکائی ہوئیں تھی

بابا ماما میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا بابا آپ نے آنکھیں بند نہیں کرنی آپ دونوں کے سوا میرا اِس دُنیا میں ہے ہی کون پلز بابا پلیز ماما آنکھیں مت بند کریں۔۔۔۔۔دخان بلبلاتے ہوئے رو رہا تھا دخان کی بات سن کر وہاج اور منہاج تڑپ کر آگے بڑھے تھے مفراز مین پر بیٹھی آئزہ کو دیکھ رہیں تھی جو بلک بلک کر رو رہیں تھی زنیق حمیس کو دیکھ سکتے میں آگیا تھا حیان روڈ پر لیٹی رُباب کو سن سا ہو کر دیکھ رہا تھا حیان رُباب کا خون دیکھ رہا تھا کیسی کے آنسوں اگر نہیں نکل رہے تھے وہ تھے زبر قان اور

Posted On Kitab Nagri

زوریز وہ دونوں زمین پر پڑی گنز اٹھا کر موڑے تھے ہارون کی آواز نے ان کے پیر کو ایک قدم آگے بڑھنے سے روک دیا تھا

زوریز برقان مجھ سے وعدہ کرو ابھی تُم لوگ کوئی قدم نہیں اٹھاؤ گے جب سہی وقت آئے گا ابھی سہی وقت نہیں ہے۔۔۔۔۔ تبھی کار کا دروازہ کھول کر دس سالہ پریشے باہر آئی تھی ریڈ کلر کی لونگ فراک پر ہم رنگ پمپی پہنی ہوئی تھی گھٹنوں تک آتے سیاہ بال جن میں ریڈ کلر کی بُو لگی تھی سفید رنگت بھوری آنکھوں والی وہ پری تھی جس سے اس کے ماں باپ اور بہن چھین لیے گئے تھے وہ فیری ٹیل میں رہنے والی بچی تھی جسے شہزادیاں بہت پسند تھی وہ خود کو بھی ایک شہزادی سمجھتی تھی خوبصورت شہزادی نہیں (بدقسمت شہزادی)

رُباب دیکھو یہ کتنی اچھی جگہ ہے اسنو وائٹ کو بھی سات بونے اسی جنگل میں ملتیں ہیں چلو ہم بھی ڈھونڈتے ہیں۔۔۔۔۔ پریشے بڑے بڑے درختوں کو دیکھ بول رہی تھی پری کی نظر رباب پر گئی وہ ایک دم خوف زدہ ہو گئی تھی خوف سے چہرہ ذرد پڑھنے لگا تھا رباب کا خون سے لتھڑا چہرہ دماغ میں ہول زنیق جو رباب کے کو دیکھ کر رو رہا تھا اس دس سالہ پری کو سب سمجھ آگیا تھا وہ سمجھدار تھی دس سال

Posted On Kitab Nagri

کے بچے کا حافظہ بہت اچھا ہوتا ہے یہ دیکھ کر آئزہ نے آگے بڑھ کر اسے خود میں بھینچا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیں پریشے آئزہ سے دور ہٹی تھی جب نظر ہارون لاویزا اور دخان اور حمیس پر پڑی

بابا ماما آپی بھائی۔۔۔پری کہتی ہوئی ہارون سے جا لپٹی تھی ہارون کے رکے ہوئے آنسو پری کو دیکھ کر بہ نکلے تھے حیان نے آگے بڑھ کر پری کو ہارون سے جدا کیا تھا کیونکہ ہارون لویزہ کو دخان گاڑی میں لیٹا کر ہسپتال لے کر جا رہا تھا

ہسپتال کا وہ کوریڈور سرد اور ویران تھا۔سنگ مرمر کا فرش کسی مردے کی طرح سفید تھا۔ سفید بے جان ٹھنڈا۔ ساخت، جامد، سیدھ میں کسی غیر مرئی نقطے پر نگاہیں مرکوز کیے اِس کی انکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے۔جب سے ہارون اور لویزہ آپریشن تھیٹر میں تھے۔وہ یوں ہی ادھر بیٹھا ہوا تھا۔اس کا ذہن جیسے مفلوج ہو گیا تھا، جیسے بھاری سل سے سر کو کُچل دیا گیا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سب ہسپتال کے کوریڈور میں موجود تھے سب کی نظریں آپریشن تھیٹر کی طرف تھیں کے کب ڈاکٹر باہر آئے اور بتائے کے مسٹر اینڈ مسز بلیک بلکل ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔۔سب کی انکھوں میں نمی تھی جبکہ آئزہ بے سود سی حازق کے کندھے پر سر رکھی ہوئیں تھی

آزان کا وقت ہوا تو وہ اٹھا وضو کر کے واپس ادھر آیا۔ کوٹ اِس نے وہیں بینچ پر چھوڑ دیا تھا اب شرٹ کے گیلے خف نیچے کر رہا تھا۔ چہرہ ہاتھ ماتھے سے بال گیلے تھے۔

وہ سلام پھیر کر تشہد کی حالت میں بیٹھا تھا۔ اس کا چہرہ مکمل بھیگا ہوا تھا اور یہ وضو کا پانی نہیں تھا۔ وہ دونوں ہتھیلیاں ملائے انھیں ڈبڈبائی انکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میرے اللہ۔۔۔۔۔۔۔وہ بے آواز رو رہا تھا۔ آپ کو پتا ہے۔ماما بابا میرا دل ہیں۔ ان کو مُجھ سے مت چھینیں۔ دخان۔۔۔۔۔۔۔اپنے ماما بابا کے بغیر ادھورا ہے وہ ان کے بغیر مر جائے گا۔ آپ مجھے ایسے مت آزمائیں۔ آپ مجھے ماما بابا واپس کر دیں میری امید کو ٹوٹنے مت دیں۔ وہ ہتھیلیوں پر چہرہ جھکائے ہولے ہولے لرز رہا تھا وہ آٹھ سال کا وہی دخان لگ رہا تھا۔ وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا اسے اپنے کاندھے پر ہاتھ رکھا محسوس ہوا وہ وہاج اور منہاج تھے وہ ان کا سہارا ملتے

Posted On Kitab Nagri

ہی اور شدت سے رویا تھا وہ سب زندگی میں کبھی اتنے اکیلے نہیں ہوئے تھے جتنے آج تھے وہ کبھی اتنے بے بس لاچار نہیں ہوئے تھے جتنے اِس وقت تھے۔

کتنے گھنٹے گزرے کتنی گھڑیاں گزری اسے کُچھ یاد نہیں تھا بس اندھیرا چاہ رہا تھا جب اس نے ڈاکٹرز کو

آپریشن تھیٹر سے باہر آتے دیکھا انھیں آتا دیکھ سب کھڑے ہوئے تھے ان دو ڈاکٹرز میں سے ایک ڈاکٹر دخان کی طرف بڑھا تھا ایک ہاتھ کندھے پر رکھ کر ڈاکٹر نے جو بولا وہ ان سب پر قیامت صغریٰ برپا گیا تھا

آئی ایم سوری ہم مسٹر ہارون اور ان کی وائف کو نہیں بچا سکے۔۔۔۔ڈاکٹرز کہہ کر جا چکے تھے دخان سن سا ہو کر ہسپتال کے کوریڈور میں بیٹھتا چلا گیا کوریڈور کا سناٹا ایک دم سے ٹوٹا۔۔۔۔پیچھے کہیں اسٹریچر کے پہیوں کے چلنے کی آوازیں آرہی تھیں اسے اپنے کانوں میں سسکیاں رونے کی آواز آرہی تھی ان میں سے ایک آواز پریشے کی بھی تھی

https://www.kitabnagri.com/

Posted On Kitab Nagri

ہر چیز سلوموشن میں ہو رہی تھی۔ آوازیں بند ہو گئیں تھی۔صرف حرکتیں ہوتی نظر آرہی تھیں ہارون اور لاویزہ ، رُباب اور حمیں س کو گئے آج دوسرا دن تھا وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اپنے کمرے میں آیا تھا اس نے اپنے آپ کو سوٹ کیس میں اپنا سامان پیک کرتے دیکھا پھر سب کو کہتا سنا شاید وہ سب اسے منع کر رہے تھے کے وہ نہ جائے پھر پریشے کو دیکھا جو اسے روک رہی تھی کے آپ نہ جائیں بھائی مُجھے چھوڑ کر اگر کیسی نے نہیں روکا تھا وہ تھے وہاج منہاج حازق اور وہ چاروں جو اسے دیکھ رہے تھے زوریز اور زبر قان نے اسے گلے لگایاhttps://www.kitabnagri.com/

وہ ائیر پورٹ پر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا چل رہا تھا اُس نے ایک بار بھی پلٹ کر نہیں دیکھا۔جہاز دھیرے دھیرے ہوا میں پرواز کر رہا تھا۔https://www.kitabnagri.com/

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روشنی ختم ہو رہی تھی دخان نے آنکھیں کھول دی وہ مکمل بھیگ چُکا تھا سفید شرٹ جسم سے چپک گئیں تھی جس کی وجہ سے اس کا کسرتی جسم واضح طور پر دیکھ رہا تھا اس نے آگے بڑھ کر شیشے پر اپنا مکہ جڑا تھا

Posted On Kitab Nagri

شیشہ کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا کچھ شیشے کے ٹکڑے اس کے ہاتھ میں گھس گئے تھے جن کی وجہ سے ہاتھ سے خون رس رہا تھا

ہاتھ میں گھسے شیشے کے ٹکڑوں کو ہاتھ میں سے کھینچ کر نکال رہا تھا اگر کوئی عام بندہ اسے اپنے ہاتھ میں دھسیے شیشے کو عام سے انداز میں نکالتیے دیکھ لیتا بہوش ہونے کے درپہ ہوتا اس نے کانچ نکال کر واش بیسن میں ہاتھ دھوئے دخان ورڈرو سے کپڑے نکال کر واشروم میں بند ہو گیا

وہ شیشے کے سامنے کھڑا ہاتھ میں واچ پہن رہا تھا وہ کریم کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا لونگ کورٹ بیڈ پر پڑا تھا واچ کے ساتھ ہاتھ میں بینڈیج بھی بندھی تھی وہ اپنے ساتھ جو سوٹ کیس لایا تھا وہ ویسے ہی رکھے ہوئے تھے دخان نے بیڈ سے بلیک کلر کا لونگ کورٹ اٹھا کر پہن کر سوٹ کیس کو گھسیٹتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا کمرے سے نکلتے ہی باہر وہ چاروں اپنے اپنے سوٹ کیس کے سات کھڑے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

/https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آج صبح سے اسے بخار نے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا اور صبح سے وہ کچن میں گھسی ہوئی تھی ثمرین نے اسے لسٹ ہی اتنی بڑی تھمادی تھی ثمرین دندناتی ہوئی کچن میں چلی آئی

ارے جلدی چلا ہاتھ اتنی سست روئی سے کام کر رہی ہے ذرہ تیز تیز ہاتھ چلا اور آگر مرچ مسالہ تیز ہوا تُجھے پوری رات اسٹور روم میں بند رکھو گی۔۔۔۔ ثمرین اس سے پہلے کُچھ اور کہتی اس کی نظر امامہ پر پڑی جو کچن میں پانی پینے کے غرض سے آئی تھی

انشاء چل چھوڑ بریانی کو دم میں لگا رہی ہوں امامہ تو اسے لے جا کر نہ تیار کر دے اچھا سا بلکل اپنی طرح ۔۔۔۔ پاس کھڑی انشاء حیرت سے ثمرین کو دیکھ رہی تھی (آج چاچی کو کیا ہو گیا ہے چلو اچھا ہے ہم دوا کھا کر تھوڑی دیر آرام ہی کر لیں گے) انشاء دل میں پکا ارادہ باندھتی مُسکرا کر سر ہاں میں ہلا گئی پر اس پگلی کو کیا پتا تھا آج ثمرین اسے ایک درندے کے سامنے پیش کرنے والی تھی چند پیسوں کے اعوض

آب جا بھی کھڑی کیوں ہے میرے سر پر۔۔۔ ثمرین اسے ہلتا نا دیکھ کر چڑ گئی تھی

/https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

انشاء اپنے کمرے میں جا رہی تھی تب امامہ اسے لیے اپنے کمرے میں لے آئی اسے ڈریسنگ کے سامنے بٹھا کر اپنی الماری کھنگالنے لگ گئی امامہ کے ہاتھ بلیک کلر کی لونگ فراک لگی جسے اِس نے ایک مرتبہ پہنا تھا پر اِسے اپنی رنگت کی وجہ سے اچھا نہیں لگا تھا خود پر امامہ انشاء کو وہ فراک تھما کر واشروم میں جا کر چینج کرنے کو کہا انشاء امامہ کی بات کی تاکید کرتی ہوئی واشروم میں گھس گئی

انشاء واشروم کا گیٹ کھول کر چوکھٹ پر کنفیوز سی کھڑی تھی امامہ نے سر تا پیر تک انشاء کا جائزہ لیا (بلیک کلر کی فراک میں انشاء چودویں کا چاند لگا رہی تھی اِس کی سفید رنگت پر یہ رنگ جچ رہا تھا نازک سراپائے حسن تھی امامہ اسے دیکھ کر ایک مرتبہ پھر کلس کر رہ گئی تبھی ناک منہ چڑھا کر انشاء کو ہلکا پھلکا سا میک اپ کیا اور بالوں کو کمر پر کھول دیا انشاء نے ضد کر کہہ سر پر بلیک اسکارف پہنا وہ شیشے میں حیرت سے اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔امامہ اِس کی حیرت کو دیکھ تمسخرانہ مسکراتے ہوئے اسے اپنے کمرے میں بیٹھے رہنے کا کہہ کر چلی گئی https://www.kitabnagri.com/

انشاء کمرے میں کنفیوز ہو کر ٹہلنے لگ گئی تھی امامہ کو گئے ڈیڑھ گھنٹہ ہونے والا تھا اور اس کا اتا پتا نہیں تھا ابھی تک ۔۔۔۔۔ تبھی دروازہ کھول کر امامہ اندر آئی اسے دیکھ انشاء کی روکی ہوئی سانس بحال ہوئی

Posted On Kitab Nagri

ہمیں اِدھر کیوں بند ھ کر کے چلیں گیں تھی اور آپ نے ہمیں بتایا بھی نہیں کہہ ہمیں اتنا تیار کیوں کیا ہے آپ نے۔۔۔۔۔ آپ کی دوست کی سالگرہ ہے پھر سے جانا ہے ہمیں بھی پچھلی مرتبہ کی طرح لے کر جائیں گی اپنے ساتھ۔۔۔۔۔انشاء نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے تھے امامہ اِس کے سوالوں کے بوچھاڑ سے چڑ گئی تھی

ابھی تُمہیں سب پتا چال جائے گا انشاء وحید صبر رکھو تھوڑا سا۔۔۔۔۔امامہ کہتی پر اسرار سا مسکرائی تھی اِس کا ہاتھ پکڑ کر لاؤنج میں لا کر سوفے پر بیٹھال دیا تھا انشاء نے نظریں اٹھا کر دیکھا وہ جس جگہ بیٹھی تھی ادھر ساخت منجمد ہو گئی۔۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ پانچوں پاکستان پہنچ چکے تھے وہ جہاں جہاں سے گزرتے ہوئے جا رہے تھے ارد گرد کے لوگ انھیں پلٹ پلٹ کر دیکھ رہے تھے ایئرپورٹ کا گیٹ کھولتے ہی انہیں ڈاکٹر احمد نے انہیں خوش آمدید کہا تھا ڈاکٹر احمد ان کے پرسنل ڈاکٹر اور ان کی گینگ کا بہت اہم حصہ تھے ان کا اسلام آباد میں بہت مقبول ترین ہسپتال تھا جو غریب عوام کے مفت علاج کے لیے بنایا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔وہ سوچتے تھے اصل

Posted On Kitab Nagri

معائنوں میں انہیں گریبگی کا تب پتہ چلا جب میری بیوی ہسپتال میں زندگی موت سے لڑ رہی تھی میرے پاس علاج کے پیسے تک نہیں تھے

کیسے ہو تُم لوگ۔۔۔ڈاکٹر احمد گرم جوشی سے ان پانچوں سے ملے۔۔۔۔وہ بھی انہیں کے انداز میں ملے ڈاکٹر احمد ڈرائیو کر رہے تھے ساتھ میں دخان سے باتیں بھی کرتے جا رہے تھے وہ چاروں پیچھے موجود گاڑی میں تھے۔۔۔۔۔۔https://www.kitabnagri.com/

ڈاکٹر احمد کی گاڑی بڑے سے مین گیٹ سے ہوتے ہوئے پورچ میں آکر رکی دخان شان بے نیازی سے گاڑی سے اُترا تھا زوریز، زبر قان، زنیق اور حیان گاڑی سے اترے تھے ڈاکٹر احمد گاڑی میں سے لیگج نکل کر اندر بڑھ گئے جب ان پانچوں کو اپنے پیچھے نہ پا کر پھر موڑے وہ لان میں پانچوں ایک ہی قطار میں کھڑے تھے دخان بیچ میں کھڑا سرسری نظر لان میں موجود ہر رنگ کے پھول پر ڈال رہا تھا

چلو آ بھی جاؤں اندر۔۔۔۔۔ایک ہاتھ سے اشارہ کرتے ڈاکٹر احمد مسکرائے تھے وہ پانچوں ہلکا سا مسکراتے اندر بڑھے ڈاکٹر احمد ان سب کو ان کے کمروں میں جانے کی تاکید کر رہے تھے وہ لمبی فلائٹ لے کر آئیں ہیں تو تھوڑا آرام کر لیں پر وہ چاروں ابنِ ڈھیٹ ٹھہرے تھے

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر احمد نے زبردستی دخان زوریز اور زبرقان کو ان کے کمروں میں یہ کہہ کر بھیجا تھا کے فریش ہی ہو جاؤ جب تک میں کھانا لگواتا ہوں جبکہ حیان اپنا لیگج لے کر کب کا اپنے روم میں جا چکا تھا زنیق نے آتے کے ساتھ ہی اس گھر میں داخل ہونے والے دروازے سے لیکر اس گھر میں کتنی کھڑکیاں کتنے دروازے ہیں سب پر نظر ڈالیں تھی بس اسے آب ٹیرس دیکھنے کی جلدی تھی

برخوردار گھر میں جو سامان ہے وہ بھی گن لینا ابھی اپنے کمرے میں جا کر آرام کر لو پھر ڈنر کے بعد ٹیرس بھی دیکھ انا۔۔۔ڈاکٹر احمد اپنی مُسکراہٹ چھپاتے زنیق کو دیکھ رہے تھے جو پورے گھر کا ملاحظہ فرما رہا تھا ڈاکٹر احمد کی بات سُن کر زنیق مسکرایا تھا سر کو ہاں میں ہلا کر کمرے میں چلا گیا تھا (بندہ شرمندہ ہوتا ہے کے اسکی چوری پکڑی گئی پر یہ زنیق تھا زنیق)۔۔۔۔ڈاکٹر احمد نفی میں سر ہلاتے کچن میں چلے گئے تھے

https://www.kitabnagri.com/

وہ سب ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے ڈاکٹر احمد ایک کے بعد ایک ڈیشیز اٹھا اُٹھا کر انھیں دے رہے تھے ساتھ میں گائڈ بھی کرتے جا رہے تھے کہ یہ میں نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہے حیان اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کھانا کھا رہا تھا زنیق بریانی پر ٹوٹ پڑا تھا اسے پاکستانی فوڈ میں یہ ڈیش سب سے زیادہ

Posted On Kitab Nagri

اچھی لگتی تھی جبکہ دخان بھی بریانی ہی کھا رہا تھا جبکہ زوریز کھانے سے ہاتھ اٹھا چکا تھا اُسے شدت سے کافی کی طلب ہو رہی تھی اس کے سر میں درد کی وجہ سے ٹیسے آٹھ رہیں تھی تبھی بنا کسی جھجھک کہ کچن کس طرف ہے پوچھ کر ڈائننگ روم سے نکل کر کچن میں چلا گیا

وہ سب ٹیرس پر تھے ٹیرس کے چاروں طرف گریل لگی تھی برابر میں موجود گھر کا ٹیرس کی گریل ڈاکٹر احمد کے گھر کے ٹیرس سے ملی ہوئی تھی کہ کوئی بھی آرام سے پھلانگ سکتا تھا پر ڈاکٹر احمد کو بلکل ٹینشن نہیں تھی برابر میں ایک ماں اور دو بیٹیاں رہتی تھی جو کبھی کبھی ٹیرس پر آتی تھیں ۔۔۔۔۔۔دخان ریلنگ پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا ٹھنڈی یخ بستا ہوا اِس کے بھورے بالوں سے کھیلنے میں مصروف تھی دخان آنکھیں بند کئے ہوا تھا تبھی پیچھے سے زوریز نے پکارہ اس نے آنکھیں کھول دی

کافی۔۔۔۔زوریز کہتا اسے کافی تھمائی اس کے دائیں جانب آگیا پیچھے موجود چیئر سے زبر قان اُٹھ کر دخان کے بائیں جانب آگیا

Posted On Kitab Nagri

برو کیا کرنا ہے اب۔۔۔۔۔زبر قان کہہ کر خاموش ہو گیا تھا اس کہ بولنے کا انتظار میں تھا دخان نے لمبی سانس خارج کی پیچھے سے حیان کسی جن کی طرح نمودار ہوا

برو ۔۔۔۔۔کرنا یہ ہے کہ پاکستانی بھنگڑے ڈالنے ہیں چلو ہم چاروں مل کر بھنگڑے ڈالتے ہیں۔۔۔۔۔حیان ماحول کو تھوڑا ہلکا کرنے کے لیے کہہ گیا تھا پر یہ کہہ کر اپنی شامت ہی بلوائی تھی

میں نے کتنی مرتبہ کہا ہے مُجھے بھائی مت کہا کرو۔۔۔۔۔زبر قان نے بھوئیں سکیڑ کر کہا تھا اس نے حیان کو اِسے یہ کہنے سے منع کیا تھا پر حیان ہی کیا کسی چیز سے باز آجائے

تو بھائی کو بھائی نہ کہوں تو بہن کہوں سہی ہے آج سے آپ میری بہن اور میں آپ کا بھی ڈن ہو گیا ۔۔۔۔حیان زبر قان کی بات پر چڑ گیا تھا حیان کے بہن کہنے پر زبر قاں کو تیش آگیا تھا تبھی ایک مکہ حیان کے پیٹ پر مارا مکہ لگتے ہی حیان کے چہرے پر درد کے آثار آئے پھر مسکرایا(سامنے اگر زبر قان کی جگہ کوئی اور کھڑا ہوتا تو یہ مکہ اسے سو گناہ شدت سے واپس لوٹاتا پر سامنے اِس کا بھائی کھڑا تھا وہ اِس کے لیے جان دینے کو تیار تھا یہ تو صرف ایک مکہ ہے)

Posted On Kitab Nagri

حیان تُم مُجھے میرے کمرے میں ملو تھوڑی دیر میں۔۔۔۔۔ دخان کہہ کر نیچے جانے کے لیے موڑا پیچھے یہ تینوں بھی ہو لیے جبکہ زنیق دوسری سائڈ ریلنگ میں کھڑا تھا

۔۔۔۔۔ تبھی اسنے اپنے کانوں میں کسی کے رونے کی آواز سنی اس نے پٹ سے آنکھیں کھول دی سامنے جو دیکھا وہ زنیق کو ساخت کر گیا

(زنیق سانس نہیں لے سکا۔۔۔۔۔۔اس نے اپنی زندگی میں بہت سی خوبصورت لڑکیوں کو دیکھا تھا پر اتنی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی تھی۔۔۔۔۔زنیق اگلا سانس نہیں لے سکا اسے لگا کسی نے اِس کا دل مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔۔۔۔۔۔دھڑکنا رکی تھی یا رواں ہوئی وہ جان نہیں سکا وہ یک ٹک اس نازک سراپائے حسن کو دیکھ رہا تھا سیاہ بالوں والی سیاہ آنکھیں جن میں پانی لبالب بھرا ہوا تھا سُرخ ناک جو رونے کی وجہ سے لال تھی)

https://www.kitabnagri.com/
www.kitabnagri.com

انشاء نے نظریں اٹھا کر دیکھا وہ جس جگہ بیٹھی تھی ادھر ساخت منجمد ہو گئی اِس کا پورا جسم زلزلوں کے زد میں آگیا وہ اندر تک کانپ گئی وہ شخص اِس کے سامنے شان سے بیٹھا ہوا تھا جس سے اسے گھن آتی

Posted On Kitab Nagri

تھی۔۔۔۔۔(بلیک کلر کے کرتے میں تھا جس کی شلوار گھیر دار تھی اس پر براؤن کلر کی شال لے ہوا تھا پیروں میں کالی پشاوری وہ دکھنے میں وڈیرہ لگ رہا تھا گندمی رنگت، دھنسی ہوئی کلی آنکھیں اور منہ پر بڑی بڑی مونچھیں اِسے گنڈا موالی بتا رہی تھی)

واہ بھئی ثمرین تو نے تو چاند چھپا رکھا تھا اِس اسٹور روم میں چلو اچھا ہے چھپا کر رکھا اس چاند کو صرف اس کو دیکھنے اور چھونے کے لیے میرا بیٹا ہی بنا ہے کسی کی نظر اچھا ہے نہیں پڑی۔۔۔۔وہ عورت اس کا جائزہ لے کر کہنے لگی اس مومی گڑیا کا حسن اِس عورت کی انکھوں کو خیر کر رہا تھا

انشاء کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی اِس عورت کی آواز پر سر اٹھا کر اس کو دیکھا (جامنی رنگ کی ساڑھی میں موجود تیز پرفیوم جس کی مہک پورے کمرے میں پھیلی تھی میک اپ سے لتھڑا چہرہ شاید خوبصورت بنے کی خوشش کی گئی تھی) انشاء کو اِس عورت سے گھن آئی وہ عورت جو بول رہی تھی انشاء سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی وہ اِس کو چاند کہہ رہیں تھی پھر اپنے بیٹے کو۔۔۔اس کو گھن محسوس ہوئی اپنے جسم سے یہ سوچتے ہوئے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ثمرین میری طرف سے تو ہاں ہے اس جمعہ کو نکاح رکھ لیتیے ہیں ساتھ میں رُخصتی بھی ہو جائے گی یہ ہے کہ تیرے پیسے بچے گے باقی آگر تو دھوم دھام سے کرنا چارہی ہے وہ الگ بات ہے۔۔۔۔۔وہ عورت منہ کے زاویہ بگاڑ بگاڑ کر بول رہی تھی ثمرین مسکرا مُسکرا کر اِس عورت کی ہاں میں ہاں ملا رہی تھی (انشاء اِس عورت کی بات سمجھ گئی تھی ہمارہ نکاح ہمارا نکاح رُخصتی نہیں نہیں نہیں نہیں کبھی نہیں) انشاء ایک دم سے سوفے سے کھڑی ہوئی تھی ایک دم سے چلاتے ہوئے بولی

ہم یہ نکاح نہیں کریں گے کبھی نہیں ہم اِس گنڈے موالی سے بلکل نہیں چھی۔ی۔ی۔ی یہ بھتہ وصول کرتا ہے کتنے لوگوں کا خون کر چُکا ہے یہ ہم اِس سے شادی نہیں کریں گے کالج جانے والی لڑکیوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے اِس نے گاڑی میں ڈالا اور پھر۔۔۔۔۔اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔۔۔۔۔اور آپ ھوتیں کون ہیں ہمارا نکاح یارُخصتی طے کرنے والی۔۔۔۔سامنے بھیٹھی عورت تن فن کرتی اُٹھی تھی ساتھ میں اپنے بیٹے کو بھی اُٹھنے کا کہہ رہی تھی پر وہ ابنِ ڈھیٹ ٹہرا تھا وہیں بیٹھا رہا کسی بھی چہرے پر حیرت نہیں آئی تھی بلکہ سامنے بیٹھے شخص کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی انشاء کی بات پر ثمرین غصّے کے عالم میں اُٹھی تھی اِس کی جانب بڑھ کر اس کو بازو سے دبوچ لیا

ارے منہوس ماری چپ ہو جا بغیرت کہیں کی حرافہ۔۔۔۔ ثمرین اسے دبوچ چکی تھی

Posted On Kitab Nagri

آب نکاح جمعہ کو نہیں کل ہی ہو گا اور رُخصتی بھی یہ میرا آخری فیصلہ ہے ورنہ رشتہ ختم۔۔۔۔شازیہ کہتی اپنے بیٹے کو لے کر جا چکی تھی ثمرین انشاء کو گھسیٹتے ہوئے سیڑھیوں سے اُوپر لے کر جا رہی تھی

/https://www.kitabnagri.com

ہم اس گنڈے موالی سے شادی نہیں کریں گے چاچی ہم آپ کو بتا رہے ہیں نہیں بلکل نہیں ہم نہیں کریں گے۔۔۔۔۔انشاء اب ہچکیوں سے روتی جا رہی تھی اور سر نفی میں ہلا رہی تھی

دیکھتی ہوں میں کیسے نہیں کرے گی شادی تو حرافہ۔۔۔۔ ثمرین اسے ٹیرس تک لے آئی تھی

ہم نے کہا ہم اُس گنڈے موالی سے شادی نہیں کرے گے اس سے بہتر ہے ہم خودکشی کر لیں ۔۔۔۔۔انشاء نے پوری جان لگا کر ثمرین کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑوا کر ریلنگ کی طرف بھاگی اس سے پہلے انشاء نیچے کودتی ثمرین نے ایک ہی جست میں اِس کو دوپٹہ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا انشاء کا دوپٹہ کھل کر زمین میں بوس ہوا کالے سیاہ بال آبشار کی طرح بھکرے تھے ثمرین نے ایک زور دار تھپڑ انشاء کے مومی گال پر مارا تھا جو نشان چھوڑ گیا وہ گھوم کر زمین پر جا گری اس کو اپنے منہ میں خون کا

Posted On Kitab Nagri

ذائقہ گھستا ہوا محسوس ہوا اس کے ہونٹ کا کنارہ پھٹ چُکا تھا ثمرین نے اِس کا بازو دبوچ کر کھڑا کیا اسے لیے اسٹور روم کی طرف بڑھی

ہم اس گنڈے سے شادی نہیں کریں گے نہیں نہیں ہم نہیں۔۔۔۔انشاء کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا ثمرین نے اسے اسٹور روم کے اندر دھکیلا اور باہر سے کنڈی لگا کر نیچے چلی گئی انشاء پیچھے دروازہ دھڑ دھڑاتی رہی پر وہ ناگن نیچے چلی گئیhttps://www.kitabnagri.com/

زنیق جو اُدھر ہی کھڑا تھا اپنی تھوڑی دیر پہلے والی کیفیت سے جھنجھلا گیا تھا اُس کو تھپڑ کی آواز حال میں لائی تھی اس کی بھوئیں تن گئی تھی وہ اِس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو اسٹور روم میں بند کی جا رہی تھی پھر اس کے منہ سے نکلے الفاظ وہ سمجھ گیا تھا کیا ماجرا ہے یہ زندگی میں اِس کے ساتھ پہلی مرتبہ ہوا تھا کہ وہ کسی لڑکی کی وجہ سے جھنجھلایا اور سکتے میں گیا تھا تبھی غصّے سے گلے کی رگیں ابھر گئی بنہ کُچھ سوچے سمجھے برابر والی چھت میں کود گیا تھا وہ اسٹور روم کے دروازے تک آیا تھا اندر موجود وہ رو رہی تھی ہچکیوں کے ساتھ۔۔۔ساتھ میں کچھ کہہ بھی رہی تھی زنیق پر اسرار سا مسکرایا پھر آگے بڑھ کر کنڈی کھول دی

Posted On Kitab Nagri

انشاء کو اندھیرے سے ڈر لگتا تھا تبھی دروازے سے چپکی کھڑی تھی اسے رہ رہ کر اپنی قسمت پر رونا آرہا تھا ہم نہیں کریں گے اس گنڈے سے شادی ہم کیا کریں ہماری مدد کون کرے گا ہمیں کون اِس عذاب سے نکالے ہاں ہمیں اِس عذاب سے موت بچا سکتی ہے ہم خودکشی ہی کریں گے۔۔۔۔اس نے فیصلہ کر لیا تھا تبھی دروازے کی کنڈی کھلی انشاء کنڈی کھلنے کی آواز پر ہڑبڑا کر دروازے کی طرف بڑھی تبھی کسی چٹان سے ٹکرائی/https://www.kitabnagri.com/

زنیق اس کے باہر آنے کے انتظار میں تھا کہ گیٹ کھول کر دیکھتی ہے کہ نہیں کہ کس نے گیٹ کھولا پر یہ تو اس کے سینے سے آلگی تھی زنیق کی بھوئیں سکڑ گئیں تھی انکھوں میں غصہ در آیا تھا انشاء کو اپنا سر گھومتا محسوس ہوا اس نے ماتھا مسلتے ہوئے آنسوں سے لبالب بھری آنکھوں سے اوپر کی جانب دیکھا تو سُن ہو گئی سامنے والے کو بھی کہیں کا نہیں چھوڑا سرمائی رنگ کی آنکھیں اِسے کڑے تیور لیے اسے دیکھ رہی تھی یہ دو قدم پیچھے ہوئی پھر ریلنگ کی طرف بھاگی پہلے ہی اس کی حرکت پر زنیق کو طیش آیا ہوا تھا اب وہ دوبارہ خودکشی کر رہی تھی زنیق پھرتی سے اِس کی طرف بڑھا انشاء جال پر پاؤں رکھ کر کھڑی ہو گئی تھی اونچائی دیکھ کر اسے چکر آرہے تھے تبھی آنکھیں زور سے بند کیں پھر سر جھٹک کر ایک پاؤں اوپر رکھا ہی تھا زنیق نے اِسے بازو سے پکڑ کر کھینچا

Posted On Kitab Nagri

مرنے کا زیادہ شوق ہے تُمہیں۔۔۔۔۔زنیق اس کی مچی ہوئی انکھوں کو دیکھ رہا تھا پھر گالوں پر آنسوں کے مٹے مٹے نشان سرخ ناک اور پھڑ پھڑاتے گُلابی ہونٹ زنیق نے نگاہیں پھیر لیں کیونکہ سامنے موجود لڑکی بغیر دوپٹے کے کھڑی تھی اِس کے سامنے اپنا تمام تر حسن لے کر انشاء نے پٹ سے آنکھیں کھول کر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا اِس نے زِندگی میں اتنا حسین مرد نہیں دیکھا تھا کُچھ سیکنڈ کے لیے انشاء اس پاس موجود ہر چیز سے بے خبر ہو گئی تھی زنیق نے اِسے پھر جھنجھوڑا

میں نے پوچھا تمھیں مرنے کا زیادہ شوق ہے تو بتا دوں ابھی تُمہیں ختم کر دیتا ہوں۔۔۔۔زنیق اپنے آپ کو دیکھتا پا کر آب کی بار دھاڑا تھا اِس کی آواز پر انشاء اپنی جگہ سے اوچھلی تھی انشاء کے ماتھے پر سلوٹیں نمودار ہوئی پھر انکھوں میں پانی کا ایک سیلاب آیا

ہم نے پوچھا آپ نے ہمیں کیوں بچایا گرنے سے۔۔۔۔انشاء کی ہچکیاں بندھ گئی تھی تبھی اٹک اٹک کر بولی پھر پوری طاقت لگا کر اپنا بازو اِس کی سخت گرفت سے چھڑوایا

/https://www.kitabnagri.com

اُو اچھا تُم گر رہی تھی یا خودکشی کر رہی تھی خیر جو بھی کرو میری بلا سے۔۔۔۔۔زنیق شان بے نیازی سے کہہ کر مڑا تبھی کسی خیال کے تحت پھر مڑ کر دیکھا تو ایک دفعہ پھر طیش اشتعلال سے اس کی طرف

Posted On Kitab Nagri

بڑھاوہ ایک مرتبہ پھر ریلنگ پر چڑھ رہی تھی اب کی بار اسے کندھوں سے پکڑ کر زمین پر پٹکا انشاء ایک بار پھر خودکشی کرنے میں ناکام رہی تھی تبھی پھوٹ پھوٹ کر رو دی اور اِس حسین جن کو بھی دیکھ کر اسے اور شدت سے رونا آرہا تھا کیا بلا پیچھے پڑی ہے اِس کے تبھی زنیق نے اِسے تقریباً گسیٹتے ہوئے اسٹور روم میں بند کیا تھا پھر صحن میں موجود دوپٹہ اُٹھا کر انشاء کی طرف بڑھایا جسے انشاء نے لے کر زمین پر پھینک دیا انشاء کی یہ حرکت زنیق کو پھر غصّہ دلا گئی تھی تبھی اسٹور روم کا دروازہ بند کر دیا باہر سے کنڈی لگا کر زنیق ڈاکٹر احمد کی ٹیرس پر کود چُکا تھا تبھی پاس لگی پانچ کرسیاں جن پر کچھ دیر پہلے یہ پانچوں بیٹھے تھے ان میں سے ایک پر بیٹھ گیا۔۔۔پھر تھوڑی دیر بعد اُٹھ کر کمرے میں چلا گیا

انشاء کی آنکھ کمرے میں پھیلی تیز روشنی پر کھلی ایک دم سے اس نے آنکھیں میچ لی پھر آہستہ آہستہ کھولی سامنے ثمرین اِس کا نکاح کا جوڑا لیے کھڑی تھی ساتھ میں امامہ کے ہاتھ میں جیولری بوکس اور ساتھ میں بیوٹیشن بھی کھڑی تھی جو مُسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی ثمرین نے آگے بڑھ کر اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا پھر پاس رکھی چارپائی پر بٹھا دیا پھر ثمرین نے جوڑا اور دوسری چیزیں چارپائی پر رکھی

Posted On Kitab Nagri

اِس کے حسن کو تو نے آج چار چاند لگا دینا ہے سمجھی اگر تُو اس میں کامیاب ہوئی تُجھے تیرے کام سے زیادہ پیسے دوں گی اور اوپر سے ٹپ بھی ملے گی ایسا تیار کریو کے شبر دیکھتا رہ جائے۔۔۔۔ ثمرین کہہ کر نیچے چلی گئی بیوٹیشن اپنا کام شروع کر چکی تھی تین گھنٹے کے بعد بیوٹیشن اِسے آخری ٹچ دے رہی تھی تبھی ثمرین گیٹ کھول کر اندر آئی اسے دیکھا تو دیکھتی رہ گئی

سفید کلر کی پیروں تک چھوتی فراک جس پر بے حد نفیس کام ہوا تھا ہم رنگ دوپٹہ جس کے بوڈر پر فراک کی طرح ہی کم ہوا تھا کمر تک آتے سیاہ بال جو کرلز کر کے کمر پر کھولے چھوڑ دیے تھے ماتھے پر نازک سی بندیا تھی جس کے نیچے ایک سفید روبی لٹک رہا تھا دائیں طرف کان سے تھوڑا اوپر جھومر تھا جس میں کئی سفید روبی لٹک رہے تھے کانوں میں جھمکے جس میں سے آویزے ہوتے ہوئے بالوں کے پیچھے لگے تھے سُرخ گُلابوں والے گجرے ہاتھوں میں ڈلے تھے ہلکے میک اپ میں انشاء آسمان سے اُتری کوئی پری لگ رہی تھی۔۔۔۔ پارلر والی زمین پر بیٹھ کر انشاء کے پیروں میں پازیب پہنا رہی تھی تبھی کسی خیال کے تحت مڑ کر دیکھا تو ثمرین کھڑی تھی تبھی فوراً اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

جیسا آپ نے کہا تھا ویسا کر دیا میں نے اب میرا انعام مُجھے ٹائم پر مل جائے۔۔۔۔۔۔ بیوٹیشن کہتی اپنا سامان سمیٹنے لگی

Posted On Kitab Nagri

ہاں ہاں مل جائے گا تُجھے تیرا انعام۔۔۔۔ ثمرین منہ کے زاویہ بگاڑ کر کہتی پارلر والی کو اپنے ساتھ نیچے لے گئی/ https://www.kitabnagri.com

---

اسے ابھی ابھی جو خبر ملی تھی اس خبر کو سنتے ہی یقیناً اس کا باس اسے اپنا پرسنل اسسٹنٹ تو ضرور رکھ لے گا۔۔۔۔ عام سے نقوش کی سورت کا حامل وہ درمیانے قد کا تھا اس نوجوان کے چہرے پر دبا دبا جوش تھا ایک آفس کے دروازے کے سامنے وہ آکر رکا خوشی کو دباتے ہوئے مسکراہٹ دبائی۔۔۔۔ تبھی گیٹ کھول کر دو آدمی جو تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھے بات کرتے ہوئے باہر آئے اور اس پر نگاہ ڈالے بغیر ہی آگے چلے گئے اس کی نظروں نے ان کا احاطہ لفٹ میں بیٹھنے تک کیا پھر خیال آنے پر سر جھٹک کر دھڑلے سے دروازہ کھول کر اندر بڑھ گیا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اندر آفس کی ٹیبل کے پیچھے اس کے چہرے پر۔۔۔۔پر اسرار مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی وہ ادھیڑ عمر کا تھا۔۔۔اس نے بگڑے ہوئے تاثرات لیے نظریں اٹھا کر اُکتاہٹ سے اندر داخل ہونے والے نوجوان کو دیکھا۔۔۔۔۔

سر مُجھے ابھی ابھی خبر ملی ہے کہہ وہ پاکستان پُہنچ چُکا ہے۔۔۔۔کمال دمکتے چہرے کے ساتھ کُرسی کھینچ کر بیٹھا۔۔۔۔عائق کے چہرے پر مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہوئی تھی پھر ماتھے پر سلوٹیں نمودار ہوئیں اِس کے چہرے پر حیرت آئی پھر جوش اس کے چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا تو ایک جارہا تھا سامنے بیٹھے اس کے پرسنل اسسٹنٹ کو اندازہ لگانا مشکل ہو رہا تھا

سر اس سے ڈیل کرنا آسان نہیں ہے وہ بدمزاج اور خردماغ ہے اور اپنی مرضی کا مالک بھی آگر اس کا دل ہوتا ہے تو وہ ملتا ہے ورنہ وہ کسی سے نہیں ملتا سر امریکہ کے سب سے مشہور معروف بزنس مین ایلگزینڈر کی طرف سے اسے انویٹیشن ملا تھا ایلگزیندر سے مُلاقات کرنے کے لیے لوگ کئی سال انتظار کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔کمال کافی جوش سے بتارہا تھا کمال کے دماغ میں اگلی سوچ آتے ہی سارا جوش جھاگ کی طرح بیٹھا تھا

Posted On Kitab Nagri

سر آب کیا کرنا ہے۔۔۔۔وہ پریشانی کے عالم میں کہہ گیا تھا تبھی سامنے بیٹھے شخص کے چہرے پر پھر ایک مرتبہ مُسکراہٹ رینگ گئی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

کمال تُم پورے پاکستان کے سب سے مشہور معروف بزنس مین کے اسسٹنٹ ہو تمہیں فکر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ تمہارا بوس میں ھوں یعنی (عائق سکندر سکندرز انڈسٹری ایریا کا مالک) مجھے سب کچھ پتا لگا کر دو کیوں آیا ہے کس وجہ سے آیا ہے وہ پاکستان اگر آگیا ہے تو میرا مہمان ہے میں میزبان ہوں پورا خیال رکھا جائے گا اس کا۔۔۔۔عائق کُرسی سے اٹھ کھڑا ہوا پھر کمرے سے باہر نکل گیا کمال فوراً عائق کے پیچھے ہو بھاگا۔۔۔۔

وہ پانچوں سیکریٹ روم میں موجود تھے ایک لمبی سی کانچ کی ٹیبل پر طرح طرح کی گنز رکھی ہوئی تھی ساتھ میں بولٹس بھی رکھی ہوئی تھی وہ پانچوں ٹیبل کے ساتھ ہی کھڑے تھے جبکہ ڈاکٹر احمد کافی کا مگ ہاتھ لیے انہیں ہی دیکھ رہے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہمیں اسے جوائن کرنا ہو گا مختلف لوگوں کی شناخت اختیار کر کے تاکہ یہ ہمیں پہچان نہ سکے خیر پہچان تو اسکے فرشتے بھی نہیں سکتے پر حیان تُم نے اسے خبر پہنچادی کے میں پاکستان آگیا ہوں۔۔۔۔دخان کی

Posted On Kitab Nagri

بات پر حیان نے سر ہاں میں ہلایا دخان نے زبر قان کو بولنے کا اشارہ کیا زبر قان کچھ شیٹس لے ایا جس پر کسی ایوارڈ کا نقشہ بنا تھا

دو دن کہ بعد اس کو وہ ایوارڈ ملے گا جو کچھ اس طرح کا دکھتا ہے زبر قان نے اس ایوارڈ کی کاپی سامنے رکھی۔۔۔۔ ہمیں اس کو اس ایوارڈ سمیت اٹھانا ہے یہ بہت مُشکل ہے ہم بھری محفل میں یہ کام نہیں کر سکتے کیونکہ وہاں میڈیا ہو گی اور بہت سے سلیبریٹیز موجود ہونگے ہم اس سے اسی کی طرح ہو کر ملے گیں مطلب بہت مشہور معروف بزنس مین بن کر یہ ہم سے یعنی دخان کے ساتھ ایک ڈیل ڈن کرنا چاہے گا پر دخان کافی زیادہ بد مزاج اور خر دماغ ہونے کی وجہ سے منع کر دے گا(جو کہ بروتُم واقعی میں ہوں ذبر قان نے یہ بات منہ میں بولی تھی پر سنائی سب کو دی تھی)جو حیان سمیت سب نے سنی تھی ڈاکٹر احمد جو چائے کا گھونٹ بھر رہے تھے وہ ہنسی کی وجہ سے ٹھسکہ بن گیا تھا

www.kitabnagri.com

تمہاری فائل جو کہ زنیق بنا ہی چکا ہے جس میں تُم ایک امیر بزنس مین کی اولاد ہو جو یو کے میں رہتے ہیں تمہارے ڈیڈ کے انتقال کے بعد تُم نے ان کا بزنس سنبھالا اور ایسا سنبھالا کے بزنس آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا ہے لوگ تُم سے چند منٹ کی ملاقات کے لیے کئی ڈالرز خرچ کرتے ہیں اور تم کیا کھاؤ گے کیا پیو گے وہ سب حیان کی ڈائری میں لکھا ہوتا ہے مطلب حیان تمہارا پرسنل اسسٹنٹ پلس باڈی مین بھی

Posted On Kitab Nagri

ہے اور تمہارا ریکارڈ اتنا صاف ہے کہہ آج تک تمہارا چالان تک نہیں کٹا یعنی لڑکیوں کا تو دور دور تک کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا نا تو تم سموکنگ کرتے ہو نہ ہی ڈرنکنگ اور کچھ بزنس مین تمہارا ریکارڈ خراب کرنا چاہتے ہیں پر ان کو ایسا کچھ نہیں ملتا جس سے تو وہ خاموشی اختیار کر لیتے ہیں اور پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔۔۔۔زبر قان ٹیبل پر پھیلے پیپرز سمیٹتا ہوا بول رہا تھا جبکہ حیان کا پرسنل اسسٹنٹ پلس باڈی مین کا سُن کر زبر قان کو گھورا تھا پر سامنے سڑیال تھا جسے ردی بھر فرق نہیں پڑا پانچوں سیکریٹ روم میں سے نکلے تھے دخان اپنے کمرے میں چلا گیا تا کہ پیکنگ کر سکے جبکہ حیان بھی اپنے کمرے میں پیکنگ کر رہا تھا ان لوگوں کو آج نکلنا تھا تا کہ ہوٹل میں ٹھہر سکے جبکہ زنیق اپنے روم میں فریش ہونے چلا گیا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دولہے والے آگئے بھئی دولہے والے آگئے۔۔۔۔انشاء ثمرین کی آواز سُن سکتی تھی اس کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا اسے محسوس ہو رہا تھا اس کا بی پی لو ہو رہا تھا اس نے واضح طور پر اپنے جسم میں لرزش دیکھی تبھی اسٹور روم کے گیٹ سے باہر نکل آئی کھلا آسمان۔۔۔آسمان میں اڑتے پنچھی ٹھنڈی فضا

Posted On Kitab Nagri

اسے ایک دم سے تازگی کا احساس ہوا پھر اس کی نظر آسمان میں اڑتے سفید رنگ کے کبوتر پر پڑی جو اڑتے ہوئے برابر والی چھت کے فرش پر بیٹھ گیا پھر واپس اُڑ گیا اس کے دماغ میں ایک جھماکا سا ہوا

ہم اگر وہاں کود جائیں اور اس سرمئی رنگ کی انکھوں والے سے مدد مانگے تو وہ ہماری مدد ضرور کریں گے انہونے ہمیں گرنے سے نہیں خودکشی کرنے سے بھی تو بچایا تھا ہم انھیں بتائیں گے ہماری چاچی ہمارا نکاح ایک گنڈے سے کروا رہیں ہیں ہمیں ان سے نکاح نہیں کرنا ہاں یہ سہی ہے وہ ہماری مدد ضرور کریں گے ہمیں پورا یقین ہے۔۔۔۔۔https://www.kitabnagri.com/

نہیں انھونے ہمیں خودکشی نہیں کرنے دی تھی وہ کیا ہماری مدد کریں گے انہونے نے بلکہ ہمیں واپس اسٹور روم میں بند کر دیا تھا ہم کچھ دنوں تک وہاں چھپے رہیں گے پھر واپس ادھر کبھی نہیں آئیں گے ادھر ہم سرمئی رنگ کی انکھوں والے سے مدد نہیں مانگے گے۔۔۔انشاء کی انکھوں کے سامنے کل رات گھوم گئی انشاء آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی چھت کے ریلنگ تک آگئی تھی اسے ڈر بھی لگ رہا تھا کہہ اوپر کوئی نہ آجائے ورنہ وہ پکڑی جائے گی تبھی امامہ کی ہلکی ہلکی آواز اس نے سنی وہ اوپر آرہی تھی ساتھ میں کوئی اور بھی ہے یقیناً وہ تھوڑی ہی فاصلے پر تھی تبھی انشاء نے ریلنگ پر پاؤں رکھا پھر دوسری طرف چھلانگ لگا دی وہ اب ڈاکٹر احمد کے ٹیرس پر تھی تبھی ایک آنسو آنکھ سے بہ نکلا مڑ کر سیڑھیوں

Posted On Kitab Nagri

کی طرف بھاگی اس نے اس خوف سے پیچھے موڑ کر نہیں دیکھا کہ واپس وہ اس قید میں چلی جائے گی وہ بہت تیزی سے سیڑھیاں اتر رہی تھی اس کے پاؤں میں موجود پازیب کی چھن چھن گونجی پھر بند ہو گئی

وہ اب سیکنڈ فلور پر تھی یقیناً سامنے تین دروازے تھے اِسے ایسی جگہ ڈھونڈنی تھی جہاں وہ سُرمئی رنگ کی آنکھوں والے کا سایہ بھی نہ ہو تبھی بہت آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی پہلے کمرے کے گیٹ تک آئی اس نے لوک پر ہاتھ رکھا پھر بہت آہستہ گھمایا تھوڑا سا دروازہ کھول کر دیکھا کمرہ خالی تھا انشاء نے ایک نظر پورے کمرے میں دوڑائی (ڈارک گرین کلر کا کنگ سائڈ بیڈ جس کے تاج پر گولڈن کلر کا کام ہوا تھا اس کے ساتھ سائڈ ٹیبلیں دوسری دیوار کی طرف گولڈن کلر کے پردے ڈلے تھے اس کے آگے ڈارک گرین کلر کے سوفے رکھے ہوئے تھے جو بیڈ کہ جیسے ہی تھے سوفوں کے نیچے ترکش کارپیٹ بیچھا تھا اسے صرف اتنا ہی نظر آیا اندر کافی تیز اے سی چل رہا تھا جس کی ٹھنڈک اس کے چہرے پر لگ رہی تھی

https://www.kitabnagri.com/

کسی نے اندر سے آدھا گیٹ کھول کر انشاء کا ہاتھ پکڑا اور اندر کھینچ کر دروازہ بند کیا اِسے دروازے کے ساتھ دھپ سے لگا دیا اس کہ منہ سے سسکی نکلی اس کی کمر میں درد کی ایک ٹیس اُٹھی تھی یہ سب اتنی

Posted On Kitab Nagri

جلدی ہوا کا انشاء نے حیرت سے سامنے کھڑے زنیق کو دیکھا جو شرٹ لیس کھڑا تھا وہ بلو جینز پہنا ہوا تھا اس کا قد اور کسرتی سینا واضح نظر آرہا تھا جو اپنی تمام تر وجاہت لیے اسے کڑے تیوروں سے گھور رہا تھا

زنیق کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے کھڑی لڑکی کا گلہ دبہ دے انشاء نے بھوکھلا کر آنکھیں بند کیں زنیق نے بھوئیں سکیڑ کر اسے دیکھا جو اس کے اتنی محنت سے بنایئے گئے سکس پیکس کو دیکھ کر آنکھیں بند کر گئی تھی زنیق نے بیڈ پر پڑی سفید کلر کی ہاف سلیوز شرٹ اُٹھا کر پہنی پھر اس کا پورا جائزہ لیا

https://www.kitabnagri.com/

سفید رنگ کی لونگ فراک جو بلکل فٹنگ کی تھی جس کا گلہ کافی گہرا تھا جس میں سے اِس کی ساری رعنائیاں صاف جھلک رہی تھی اس کا نیٹ کا دوپٹہ جس سے اس نے اپنے آپ کو چھپانے کی ناکام سی کوشش کی تھی اُس کے کالے سیاہ بال جو کھلے ہوئے تھے زنیق کی نظریں طوائف کر رہی تھی زنیق کی نظریں اس کے چہرے پر اٹکی اس کی بڑی بڑی پلکیں جس میں واضح لرزش تھی شرم کے مارے اس کے چہرہ پر الگ ہی رنگ تھا جو اور زیادہ اس کہ گالوں کو لال کر رہا تھا زنیق کو یہ لال کلر بہت اچھو تا لگا وہ نکاح کے جوڑے میں ملبوس تھی اسے یقین تھا وہ شادی سے بھاگ کر آئی ہے پر یہاں پر کیوں آئی ہے اس کہ دماغ میں بہت سے سوالات آرہے تھے جس کے جواب یہ ہی دے سکتی تھی

Posted On Kitab Nagri

تم یہاں کیا کر رہی ہو تم یہاں آئیں کیسے۔۔۔۔۔زنیق کڑے ضبط کہ بعد بولا اسے شدید غصّہ آرہا تھا اس چھوئی موئی پر۔۔۔۔انشاء نے پٹ سے آنکھیں کھول کر زنیق کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالی زنیق ایک منٹ کہ لیے جس جگہ کھڑا تھا اُسی جگہ کھڑا رہ گیا اس کی آنکھوں میں کیا نہیں تھا

ہم۔۔۔یہاں چھپنے کے لیے آئے تھے جیسے آپ ٹیرس سے کود کر آئے تھے ویسے ہی ہم بھی آئے ہیں سمجھے۔۔۔۔انشاء اسے گھورتی بولی تھی زنیق ایک مرتبہ پھر دنگ رہ گیا تھا اِس کی جرات پر تبھی اِس کا ہاتھ پکڑا اور ایک ہاتھ دروازے کے لوک پر رکھ کر گھما کر کمرے سے نکل کر سیڑھیاں اترنے لگا زنیق بہت تیزی سے سیڑھیاں اتر رہا تھا انشاء زنیق کے ساتھ تقریباً گھسیٹتی ہوئی آرہی تھی

/https://www.kitabnagri.com

ہمارا ہاتھ چھوڑیں ہمیں تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔تکلیف کے مارے اِس کی انکھوں میں ایک سیلاب آگیا تھا جو برس رہا تھا اسے لگا اس کی ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ جائے گی زنیق لاؤنج کراس کرتا ہوا لان میں آگیا تھا انشاء کو لگا وہ وہاں سے بھاگ آئی ہے پر یہ ظالم اِسے پھر وہاں چھوڑنے جا رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

ہم واپس نہیں جائیں گے آپ ہوتے کون ہیں ہمیں وہاں واپس لے کر جانے والے ہاں چھوڑیئے ہمیں ہم نہیں جائیں گے۔۔۔۔۔انشاء اب خوف کے مارے چلانے کر در پر تھی پھر سامنے والے کو ذرا برابر فرق نہیں پڑا انشاء کا ہاتھ اور زور سے پکڑ کر میں گیٹ عبور کر گیا

زنیق اب ثمرین کے گھر کا گیٹ سے اندر داخل ہوا لان صاف تھا مطلب لاؤنج میں ہونا تھا نکاح زنیق لان عبور کرتا ہوا لاؤنج میں قدم رکھ چکا تھا

امامہ اپنی دوست راحیلہ سے باتیں کرتی ہوئی ٹیرس پر پہنچ چکی تھی اسٹور روم میں داخل ہوئی تو انشاء کو نہ پا کر امامہ کے ماتھے پر سلوٹیں نمودار ہوئیں اسٹور روم میں بنے باتھروم کے گیٹ پر ناک کیا آوازیں دی جواب نا ملنے پر امامہ نے آگے بڑھ کر باتھروم کا دروازہ کھولا انشاء اندر بھی نہیں تھی ساتھ کھڑی راحیلہ بھی پریشانی کے عالم میں پورا ٹیرس دیکھ آئی تھی پر اسے بھی انشاء کہیں نہیں دکھی امامہ اضراب کے عالم میں نیچے چلی گئی کہ ثمرین کو بتا سکے کہ انشاء اوپر ٹیرس پر کہیں نہیں ہے امامہ نے راحیلہ کو اسٹور روم میں بھیج دیا تھا جو سیکنڈ فلور پر تھا جہاں انشاء رہتی تھی ثمرین اِسے ہاتھوں میں تھال پکڑی

Posted On Kitab Nagri

ہوئی نظر آئی جو ھونٹوں پر مسکراہٹ سجائے سب خواتین میں گجرے کی ایک ایک جوڑی بانٹ رہی تھی امامہ نے ہاتھ کہ اشارے سے ثمرین کو پاس آنے کو کہا ثمرین تھال ایک لڑکی کو پکڑا کر امامہ کی طرف آئی

امّاں انشاء اوپر اسٹور روم میں کہیں نہیں ہے بلکہ میں نے اور راحیلہ نے پورا ٹیرس کھنگال لیا ہے وہ کہیں نہیں ہے۔۔۔امامہ نے جو بولا وہ ثمرین کا پارہ ہائی کر گیا تھا

امامہ تو نے ماہرانی کو اس کی آرام گاہ میں دیکھا یاد کر رہی ہو گی اپنی ماں کو کہ آکر بچالے اسے ۔۔۔ ثمرین تمسخرانہ ہنستی ہوئی بولی تبھی آگے کو جوسنے کو ملا وہ اس کی چہرے کی ہوائیاں اڑا گیا تھا

آنٹی انشاء اپنے کمرے میں بھی نہیں ہے بلکہ پورے گھر میں ہی نہیں ہے۔۔۔۔راحیلہ بھی پریشان ہو گئی تھی / https://www.kitabnagri.com

انشاء بھاگ گئی ہے امّاں اپنے کسی یار کے ساتھ میں تُمہیں بتا رہی ہوں اب کیا کرے گے اِس کی ساس تو منہ کو آجائے گی۔۔۔۔امامہ کے کہنے کی دیر تھی شازیہ جو سوفے پر بیٹھی تھی آٹھ کر اس طرف آگئی

Posted On Kitab Nagri

ثمرین دولہن کو لے کر اجا نکاح کے لیے دیر ہو رہی ہے قاضی صاحب کب سے اِنتظار کر رہے ہیں ان کو کہیں اور بھی نکاح پڑھانے جانا ہے۔۔۔۔شازیہ ناک منہ چڑھاتی بول رہی تھی

شازیہ نکاح اب نہیں ہو سکتا انشاء اپنے کسی یار کہ ساتھ بھاگ گئی۔۔۔۔۔۔ ثمرین نے ڈنکے کی چوٹ پر کہا تھا پر شازیہ پھیل گئی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

ارے ایسے کیسے نکاح نہیں ہو گا اور بھاگ کیسے گئی اگر تُجھے زیادہ پیسے چاہیے تو بتا دے میں دے دوں گی ۔۔۔۔۔شازیہ ثمرین کو شیشے میں اُتارنے کا سوچ رہی تھی پر ثمرین نے یہی بات دوبارہ دوہرائی تو شازیہ کو یقین کرنا پڑا شازیہ نے اپنے بیٹے کو جا کر یہ بات بتائی تو شبر کا خون کھول گیا سہرا اُتار کر کھڑا ہی ہوا تھا شبر کی نظر انشاء پر پڑی پھر اس کی کلائی زنیق کے ہاتھ میں دیکھ کر خون کھول گیا ثمرین کی نگاہ انشاء پر پڑی پھر زنیق پر اِس کا بھی خون کھول گیاhttps://www.kitabnagri.com/

ارے حرافہ منہ کالا کروا کر آگئی ہے تا کہ ہمیں بدنام کر سکے اتنی ہمت آگئی ہے کہ اپنے یار کہ ساتھ چلی آئی یہاں یہ دکھانے کہ میں یہ شادی نہیں کروں گی ارے بغیرت تھوڑی ہی شرم کر لیتی اپنی

Posted On Kitab Nagri

چاچی کا خیال کر لیا ہوتا کہ لوگ کیسے تانے مارے گئیں مُجھے بغیرت کہیں کی حرافہ کہیں کی ۔۔۔۔ ثمرین اسے دیکھتے ہی آپے سے باہر ہو گئی تھی شبر آگے بڑھا اور انشاء کی کلائی زنیق کے ہاتھ سے چھڑوائی

تُجھ میں اپنے دل کی رانی بنانا چاہتا تھا تُجھ سے نکاح کرنا چاہتا تھا لیکن تو نے بھاگ کر اچھا نہیں کیا تو نے میرے اعتماد کو ٹھیس پہنچایا ہے اس کی سزا تو تُجھے ابھی ملے گی (چٹاخ۔خ۔خ) پورے کمرے میں آواز پھیل گئی انشاء زمین پر پڑی سسک رہی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

چل بے ہیرو نکل یہاں سے۔۔۔۔۔ شبر کہتا زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کا ر انشاء کو بازو سے دبوچ کر کھڑا کیا انشاء نے زنیق کو شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

قاضی صاحب نکاح کی تیاریاں شروع کریں ۔۔۔۔ اور تُم میری شدتوں کو برداشت کرنے کے لیے حوصلہ اکھٹا کر لو۔۔۔ شبر خباثت سے مسکراتا اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے انشاء کہ ہاتھ سے مس کرنے ہی والا تھا کہ زنیق نے آگے بڑھ کر اس کی انگلیاں پکڑ لی

Posted On Kitab Nagri

تو نے اسے چھونے کا سوچا بھی کیسے غلطی کر دی۔۔۔شبر کی حرکت زنیق کے سینے میں ایک بھانبڑ جھونک گیا تھا ایک جھٹکے سے اِس کی کلائی کی ہڈی توڑی تھی شبر بلبلاتے ہوئے اپنے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا زنیق نے آگے بڑھ کر اِس کے منہ پر انشاء کو مارے گئے چماٹ سے کئی گناہ شدت سے چماٹ مارا تھا کہ شبر گھوم کر زمین پر جا گرا تھا پھر ایک لات اِس کے پیٹ پر ماری آب کی بار زنیق زمین پر بیٹھ کر گھوسے ہی گھوسے مار رہا تھا زنیق نے شبر کو صرف سانس لینے کے قابل چھوڑا تھا شبر ادھ مرا ہو گیا تھا شازیہ گلہ پھاڑ کر روتے ہوئے شبر کو دیکھ رہے تھی جس کی گردن ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی اِس نے نظریں اٹھا کر ثمرین کو دیکھا ثمرین نے ناک منہ چڑھایا پیچھے انشاء سُن سی ہو کر کھڑی تھی اس کہ کانوں میں تھوڑی دیر پہلے ثمرین کے کہے گے الفاظ گونج رہے تھے

زنیق جانے کے لیے موڑا ہی تھا کہ شازیہ کی آواز اِس کے کانوں میں پڑی

www.kitabnagri.com

تو اب میرے بیٹے کی بیوی نہیں رکھیل بنے گی تُجھے پیار کی زبان سمجھ نہیں آتی ناچل ثمرین اسے کمرے میں بند کر دے۔۔۔شازیہ گرائی تھی ثمرین نے ایک قدم آگے بڑھایا انشاء نفی میں سر ہلاتی دو قدم پیچھے ہوئی پھر بھاگی زنیق اسے بھاگتے دیکھ اِس کے پیچھے بھاگا انشاء لان سے نکلتی مین گیٹ عبور کر گئی

Posted On Kitab Nagri

سامنے ہی سروس روڈ تھا روڈ کے بیچوں بیچ جا کر کھڑی ہو گئی اس نے سامنے سے آتی پراڈو کو دیکھا جو فل اسپیڈ میں تھی پھر مڑ کر زنیق کو دیکھا جو اِس کی طرف آ رہا تھا انشاء مسکرائی

/https://www.kitabnagri.com

اسے پتا تھا وہ پھر سے خودکشی ہی کرے گی اس نے اس پاگل کو دیکھا جو سروس روڈ کے بیچوں بیچ کھڑی تھی اور سامنے سے آتی گاڑی کو دیکھ رہی تھی پھر موڑ کر اسے مُسکرا کر دیکھا پھر گردن موڑ کر قریب آتی گاڑی کو دیکھنے لگی پھر آہستہ سے آنکھیں بند کر لیں زنیق ایک ہی جست میں اِس تک پہنچا تھا اس کو بازو سے پکڑ کر کھینچا تھا انشاء کٹی ڈال کی طرح اِس کے سینے سے لگی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انشاء نے خود کو زمین پر گرانا پا کر پٹ سے آنکھیں کھولیں تھی سامنے زنیق اسے بازو سے پکڑے کھڑا تھا اور کڑے تیور لیے غصّے سے گھور رہا تھا اِس کے ماتھے پر سلوٹیں نمودار ہوئیں بھوئیں سکڑ گئیں

/https://www.kitabnagri.com

آپ نے ہمیں کیوں بچایا پھر سے ۔۔۔۔۔ہم نے پوچھا آپ سے آپ ہوتے کون ہیں ہمیں بچانے والے ہمیں اس کی راکھی۔۔ بنانا چاہتے ہیں آپ۔۔۔ آپ کی وجہ سے چاچی ہمیں لیں جائیں گی وہ وہ

Posted On Kitab Nagri

آتی ہی ہو نگی وہ ہمیں لے جائے گیں۔۔۔۔ آپ ہماری جان چھوڑ دیں ہم آپ کے آگے ہاتھ جوڑتے ہیں ہمیں جانے دیں۔۔۔۔انشاء ہچکیاں بند گئی تھی

اس کا بی پی لو ہو رہا تھا پورے دن کی بھوک، پیاس ڈپریشن وہ زنیق کے رحم و کرم پر تھی آگر زنیق نے انشاء کو بازو سے نہ تھام رکھا ہوتا تو وہ زمین پر گری ہوئی ہوتی اس کو اپنی بے بسی پر بے تحاشہ رونا آرہا تھا ساتھ میں اپنے بازو کو زنیق کی فولادی گرفت سے نکلوانے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی پر گرفت مضبوط تھی جسے توڑ پانا ناممکن لگ رہا تھا اس کو

زنیق نے اپنی جیب سے انجیکشن نکالا جو بے ہوشی کا تھا اس کے بازو میں انجیکٹ کر دیا ڈوز بہت ہلکی دی تھی وہ پندرہ بیس منٹ کے لیے بیہوش ہو گئی تھی (زنیق وہ انجیکشن اپنے لیے رکھتا تھا ہر وقت اپنے پاس اس حسین جن کو رات میں نیند نہیں آتی تھی وہ سکون کے لیے لگاتا تھا تا کہ آرام سے سو سکے)انشاء کو اپنی گردن پر چبھن محسوس ہوئی پھر اسے سامنے کھڑا زنیق دھندھلہ نظر آنے لگا اس نے آنکھیں بند کی اور مکمل دنیا سے بے خبر ہو کر زنیق کے فولادی اور آہنی بازوں میں جھول گئی

Posted On Kitab Nagri

زنیق نے ہچکچاتے ہوئے اس کو باہوں میں اٹھایا تھا اسے لگا اِس نے کسی موم کی گڑیا کو باہوں میں اُٹھایا ہوا ہے پھر اسے اُٹھائے مین گیٹ سے اندر آگیا تھا زنیق انشاء کو اُٹھائے لان کراس کرتا ہوا انتہائی سنجیگی سے لاؤنج میں داخل ہوا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

وہ سب لاؤنج میں ہی موجود تھے حیان اور دخان اپنے اپنے لیگج کے ساتھ تیار کھڑے تھے جبکہ حیان کے ہاتھ میں آئی پیڈ تھا اس پر اِس کی انگلیاں کسی میکانی انداز میں چل رہی تھی جبکہ دخان کی نظریں لاؤنج میں لگے گلاس ڈور پر ہی مرکوز تھی اِس نے زنیق کو دیکھا جو ایک لڑکی کو باہوں میں اُٹھا کر لا رہا تھا جو شاید نکاح کے جوڑے میں ملبوس تھی دخان کے ماتھے پر سلوٹیں نمودار ہوئیں بھوئیں سکڑ گئیں انکھوں میں حیرت در آئی زبر قان بھی لیپ ٹاپ پر کچھ ضروری کام کر رہا تھا برابر میں بیٹھا زوریز اسے کچھ چیزوں کے بارے میں گائیڈ کرتا جا رہا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دخان تُمہیں عائق کا خاص بندہ آئیر پورٹ سے پک کرے گا وہ۔۔۔۔زبر قان کے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے جب نظر زنیق پر پڑی اس کی باہوں میں لڑکی کو دیکھا زبر قان کی بھوئیں تن گئیں یہی کُچھ حال زوریز اور حیان کا تھا وہ دونوں جو بیٹھے ہوئے تھے کھڑے ہو گئے تھے انھیں یقین کرنا مُشکل ہو رہا

Posted On Kitab Nagri

تھا کہ زنیق کی باہوں میں ایک لڑکی ہے جبکہ ڈاکٹر تو ہونک بنے بیٹھے تھے زنیق لڑکیوں سے کافی چڑتا تھا وہ کسی لڑکی کی طرف متوجہ نہیں ھوتا تھا(پر اب تھا)یہی کچھ ان چاروں کا بھی حال تھا

زنیق سب کی نظروں کو نظر انداز کرتا ہوا انشاء کو ڈبل سوفے پر لیٹا کر صوفوں پر پڑے کشنز کو اٹھا اُٹھا کر انشاء پر چادر کی طرح ڈال رہا تھا اب انشاء کا چہرہ ہی نظر آرہا تھا جو دوسری سائڈ لٹک گیا تھا وہ سب اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے

یہ تیسری مرتبہ خود کُشی کرنے لگی تھی مجھے کچھ سمجھ نہ آیا تو بے ہوش کر دیا۔۔۔زنیق بے نیازی سے کہہ کر پلٹا تھا پھر ان چاروں کے چہروں کو دیکھا جو حیرت سے اسے دیکھ رھے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فلائٹ کینسل کر دو ہم اب پرائیویٹ جیٹ سے جائیں گے ایک منٹ کے اندر بیسمنٹ میں پہنچو سب۔۔۔اس لڑکی کو گیسٹ روم میں پھینک دو کے بھاگ نا پائے۔۔۔۔دخان کی غراتی ہوئی آواز لاونج میں گونجی تھی زنیق انشاء کو اُٹھا کر گیسٹ رُوم میں پھینک کر باہر سے فنگر پرنٹ لوک لگا کر نیچے بیسمنٹ میں چلا گیا تھا/https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

زنیق کو شدت سے اپنی کی گئی غلطی کا احساس ہو رہا تھا کیوں کہ اب مسٹر بلیک تک یہ بات پہنچنی تھی اور اس سے پوچھ گچھ ہونی تھی اور اس کے ڈیڈ (حازق) اُوشٹ اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا اور موم اور ایہاوہ دونوں تو ناراض ہو جائیں گی اُسے پتہ تھا

وہ پانچوں بیسمنٹ میں موجود تھے بیسمنٹ دراصل ایک لاونج ہی تھا جو گھر کی بیسمنٹ میں بنایا گیا تھا جہاں سفید بڑی سی اسکرین پر مسٹر بلیک نظر آرہے تھے دخان ایک ساری بات بتا چکا تھا دوسری طرف مسٹر بلیک گہری سوچ میں تھے حازق بھی یہ بات سن کر کافی زیادہ حیران تھے وہ اب اپنے بیٹے کی شکل دیکھنا چاہتے تھے حازق کو باپ ہونے کے ناتے ایک سہی قدم اٹھانا تھا زنیق بیسمنٹ میں پہنچ چکا تھا

زنیق تُم کسی اجنبی لڑکی کو اٹھا کر گھر میں کیسے لا سکتے ہوں تُمہیں کُچھ اندازہ بھی ہے وہ لڑکی اگر دشمنوں نے بھیجی ہو ہماری پرسنل انفورمیشین پتہ لگانے کے لیے تُم نے اپنے ساتھ ہم سب کی جان خطرے میں ڈالی ہے ۔۔۔۔دخان بھوئیں سکیڑے زنیق کو گھور رہا تھا زنیق کے پاس کوئی جواب نہیں تھا اس نے خاموشی کو ہتھیار بنایا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا اس نے ایسا کیوں کیا۔۔۔۔جواب نا ملنے پر مسٹر بلیک کسی فیصلے کی تہہ تک پہنچ چکے تھے/ https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اب آگر تُم نے ایسا کیا ہے تو تم اس کی ذمے داری اٹھاؤ گے۔۔۔۔ تُمہیں اس سے اسی وقت نکاح کرنا ھو گا پھر اس پر نظر رکھو گے کہ یہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ ملی ہے کہ نہیں۔۔۔۔

مسٹر بلیک جانتے تھے وہ پانچوں شادی کے نام سے ہی کتنا جھنجھلا جاتے تھے اب ان کے ہاتھ موقع لگا تھا تو وہ بلکل گنوانے والے نہیں تھے۔۔۔۔انہیں پتا تھا وہ بے لگام گھوڑا ہے پر انہیں یہ بھی پتا تھا اُسے لگام کیسے ڈالنی ہے

بڑے ڈیڈ آپ کا ہر حکم سر انکھوں پر۔۔۔۔ پر میں یہ نکاح نہیں کروں گا ہم اس لڑکی سے دوسرے طریقے سے بھی ہم پوچھ تاج کر سکتے ہیں۔۔۔۔زنیق نے عقل مندی سے جواب دیا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زنیق۔۔۔۔ہاؤ ڈیئر یو۔۔۔۔ تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی۔۔۔۔بڑے ڈیڈ کو منع کرنے کی انہونے آگر نکاح کا فیصلہ کیا ہے تو ابھی اسی وقت ہو گا حیان قاضی صاحب کو بلاؤ اور اس لڑکی کو تُم نکاح میں رکھ کر ہی نظر رکھو گے اس پر/https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

زوریز جو خاموشی سے ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔۔۔دخان کے بولنے سے پہلے دھاڑا تھا اِس کی بات پر وہ دونوں ہی کھڑے ہوئے تھے

زنیق کے پاس اور کوئی چارہ ہی نہیں تھا۔۔۔۔اِس نے غصے کو دبانے کے لیے ہاتھ کی مٹھی کس لی تھی اس کو رہ رہ کر اس سفید چڑیل پر غصّہ آرہا تھا

انشاء نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولی تھی چند سیکنڈ غائب دماغی سے چھت کو گھورتی رہی پھر انکھوں کے سامنے تلخ ماضی کسی ڈراؤنے خواب کی طرح گزار تھا اس نے ثمرین کے خوف سے نظریں گھما کر آس پاس دیکھا اس کو عالیشان سا کمرہ ہی نظر آرہا تھا اس کی آنکھوں کے سامنے شبر کو زمین پر بیٹھ کر مارتا ہوا زنیق نظر آیا ہونٹ پر شرمیلی سی مسکراہٹ در آئی انشاء کو جب اپنی سیچویشن کا پتا چلا کہ ۔۔۔۔۔وہ لیٹی ہوئی ہے پھر نظر اپنے جسم پر گئی خود پر بلینکٹ دیکھ اس جن کے لیے دل میں عزت کئی گناہ بڑھ گئی انشاء آرام سے اٹھ بیٹھی بال سارے سمیٹ کر آگے کو کیے پھر نیٹ کے دوپٹے سے خود کو کور کیا

Posted On Kitab Nagri

تبھی گیٹ کھول کر ایک ادھیڑ عمر عورت اندر آئی جس کے ہاتھ میں سفید رنگ کی بڑی سی چادر تھی وہ اِس کے قریب آئیں اور اس پر ڈال دی انشاء اس چادر میں پوری چھپ گئی تھی

بیٹا ابھی تھوڑی دیر میں آپ کا نکاح زنیق بیٹے سے ہونے والا ہے زنیق صاحب نے حکم دیا ہے کہ آپ کو یہ چادر اوڑھا دوں۔۔۔۔وہ عورت اسے بتا رہی تھی اس نے سفید چادر کا گھونگھٹ پلٹا اس کے سر پر اِس گھر کی چھتے گری تھی اس کا نکاح کس سےhttps://www.kitabnagri.com/

دیکھیں ہم کسی زنیق صاحب سے شادی نہیں کریں گے آپ ہمیں بتائیں کہ ہمیں یہاں کیسے آئے ہیں ہم تو بے ہوش تھے نہ پھر ہمیں یہاں کون لایا۔۔۔آپ ہمیں بتا سکتی ہیں آپ نے کہیں سُرمئی انکھوں والے لڑکے کو دیکھا ہے۔۔۔۔انشاء کو اپنے پیٹ میں گرہیں لگتی محسوس ہو رہی تھیں اِس کے ماتھے پر ننے ننے پسینے کی بوندیں چمک رہی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

بیٹا میں تو کسی سُرمئی انکھوں والے لڑکے کو نہیں جانتی تمھارے کو تو زنیق بابا ہی اٹھا کر لائے تھے پھر انھوں نے تُمہیں اِس کمرے میں بند کر دیا پھر وہ چلے گئے۔۔۔۔وہ عورت بھوئیں سکیڑے اسے دیکھ رہی

Posted On Kitab Nagri

تھی پھر دماغ میں ایک جھماکا سا ہوا پھر عورت مسکرائی انشاء کو ان کی مسکراہٹ سمجھ نہیں آئی وہ کیوں مسکرائی ہیںhttps://www.kitabnagri.com/

ارے بیٹی سرمئی رنگ کی انکھوں والے زنیق بابا ہی تو ہیں ان کا نام سرمئی آنکھوں والا لڑکا نہیں زنیق ہے زنیق۔۔۔۔وہ عورت مسکرائی تھی پھر انشاء کا گھونگھٹ واپس پلٹ دیا

انشاء سوچ سوچ کر ہی شرم سے دوہری ہو رہی تھی کہ اس سرمئی آنکھوں والے جن سے تھوڑی دیر میں اِس کا نکاح ہے

مگر یہ نہیں جانتی تھی کس طوفان سے الجھ پڑی ہے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کچھ ہی دیر بعد مولوی صاحب آئے۔۔۔۔احمد مینشن میں پہلی مرتبہ نکاح جیسا مقدس بندھن باندھا گیا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

Posted On Kitab Nagri

نکاح کے بعد اکابی نے اسے سفید دوپٹہ لا کر دیا پھر اسے ہاتھ منہ دھونے کا کہا کیونکہ باہر سب انشاء کا انتظار کر رہے تھے انشاء نے منہ ہاتھ دھو کر اکابی کا دی ہوئی سفید بڑی سی چادر اوڑھ لی تھی

اکابی نے اسے زنیق کے برابر میں لا کر بٹھا دیا تھا ڈاکٹر احمد نے شفقت سے انشاء کے سر پر ہاتھ رکھا تھا دخان ،زوریز اور زبر قان نے زنیق کو گلے لگایا تھا جبکہ حیان نے زنیق اور انشاء کی ایک دو تصویرے کھینچی تھی پھر زنیق کے برابر میں بیٹھ کر وہ تصویرے اسے دکھائی تھی

دیکھ میرے بھائی یہ تصویر ہے نہ یہ میں نے کلک کی یہ میں نے آئزہ موم کو سلیکٹ کیا یہ بھیج دی ۔۔۔۔زنیق نے دانت پیسے تھے کیونکہ حیان وہ تصویر آئزہ کو بھیج چکا تھا

www.kitabnagri.com

یہ تھا میری طرف سے تیری شادی کا تحفہ شادی مبارک ہو۔۔۔۔۔حیان جلتی ہوئی آگ پر پیٹرول چھڑک چُکا تھا اس کی حرکت پر دخان زوریز زبر قان اور ڈاکٹر احمد کا قہقہہ چھٹا تھا زنیق نے نظریں اٹھا کر اپنے سڑیال بھائیوں کو دیکھا جو کئی سال بعد ایسے قہقہہ لگا رہے تھے زنیق مبہوت سا ہو کر دیکھنے لگا

Posted On Kitab Nagri

جلد ہی دخان سمیت ان دونوں نے خود پر قابو پایا تھا پھر خود کو کمپوز کر گئے جبکہ انشاء ہولے ہولے لرز رہی تھی آنے والے وقت کا سوچ کر اِس کی ٹانگیں بے جان ہو رہی تھی

/https://www.kitabnagri.com

اکابی اسے اوپر زنیق کے کمرے میں بیٹھا کر چلی گئی تھی انشاء بیڈ پر بیٹھی پورے کمرے کو دیکھنے لگی تھی اکابی نے اِس سے وہ سفید چادر بھی لے لی تھی جو اِس نے لی ہوئی تھی اکابی نے اسے اپنے سامان میں سے ہاشمی کا جل لا کر دے دیا تھا کہ بیٹا یہ انکھوں میں لگا لینا پھر وہ کمرے سے چلی گئی۔۔۔۔انشاء بیڈ پر سے آرام سے اٹھی پھر ڈریسنگ کی طرف بڑھی کا جل رکھا کر اس کے پرفیوم کی بوتلوں کا جائزہ لینے لگی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کہ پیچھے دروازے کھولنے اور بند ہونے کی آواز آئی انشاء جی جان سے لرزی اس وقت کو کوسا جب وہ بستر سے اٹھ کر اِدھر آئی تھی اسے اِس ہاشمی کا جل پر بہت غصہ آرہا تھا

/https://www.kitabnagri.com

وہ اِدھر جلتا سلگتا ہوا کمرے میں آیا تھا جیسے ہی ڈور لوک کر کے مڑا سامنے وہ کھڑی نظر آئی زنیق کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔۔۔بھناتا ہوا اس کی جانب بڑھا

Posted On Kitab Nagri

تُم کیا کر رہی ہو میرے کمرے میں۔۔۔۔۔ نکلو کمرے سے باہر میرے۔۔۔۔زنیق دھاڑا تھا جس پر انشاء اپنی جگہ سے اوچھلی تھی پیچھے ڈریسنگ سے جا لگی تھی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

میں نے کیا کہا ہے سنائی نہیں دیا تُمہیں ہاں نکلو میرے کمرے سے باہر۔۔۔۔زنیق قدم اٹھاتا اِس کی جانب بڑھ رہا تھا اس کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے وہ جلاد اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ اس کو اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی زنیق اس تک پہنچ چُکا تھا ان دونوں کے بیچ ایک قدم کا فاصلہ تھا جسے زنیق نے آگے بڑھ کر مٹا دیا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

تُم نے نکاح کے لیے ہاں کیوں کہی۔۔۔۔زنیق نے اسے بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرا اوپر کیا تھا انشاء کو اپنے بالوں کو اس کی گرفت میں دیکھ رو گئی تھی اسے شدّید قسم کا درد ہو رہا تھا اِس کی آنکھوں میں آنسو لبالب بھر گئے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چھوڑیں بال ہمارے درد ہو رہا ہے۔۔۔وہ مچلی پر زنیق کے تو ہوش ہی اڑ چکے تھے

اتنے قریب وہ نرم و نازک خوشبوؤں میں بسا مومی وجود، اِس کا دو آتشِ حُسن گہرے گلے میں سے چھلکتی اس کی رعنائیاں۔۔۔۔اوپر سے ملکیت ہونے کا احساس اسے بہت کچھ کرنے پر اکسا رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

ہمیں۔درد ۔۔۔۔۔بلکل اچانک زنیق نے جھک کر اسکی بولتی بند کی تھی اس کی سانسیں خود کی سانسوں میں الجھائی تھی۔۔۔۔کمر کو اپنی آہنی گرفت میں لے کر خود میں بھینچا تھا انشاء کی آنکھیں جو خوف کے مارے بند تھی اِس کی حرکت پر پوری کھل گئی تھی جبکہ زنیق کی آنکھیں بند تھیں اس کا لمس جان لیوا تھا۔۔۔۔انشاء تڑپی تھی زنیق اِس کو جان بوجھ کر اذیت دے رہا تھا اس کا پیٹ پر سرسراتا ہوا ہاتھ انشاء کی روح قبض کر رہا تھا انشاء کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا اس نے اس کو کولر سے دبوچ کر جھنجھوڑا پر کوئی فائدہ نہیں ہواhttps://www.kitabnagri.com/

انشاء کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا اس کی مزاحمت ہلکی پڑھ رہی تھی زنیق ہوش میں آیا تھا اس نے اِس کے لال ہوتے چہرے کو دیکھا پھر آہستہ سے پیچھے ہٹا زنیق نے اِس کی پیٹھ رب کی زنیق نے کمفرٹر اٹھا کر اس پر ڈالا پھر بیڈ پر پٹخ کر اس کا منہ دبوچا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com
https://www.kitabnagri.com/

میری بات کان کھول کر سن لو میرے سامنے بلکل مت انا جب بھی میں کمرے میں آؤں خود کو گیسٹ رُوم میں بند کر لینا میرے سامنے آنے کی ہمت بھی مت کرنا ورنہ ادھیڑ کر رکھ دوں گا۔۔۔۔اگر میرے سامنے آئیں تو بہت بری موت مرو گی میرے ہاتھوں۔۔۔۔زنیق کی غراتی ہوئی آواز اس کی جان نکال رہی تھی زنیق کہتا تن فن کرتا کمرے سے نکل گیا

Posted On Kitab Nagri

کپ کیکس ریڈی ہو گئے یا ہو۔۔۔وہ کچن میں کھڑی خوشی کو دباتے ہوئے اتنی زور سے چلائی کہ لاؤنج میں بیٹھی مفرا اس کی آواز سن کر مُسکرا دی ان کی نظر حوریہ پر پڑی جو پارٹی اٹینڈ کر کہ آرہی تھیں ان کہ چہرے پر تھکن کے آثار نمایاں تھے وہ چلتی ہوئیں مفرا کہ برابر میں آکر بیٹھ گئیں

یہ پارٹیز مُجھے تھکا دیتیں ہیں اب۔۔۔۔وہ سوفے پر بیٹھ کر اپنے پیروں میں سے ہیل کو اتارتے ہوئے بولیں مفرا مسکرا دیں

یہ بات تو ہے پر میرے پاس اس کا علاج ہے جو آپکی ساری تھکن دور کر دے گا۔۔۔۔وہ پھر سے مسکرائی تھی ان کی بات سن کر حوریہ بھی مسکرا دیں تبھی سیڑھیاں اُترتی ہوئی آئزہ انہیں کی طرف آرہی تھیں وہ سلام کرتی ہوئیں سوفے پر انھیں کے پاس جا بیٹھی

/https://www.kitabnagri.com

مُجھے ان پانچوں کی فکر ہو رہی ہے پتہ نہیں کس حال میں ہونگے ایک تو یہ پانچوں کے پانچوں ان تینوں سے بھی زیادہ بے رحم پیدا ہوئے ہیں مجھے سمجھ نہیں آتا میں نے پتا نہیں کیا کھایا تھا کہہ زنیق اتنا سرد

Posted On Kitab Nagri

مہر اور اتنا سفاک پیدا ہوا ہے اوپر سے اسے بات بات پر اتنا غصّہ آتا ہے۔۔۔ کیا کروں میں اس لڑکے کا۔۔۔۔ آئزہ کا درد صرف پاس بیٹھی حوریہ اور مفرا ہی سمجھ سکتی تھی

آئزہ ایک ہوتے ہیں عام سے بچے جنہیں ٹریننگ دے کر ایسا بنایا جاتا ہے پر وہ پانچوں شاید ٹریننگ لے کر پیدا ہوئے تھے ان پانچوں کے ڈی این اے میں ہی یہ سب شامل ہے۔۔۔۔۔ حوریہ کہتی ہنسی تھی ساتھ میں وہ دونوں بھی ہنس دی

اور زبر قان اس نے تو منہاج کے خواب ہی توڑ دیے تھے منہاج کہتے تھے مُجھے بلکل مُجھ جیسا بیٹا چاہیے جو کم از کم مسکراتا تو ہو زبر قان صاحب ٹھہرے سنجیدہ مزاج اور غصّے کہ تیز اور زبر قان کی چلڈ ہوڈ کی جتنی بھی پکچرز ہیں اس میں یہ زبردستی مسکراتا نظر آئے گا۔۔۔۔ مفرا کچھ ماضی کی اچھی یادیں تازہ کر رہی تھی ساتھ میں مسکرا بھی رہی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور میرا حیان وہ جیتا جاگتا پیٹرول ہے جہاں اسے اگ لگی نظر آتی ہے وہاں مسکراتا ہوا اگ کے گلے لگ جاتا ہے وہ بچپن میں ہر کسی کی راز والی باتیں کھولتا تھا اُسے پتہ ہوتا تھا رات کے ڈنر پر سب موجود ہونگے تبھی وہ کھانا کھا کر زوریز، دخان، زبر قان اور زنیق کا کھانا حرام کرتا تھا مجھے اچھے سے یاد ہے

Posted On Kitab Nagri

ایک دفعہ زنیق نے اسکول میں کسی لڑکے کو بہت مارا تھا اسے ڈاکٹر نے چار مہینے کا بیڈ ریسٹ بولا تھا پر ان تینوں نے بات سنبھال لی تھی پر اسی رات ڈنر پر حیان نے ہارون وہاج منہاج اور حازق کے سامنے یہ بات کہی تھی اور پھر شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو یہ کہہ کر نکلا تھا میں تو بہت چھوٹا ہوں ڈیڈ میں نے کچھ نہیں کیا پرومس جو کیا زنیق نے کیا۔۔۔۔اب کی بار مُفرا حوریہ اور آئزہ ہنسی تھیں

وہ جو ان تینوں کو ایک ساتھ بیٹھے دیکھ لیپ ٹاپ اٹھا کر ان کی طرف آئی تھی زبر قان کے نام پر اس کے جسم میں لرزش آگئی تھی مفرا کی نظر آئیزل پر پڑی تھی جو ہولے ہولے لرز رہی تھی مفرا مسکرائی تھیں انہیں پتہ تھا یہ اس کے نام سے بھی کتنا ڈرتی ہے اور زبر قان کی موجودگی میں کمرے سے باہر ہی نہیں نکلتی تھی مفرا نے مسکراہٹ دبانے کے لیے اپنے ہونٹوں کو آپس میں پیوست کیا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آئیزل آؤں شاباش میرے پاس آکر بیٹھو۔۔۔مفرا اسے ہلتا ناپا کر بولیں تھی وہ زبردستی کا مسکرا کر ان کے پاس آکر بیٹھی تھی پھر کچھ تصویرے دکھانے لگی

/https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مفرا موم یہ دیکھیں اِس میں حیان بھائی کتنے کیوٹ لگ رہے ہیں۔۔۔۔آئیزل مسکرا کر دکھا رہی تھی مفرا نے پک کو دیکھا پھر آہستہ سے اسباب میں سر ہلایا آئیزل ایک کے بعد ہر ایک کی تصویر دکھا رہی تھی مفرا کو اچھوت لگا کے اس کے پورے لیپ ٹاپ میں کہیں پر بھی اسے زبر قان کی پک نہیں دکھی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

زبر قان کی کوئی پک نہیں ہے آئیزل تمہارے لیپ ٹاپ میں۔۔۔۔انھونے نے آئیزل کے چہرے کو دیکھا جہاں ایک رنگ آرہا تھا تو ایک رنگ جارہا تھا مفرا حیرت میں چلی گئی تھی

نہیں مفرا موم زبر قان۔ن۔ن بھائی کی تصویرے ہیں میرے پاس۔۔۔۔اس کی زبان لڑکھڑائی تھی جھوٹ بولتے ہوئے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسے سب پیار سے آفت کی پرکالا بولتے تھے وہ جواب میں مسکرا کر تھینک یو بولتی تھی اس کے قدم کچن کی طرف تھے اسے نے سامنے کھڑی پریشے کو دیکھا (ریڈ کلر کی گھیر والی لونگ فراک پہنی ہوئی تھی وہ کوئی چیز اٹھانے کے لیے موڑتی اس فراک لہراتی اس کی آستینیں کف والی تھی پھر اس کی نظر

Posted On Kitab Nagri

پری کے دوپٹے پر پڑی جو سیلپ پر پڑا تھا اس کی سنہری رنگت تھی بھورے بال جس کی کُچھ لٹے اس کے ملائی جیسے چہرے سے کھیلنے میں مصروف تھی اس نے موڑ کر پاس سے کانچ کی ٹرے اٹھائی تھی ایہا کی نظر اِس کے بھورے بال جو اس کی تھائی تک آتے تھے۔۔۔۔۔۔۔کان کے اوپر سے دو لٹے لے کر ان کو آپس میں ایک ریڈ کلر کی بُو جوڑتی تھی وہ ریڈ کلر کی بُو اس کے بالوں میں ہمیشہ لگی رہتی تھی

وہ موڑی تھی اس کی نظر سامنے کھڑی ایہا پر پڑی جو اپنی پوری بتیسی دکھا رہی تھی پریشے نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا) جیسے پوچھنا چاہتی ہو اب کیا کر کے آئی ہو) ایہا نے نفی میں سر ہلایا تھا اِس نے کندھے اُچکائے پھر اپنے کام میں مشغول ہو گئی وہ جب اپنا کام مکل کر چکی پھر ٹرالی کو گھسیٹتے ہوئے کچن سے نکل گئی لاؤنج میں پہنچ کر اس مسکرا کر ایک نظر سب پر ڈالی پھر ایک ایک کر کے چائے کے کپس اٹھا کر دینے لگی حوریہ نے چائے کا کپ لے کر گھونٹ بھرا تھا ان کے چہرے پر تھکن کے آثار غائب ہوئے تھے پریشے ان کہ چہرے پر آتی مسکراہٹ کو دیکھ کر مسکرائی تھی

موم آپ یہ ٹرائی کریں اس نے ریڈ ویلویٹ پیسٹری۔۔۔ کی طرف اشارہ کیا حوریہ نے مسکرا کر اسبابِ میں سر ہلایا تھا

Posted On Kitab Nagri

موم زنیق بھائی نے شادی کرلی ہے پاکستان میں۔۔۔۔آئیزل نے کہہ کر لیپ ٹاپ ان سب کی طرف گھمایا تھا اس تصویر کو دیکھ کر لاؤنج میں بیٹھے ہر ایک فرد کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا وہ سب حیرت سے لیپ ٹاپ کی اسکرین کو دیکھ رہے تھے آئیزل نے نیچے حیان کا بھیجا ہوا میسیج تیز آواز میں پڑھا میسیج سین کرلو تو ویڈیو کال کرو چٹکھی آئیزل نے فوراً ویڈیو کال لگائی تھی وہ سب ایک ہی سوفے پر آکر بیٹھ گئے تھے جبکہ پریشے، ایہا اور آئزل ایک الگ سوفے پر جا بیٹھی تھیں

زنیق لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا کمرے سے نکلا تھا وہ اپنے دل کی کیفیت سے کافی زیادہ جھنجھلا گیا تھا وہ کسی لڑکی کو اپنے دل و دماغ پر ہاوی ہونے سے ڈرتا تھا وہ اپنی ہی خیال میں چل رہا تھا تبھی اسے حیان نے بازو سے پکڑ کر کمرے کے اندر کیا تھا زنیق نے سامنے زوریز کو دیکھا جو اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو گلے پر رکھ کر آگے پیچھے چھوری کی طرح چلایا تھا (مطلب تو تو گیا آج) آگے سے ایک جلانے والی مسکراہٹ پلیٹ میں رکھ کر پیش کی تھی https://www.kitabnagri.com/

Posted On Kitab Nagri

زوریز اور زبر قان لیپ ٹاپ اس کی طرف گھما چکے تھے زنیق کی نظر اسکرین پر پڑی جہاں آئزہ، مفرا اور حوریہ نظر آرہی تھیں اِس نے گردن موڑ کر حیان کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھا جس پر حیان نے پوری بتیسی دکھائی تھی پھر اِس نے ان دونوں کو دیکھا جن کے چہرے پر مسکراہٹ تھی ان کے چہروں سے لگ رہا تھا وہ اپنی ہنسی ضبط کیے بیٹھے ہیں جبکہ دخان کے الٹے گال پر واضح ڈمپل پڑھ رہا تھا وہ اِس کے اکثر بات کرتے ہوئے پڑتا تھا وہ مفرا حوریہ اور آئزہ سے سنجیدگی سے بات کر رہا تھا (جو اسے وراثت میں ہارون دے کر گیا تھا پر ہارون کے گالوں پر دو گڑھے پڑتے تھے) زنیق خود کو کمپوز کر کے آگے بڑھا تھا پھر ان تینوں کے بیچ میں جا کر بیٹھ گیا تھا مفرا، حوریہ اور آئزہ نے چپ سادھ لی تھی زنیق کو پتہ تھا اسے ہی بات شروع کرنی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

اِس نے اوپر ٹیرس سے لیکر نکاح تک ساری بات بتا دی تھی حوریہ مفرا اور آئزہ کی آنکھوں میں آنسوں آگئے تھے وہ زنیق کی حرکت پر نہیں رو رہیں تھی وہ انشاء پر کیے جانے والے ظُلم پر رو رہیں تھی تبھی آئزہ بولیں تھیhttps://www.kitabnagri.com/

زنیق میں تُمہیں ایک ہی شرط پر معاف کروں گی میری اکلوتی بھو کو لے کر ابھی اسی وقت تُم پرائیویٹ جیٹ سے لندن لے کر پہنچو میں نہیں چاہتی تُم پانچوں کے اِس مشن کے چکر میں میری بھو کو

Posted On Kitab Nagri

کچھ ہو۔۔۔۔آئزہ کی شرط پر زنیق نے بھوئیں سکیڑی تھی جس پر آئزہ نے کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی دوسری طرف حیان کا رکا ہوا قہقہہ نکلا تھا تبھی آئیزل نے دوبارہ ویڈیو کال کی تھی جسے زبر قان نے اٹینڈ کی تھی آئیزل کو جو سامنے کو دیکھنے ملا وہ آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی

آ بے کمینے اور کود دوسروں کے گھروں کی چھتوں پر سفید چڑیل ہی پیچھے پڑے گی۔۔۔۔حیان کے کہنے کی دیر تھی وہ دونوں جو ہنسی ضبط کیے بیٹھے تھے ان کا بھی ایک دم سے قہقہہ چھٹا تھا

ہاں کمینوں ہنس لو جتنا ہنسنا ہے ہنس لو تم لوگوں کا بھی ٹائم آئیگا پھر میں ہنسو گا۔۔۔۔زنیق ان چاروں کا قہقہہ لگاتے دیکھ کلس کر بولا تھا جس پر ان چاروں کے ہنسے میں اور شدت آئی تھی

اللہ بچائے اس وقت سے (آمین)۔۔۔۔زوریز نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے جس پر حیان دخان اور زبر قان نے تیز آواز میں (آمین کہا تھا) آئیزل فوراً اٹھ کر پریشے اور ایہا کے بیچ میں جا کر بیٹھ گئی تھی آئیزل آنکھیں پھاڑے زبر قان کو دیکھ رہی تھی جو سڑیل اتنا حسین ہنستا تھا اور ایہا زوریز کو دیکھ رہی تھی پریشے دخان کو دیکھ رہی تھی اس نے چھ سال بعد اپنے بھائی کو قہقہہ لگاتے دیکھا تھا یہی کچھ حال ایہا کا بھی تھا

https://www.kitabnagri.com/

Posted On Kitab Nagri

زبر قان کی نظر اسکرین پر پڑی تھی جہاں آئیزل اِسے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی زبر قان کو اور ہنسی آئی اس کے ایسے دیکھنے پر تبھی مُسکراہٹ دبا کر اسے غصّے سے گھورا تھا آئیزل نے نظروں کا زاویہ بدل لیا تھا وہ اب دخان کو دیکھ رہی تھی زبر قان کے سینے میں آئیزل کی یہ حرکت بھا نپڑھ جلا گئی تھی وہ تینوں جلد ہی سنبھل گئے تھے زنیق بھی ان تینوں ننھی پریوں کی طرف متوجہ ہو گیا تھا حیان نے سوفے پر بیٹھنے کے لیے جگہ دیکھی تھی وہ چاروں جگہ گھیرے بیٹھے تھے حیان ان چاروں کے آگے آکر ترکش کارپیٹ پر بیٹھ گیا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

زنیق بھائی آپ نے شادی کر لی مُجھے بلایا بھی نہیں۔۔۔۔ان تینوں نے ایک ساتھ کہی تھی یہ بات پریشے کا رونے والا چہرہ بن گیا تھا حیان کو پریشے کے چہرے کو دیکھ کر ہنسی کنٹرول کرنا مُشکل ہو گیا تھا وہ منہ کے زاویہ بگاڑ کر کیوٹ کیوٹ سی شکلیں بنا رہی تھی

ذرا مُجھے آپ ایک بات بتائیں پہلے شادی دخان بھائی نے کرنی تھی نا آپ نے کیوں کر لی اور سب ان سے کہہ دو ایہانا راض ہے ان سے بات نہیں کرے گی۔۔۔۔۔ایہانے کسی شہزادی کی طرح تخلیہ کہا تھا اس کے شہزادی والے رعب کو قائم رکھتے ہوئے ان پانچوں نے ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے کسی

Posted On Kitab Nagri

خادم کی طرح سر جھکایا تھا اگلے ہی لمحے ایہا شہزادی کی انا کو سائیڈ پر رکھتے ہوئیں پھر بولنا شروع ہو گئی تھی

اچھا زنیق بھائی بھابھی کو کب لے کر آرہے ہیں آئزہ موم نے تو کہا ہے آج ہی لے کر پہنچوں ایہا اپنے ہاتھ کا پرائیویٹ جیٹ بنا کر اوڑھا رہی تھی زوریز کو اپنی ہنسی کنٹرول کرنا بہت مشکل ہو گیا تھا ان کا پرائیویٹ جیٹ کالا ہوتا تھا نہ تو سفید نازک سا اور آئیزل اور پریشے صرف گردن ہاں میں ہلا رہیں تھی حیان کی ٹکٹکی پریشے کے چہرے پر بندھی تھی گستاخ نگاہیں کہیں بھٹک نا جائیں حیان نے اپنی آنکھوں کو بیڑیوں سے جکڑ دیا تھا۔۔۔۔وہ ظالم آج پھر لال جوڑے میں ملبوس تھی اور اُس کے بھورے بال جن میں لال کلر کی بُو لگی تھی حیان کو اس کا اپنے بالوں میں یہ ریڈ کلر کی بُو لگانا بہت اچھوتا لگتا تھا حیان کی نگاہیں پریشے پر تھی اور یہ بات کسی نے نوٹ کر لی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ویسے میں ایک بات بولو زوریز بھائی جتنے آپ سڑیل بد دماغ ہیں نہ اوپر سے آپ کی یہ کھڑی ناک جس پر چوبیس سو گھنٹے غصّہ رہتا ہے نہ مُشکل ہی ہے آپ سے کوئی شادی کرے مُجھے لگتا ہے آپ کنوارے ہی مرے گئیں اور تو اور تیس سال کے ہیں بھوڑے ہونے کو آئیں ہیں مُشکل ہی ہے آپ کو کوئی پیاری سے لڑکی ملے۔۔۔۔ایہا گن گن کر زوریز میں خامیاں نکال رہی تھی اوپر سے اپنی تیکھی ناک کو دو

Posted On Kitab Nagri

انگلیوں سے کھڑا کر کے دکھا رہی تھی اور منہ کے زاویہ بگڑ رہی تھی جس پر زوریز نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

جس

آج آتا ہوں میں لندن پھر تُمہیں بتاتا ہوں میں کتنا سڑیل اور بد دماغ اور غصے کا تیز ہوں۔۔۔۔زوریز نے دانت پیس کر کہا تھا جس پر ایبہا نے زبان دکھائی تھی زوریز کو پتہ تھا جس پر سب مسکرائے تھے وہ سرف اس کی غیر موجودگی میں ہی شیر بنی پھرتی ہے ورنہ وہ اس کے ڈر سے کمرے سے باہر قدم بھی نہیں نکالتی تھی

اور میں بھی ناراض ہوں بھائی آپ سے میں آپ سے بلکل بات نہیں کروں گی جب تک آپ میرے ایک سوال کا جواب نہیں دے دیتے۔۔۔۔یہ پریشے تھی وہ کہ کر اٹھ گئی تھی دخان نے سرد سی سانس کھینچی تھی وہ سوفے سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا حیان کا بھی کوئی فائدہ نہیں تھا اب کمرے میں روکنے کا وہ ظالم اسے نظر بھر کبھی نہیں دیکھتی تھی نہ ہی سیدھے منہ بات کرتی تھی زنیق بھی اٹھ گیا تھا اُسے بھی اب لندن نکلنا تھا پھر واپسی بھی تھی اِس کی اب صرف زوریز اور زبرقان ہی بیٹھے تھے

Posted On Kitab Nagri

چلو منی کال کاٹو۔۔۔زوریز نے ایہا کو نئے لقب سے نوازہ تھا جس پر ایہا نے اسے گھورا تھا

آگر میں منی تو آپ بھی منے ہی ہیں خود کو فیڈر پیتا کا کا سمجھ رکھا ہے منے۔۔ے نے شادی کی عمر نکلی جارہی ہے اور منے نے ابھی بھی چوسنی لگا رکھی ہے یوپ کِتنی بری بات ہے نا منے۔۔ے۔۔ے۔۔۔۔ایہا نے منے کو لمبا کھینچ کر کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی دوسری طرف زوریز کی حیرت اپنے عروج پر تھی پھر غصے سے جبڑا بھینچ لیا تھا وہ اسے لندن جا کر ہی سبق سکھائے گا اس نے طے کر لیا تھا اور اس نے یہ بھی طے کر لیا تھا وہ لندن جا کر جلد شادی کرے گا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زنیق کمرے میں آیا تھا اسے انشاء پر رہ رہ کر غصّہ آرہا تھا اُسے اپنی کی گئی غلطی کا بہت پچھتاوا تھا اس نے شادی کے پہلے دن ہی اسے کتنی تکلیف دی تھی ہ پورے کمرے میں کہیں بھی نظر نہیں آئی تھی یقیناً وہ گیسٹ رُوم میں چلی گئی تھی جہاں اس نے اُسے جانے کا کہا تھا زنیق کے جسم میں پھر سے غصے کی لہر دوڑ گئی وہ تو اسے ڈھیٹ سمجھ رہا تھا کہہ وہ اپنا حق اِس سے کسی بھی طرح وصول کر ہی لے گی یہ وہ اس سے

Posted On Kitab Nagri

لڑے گی پر اس نے تو۔۔۔۔اس سے آگے اس نے کُچھ نہیں سوچا زنیق کمرے سے نکلا تھا پھر تیزی سے سیڑھیاں اُترتا ہوا اس کے کمرے میں دھڑلے سے اندر داخل ہوا تھا

/https://www.kitabnagri.com

وہ جب سے پیدا ہوئی تھی سب اس پر اپنا غصّہ ہی تو نکالتے تھے اس نے بچپن سے ہی لوگوں کا خود کو حقارت کی نظر سے دیکھتا پایا تھا وہ اس سب کے باوجود خود کو رو کر ہلکا کر لیتی تھی اب بھی یہی کیا تھا اس نے۔۔۔۔وہ واشروم سے منہ ہاتھ دھو کر باہر آئی تھی شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے کالے سیاہ بال کو سلجھانے لگی جب کوئی دھڑلے سے کمرے میں داخل ہوا تھا اِس نے ہڑبڑا کر بیڈ پر پڑا دوپٹہ اُٹھایا تھا پھر نظر زنیق پر پڑی جو کڑے تیور لیے اس کی جانب آرہا تھا

زنیق نے انشاء کے چہرے کو بغور دیکھا آنکھیں رونے کی وجہ سے سوجی ہوئیں تھی اور اس کی تیکھی ناک جِس میں لونگ ڈلی تھی جو سرخ ہو رہی تھی اسے مشکل نہیں ہوئی کہ وہ اِس کے جانے کے بعد کیا کرتی رہی تھی وہ مسلسل روتی رہی تھی زنیق بھینا تا ہوا اس تک پہنچا تھا

کس کی اجازت سے کمرے سے باہر نکلیں۔۔۔۔زنیق اِس کے سر پر پہنچ کر دھاڑا تھا انشاء ایک مرتبہ پھر ڈر کر اوچلی تھی

/https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آپ نے خود ہی کہا تھا مُجھے نظر نہ آؤں۔۔۔۔۔انشاء کا بہت معصومیت سے دیا گئے جواب پر زنیق کی بھوئیں سکڑی تھیں/ https://www.kitabnagri.com

خود کو جلدی کور کروں چادر سے ہم لندن جا رہیں ہیں۔۔۔۔ انشاء کی آنکھیں لندن کے نام پر پوری پھٹ گئیں تھی اس نے تو آج تک ٹی وی پر ہی دیکھا تھا زنیق اِس کی حیرت دیکھ مسکرایا تھا جیسے اِس نے فوراً چھپا لیا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دخان بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا جبکہ اِس کے برعکس گرے کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا اِس کی انکھوں پر لگے نظر کے گوگلز اِسے کیوٹ بناتے تھے ھمیشہ کی طرح وہ دونوں وائٹ کلر کی لینڈ کروزر میں بیٹھے تھے گاڑی ڈرائیو عائیق سکندر کا خاص کر رہا تھا گاڑی بڑے سے مینشن کے سامنے آکر رکی تھی مین گیٹ کھولا تھا لینڈ کروزر مینشن کے پورچ میں آکر رکی تھی دخان

Posted On Kitab Nagri

ایک شان بے نیازی سے گاڑی سے اترا تھا کورٹ کا سامنے والا بٹن اِس نے کھول کر کورٹ کو جھٹک دیا تھا حیان اِس کے پیچھے کھڑا تھا

ویلکم ویلکم مسٹر جوان۔۔۔۔وہ گرم جوشی سے کہتا دخان کے بغل گیر ہوا تھا عائیق سکندر کا اسسٹنٹ حیان کو دیکھ کر مسکرایا تھا حیان نے جواب میں مسکرا کر سر کو ہلایا تھا (میرا بس چلے میں تیری مسکراہٹ ہی تُجھ سے چھین لو خیر چھین تو میں لوں گا ہی) حیان عائیق سکندر کو دیکھ رہا تھا جو مسکرا کر دخان کے گلے لگا ہوا تھا (چلو اسٹارٹ کرو اپنی ڈرامے بازی ڈیئر ڈارلنگ حیان نے اپنے آپ کو مخاطب کیا تھا)

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

(چلو اسٹارٹ کرو اپنی ڈرامے بازی ڈیئر ڈارلنگ حیان نے اپنے آپ کو مخاطب کیا تھا) حیان نے چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجا کر کمال کو دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا اِس نے مسکرا کر سر کو جنبش دی پھر نظریں دخان اور عائیق کی طرف موڑ لیں

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

جوان میں تمھارا بہت شکر گزار ہوں کہ تم نے اپنا قیمتی وقت مُجھے دیا۔۔۔۔عائیق کی بات پر دخان استہزاء ہنسا تھا/ https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آخر کیوں نا آتے ہم اخر پاکستان کے اتنے مشہور معروف بزنس مین نے بلایا تھا تا کہ ان کی اور ہمارے درمیان تعلقات مضبوط ہو سکے۔۔۔۔دخان نے ہنسے ہوئے عائیق سکندر کی رائے مانگی تھی جس پر عائیق نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا تھا عائیق دخان کو لیے اندر مینشن میں بڑھ گیا تھا سامنے ہی سیڑھیاں تھی جو دائیں طرف بھی تھی اور بائیں طرف بھی عائیق دخان کو دائیں جانب موجود سیڑھیوں سے گزارتے ہوئے لمبی سی راہداری میں لے آیا تھا

https://www.kitabnagri.com/

جوان میرے خیال میں تُمہیں ابھی آرام کرنا چاہیے تُم اتنی لمبی فلائٹ لے کر پاکستان آئے ہو پھر رات کے ڈنر پر ملتیں ہیں۔۔۔۔عائیق سکندر کہتا نیچے جانے کے لیے موڑ گیا تھا پیچھے کمال بھی ہو لیا دخان اور حیان کے چہروں سے پل بھر میں مسکراہٹ غائب ہوئی تھی حیان نے ساتھ پڑا لیگج گھسیٹتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا دخان نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے جاتے ہوئے دیکھا تھا پھر سر جھٹک کر اپنے کمرے میں چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

حیان بلیک کلر کی پینٹ پر گرے کلر کی شرٹ پہنا ہوا تھا یقیناً وہ فریش ہو چُکا تھا اِس نے سائڈ ٹیبل پر سے اپنے نظر کے گوگلز اُٹھا کر پہنے تھے پھر چارجنگ پہ لگا اِس کا لیپ ٹاپ جو چارج ہو چُکا تھا اس نے چارجر سمیت نکال کر بیڈ پر اس کا موبائل نکال کر کمرے سے باھر نکل گیا تھا اِس کے قدم دخان کے کمرے کی جانب تھے/https://www.kitabnagri.com

حیان کمرے میں دھڑلے سے اندر گھسا تھا اِس نے پورے کمرے میں نظر دوڑائی تھی پر دخان اسے کہیں نظر نہیں آیا تھا بلکہ باتھروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی یقیناً وہ فریش ہو رہا ہو گا حیان نے اپنا لیپ ٹاپ اور موبائل بیڈ پر پھینکا تھا خود بھی دھپ سے بیڈ پر ایسے لیٹا تھا کہ پیر لٹک رہے تھے بیڈ سے اس نے آنکھیں موند لیں تھی

اس کی آنکھوں کے سامنے پریشے کا مسکراتا چہرہ لہرایا تھا اِس کے ہونٹ مُسکراہٹ میں بدلے تھے دخان جو فریش ہو کر باہر آیا تھا حیان کو اپنے بیڈ پر لیٹے دیکھ اِس کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تھا حیان کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر دخان کی آنکھوں میں چمک آگئی تھی

Posted On Kitab Nagri

اور بھئی مجنوں صاحب لیلہ کی یادوں میں گھم ہوں۔۔۔۔۔دخان کی آواز سن کر حیان نے پٹ سے آنکھیں کھول کر دخان کو دیکھا تھا جو مُسکرا رہا تھا تبھی حیان خجل سا مُسکراتا ہوا اٹھ بیٹھا تھا

اگر تُمہیں کوئی پسند ہے تو مجھے بتاؤ میں مفر اسے بات کروں۔۔۔۔۔دخان کہتا سامنے صوفے پر جا بیٹھا تھا حیان صاف منہ پر منع کر گیا تھا دخان نے کندھے اچکا دیئے تھے اس کی بات پر

/https://www.kitabnagri.com

اچھا خیر۔۔۔۔۔۔مُجھے تُمہیں ایک بات بتانی تھی تُم اسفند سے تو ملے ہی ہوگے وہ مجھے پریشے کے پرفیکٹ لگا تُم بتاؤں تمھیں کیسا لگتا ہے۔۔۔۔دخان کی بات نے جلتی ہوئی پر تیل کا کام کیا تھا حیان کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی حیان کو اپنے جسم میں آگ لگتی محسوس ہو رہی تھی اسے اس کمرے میں گھٹن محسوس ہو رہی تھی دخان نے حیان کو دیکھا جو لیپ ٹاپ کی اسکرین کو دیکھ رہا تھا اِس کے گردن کی رگیں ابھر گئیں تھی اس نے غصے دبانے کے لیے اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچ لی تھی اِس کے چہرے کا رنگ لال ہو رہا تھا اِس کی انکھوں میں چمک آگئی تھی یقیناً وہ پانی تھا تبھی دخان مسکرایا تھا مطلب اس کا شک بلکل سہی ثابت ہوا تھا حیان پریشے میں انٹرسٹیڈ تھا

Posted On Kitab Nagri

حیان تمھیں پتہ ہے پریشے بہت جلدی بد گمان اور احساس کمتری کا شکار ہو جاتی ہے مُجھے کسی ایسے شخص کی تلاش تھی جو مجھے سے بھی زیادہ اُسے چاہے اُس کی غلطیوں کو نظر انداز کر دے اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کریں جو اس سے بے انتہا پیار کرے اور تمہیں پتہ ہے مُجھے جس کی تلاش تھی وہ میری آنکھوں کے سامنے بیٹھا ہے۔۔۔۔دخان نے حیان کو نظریں اٹھا کر دیکھا جو اسے احمقوں کی طرح سن رہا تھا تبھی بیڈ سے کھڑا ہوا تھا پھر دخان کو بھوئیں سکیڑ کر ایسے دیکھا جیسے میں سمجھا نہیں کیا کہا ہے

یہی کہا ہے مُجھے جس کی تلاش تھی وہ میرے سامنے ہے۔۔۔۔دخان مسکرا کر کہتا اٹھ کھڑا ہوا تھا حیان نے مُسکرا کر اپنی شہادت کی انگلی اپنی طرف موڑی تھی دخان نے اسبابِ میں سر ہلایا تھا حیان آگے بڑھ کر دخان کے گلے لگا تھا/https://www.kitabnagri.com

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

برو تمھیں پتہ ہے اگر پریشے کسی اور کی ہو جاتی میں جیتے جی مر جاتا تُم نے مُجھے میری زندگی واپس دی ہے شکریہ۔۔۔۔حیان کی آواز رندھ گئی تھی یقیناً وہ خود کو رونے سے روک رہا تھا دخان کو اپنے کندھے پر کُچھ گیلا گیلا محسوس ہوا اس نے حیان کو کندھے سے پکڑ کر پیچھے کیا تھا وہ رو رہا تھا۔۔۔۔جلد ہی حیان سنبھل گیا تھا تبھی بیڈ پر پڑا لیپ ٹاپ اور موبائل اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گیا دخان نے اسے جاتے دیکھ لمبی سانس خارج کی تھی/https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حیان اپنے کمرے میں آیا تھا اِس نے لیپ ٹاپ بیڈ پر رکھ کر مفرا کو کال لگائی تھی بیل جا رہی تھی دوسری طرف سے کال اُٹھالی گئی تھی حیان نے ٹائم دیکھا تھا وہ اس وقت وہ مفرا کے ساتھ ہی ہوتی ہے اِس کے چہرا کسی گلاب کی طرح کھل گیا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

ہیلو موم آپ سے ضروری بات کرنی تھی بہت بہت ضروری۔۔۔۔۔۔حیان اپنے جوش کو دباتے ہوئے مسکرایا تھا دوسری طرف مفرا اس کی آواز سن کر مسکرائی تھیں انہوں نے کافی دنوں کے بعد اس کی آواز سنی تھی ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی

ارے اتنی بھی ضروری بات کیا ہے جلدی بتاؤں مُجھے۔۔۔۔مفرا بھی حیان کی طرح ہی پر جوش ہو گئی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

موم آپ کو آپ کے پوتا پوتی کی یاد نہیں آتی مُجھے تو اپنے بچوں کی بہت یاد آتی ہیں موم۔۔۔۔۔حیان کے کہنے پر مفرا کا منہ کھل گیا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

Posted On Kitab Nagri

اُومائے گاڈ۔۔۔۔حیان جلدی بتاؤں کون ہے۔۔۔۔مفرا نے سامنے بیٹھی پریشے کو دیکھا تھا جو انہیں ہی دیکھ رہی تھی اُس کی آنکھوں میں خوف تھا عجیب سا خوف اس کا رنگ پیلا پڑھ رہا تھا

آپ کے سامنے جو بیٹھی ہے اس وقت وہ ہے آپکی ہونے والی بہو۔۔۔۔حیان کے ھونٹوں سے مسکراہٹ جدا ہو کر ہی نہیں دے رہی تھی مفرا نے پریشے کو دیکھا تھا

واقعی حیان تُم نے میرے دل کی خواہش پوری کر دی میں بھی یہی چاہتی تھی۔۔۔۔مفرا نے پریشے کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

اچھا موم آپ نہ اسپیکر اُون کریں میں کچھ کہوں گا آپ نے پریشے کے چہرے پر آتے ہر رنگ کو آپ نے حفظ کرنا ہے پھر مجھے بتائے گیں آپ اوکے۔۔۔۔حیان کے کہنے پر مفرا نے اسپیکر اُون کر دِیا تھا

موم میں مانتا ہوں میری غلطی ہے کہ میں نے سب کو بتائے بغیر پاکستان میں شادی کر رکھی ہے موم مُجھے پتہ ہے آپ مجھ سے بہت ناراض ہو نگی پر آپ کی ناراضگی میرے بچے ختم کر دیں گے وہ آپ کا روز پوچھتے ہیں کہ ڈیڈ دادو سے کب ملوایں گے آپ ہمیں۔۔۔۔۔موم آپ کی جتنی بھی ناراضگی ہے مجھ

Posted On Kitab Nagri

سے ہے نہ تو میرے بیوی بچوں سے موم آپ سمجھ رہی ہیں نہ میں کیا کہنا چارہا ہوں۔۔۔۔حیان کی سنجیدہ آواز سن کر تو مفرا نے بھی اسے داد دی تھی مفرا نے پریشے کے کو دیکھا اس کی آنکھوں میں لبا لب آنسوں بھر گ ئے تھے وہ ان کے سامنے بیٹھی اندر تک لرز گئی تھی پریشے ایک دم سے بیڈ سے اتر کر مفرا کے کمرے سے بہت تیزی سے نکلی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

اُومائے گاڈ۔۔۔۔حیان پریشے رو رہی تھی تمھارے بچوں والی بات پر وہ تمھاری بات پر کانپ رہی تھی ابھی اٹھ کر بھاگی ہے میرے کمرے سے ۔۔۔۔مطلب حیان پریشے تُمہیں پسند کرتی ہے۔۔۔۔مفرا کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا وہ پریشے کے کتنے قریب تھی انہیں کیسے پتہ نہیں چل سکا

موم کیا آپ واقعی میں سچ کہہ رہی ہے اچھا موم آپ کسی سے بھی یہ بات نہیں کہیں گی اور دوسری بات یہ ہے کہ برو کو پتہ ہے میں پری کو پسند کرتا تھا وہ بھی میں آپ کو لندن آکر ہی بتاؤں گا ابھی مُجھے ایک بہت ضروری ویڈیو دیکھنی ہے۔۔۔۔حیان نے مفرا کی سنے بغیر ہی کھٹ سے کال کاٹ چکا تھا مفرا نے اس بے صبرے لڑکے کو فون میں سے ہی گھورا تھا انھونے موبائل سائڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ کمرے سے باہر چلیں گئیں تھی وہ یقیناً پریشے کو دیکھنے جارہی تھیں

Posted On Kitab Nagri

حیان نے لیپ ٹاپ کھولا تھا سامنے پریشے کے کمرہ نظر آرہا تھا

/https://www.kitabnagri.com

پریشے اپنے روم میں آئی تھی اِس نے اپنی کنپٹی سہلائی تھی اِس کے روکے ہوئے ایک دم بھ آنسو نکلے تھے پریشے ایک دم سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی اِس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا اسے اپنے دل میں شدید قسم کی ٹیسے اُٹھتی محسوس ہو رہی تھی پریشے اپنے آنسو صاف کرتی اُٹھ کھڑی ہوئی تھی ورڈروب سے اس نے ایک تصویر نکال کر خود میں بھینچی تھی وہ حیان کی تصویر تھی حیان کے ہونٹ مُسکراہٹ میں بدلے تھے حیان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اوڑ کر پریشے کے پاس پہنچ جائے اور اسے بتا دے کہ حیان صرف اور صرف تمہارا ہے اِس نے اس نازک جان کو کانٹوں پر گھسیٹ لیا تھا اسے اس بات کا آگے جا کر پچھتاوا ہو گا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پریشے بیڈ پر آکر لے گئی تھی حیان کی تصویر کو اس نے اپنے پاس ہی رکھ لیا ایک ہاتھ حیان کی تصویر پر رکھ کر اِس نے آنکھیں موند لیں تھی حیان نے سرد سانس خارج کی پھر لیپ ٹاپ بند کر کے بیڈ پر لیٹ گیا تھا جلد ہی ان دونوں پر نیند کی خوبصورت دیوی مہربان ہوئی تھی

Posted On Kitab Nagri

ہیلی کاپٹر کی آواز اس کے کان کے پردے پھاڑنے کو تھی انشاء کا جسم خوف کے مارے لرز رہا تھا جو کہ زنیقِ کو صاف طور پر نظر آرہا تھا تبھی انشاء کا ہاتھ پکڑ وہ ہیلی کاپٹر میں بیٹھ گیا تھا انشاء سیٹ سے بلکل چپک کر بیٹھ گئی تھی ہیلی کاپٹر ہوا میں ہلکا ہلکا پرواز کر رہا تھا اِس نے اپنی آنکھوں کو آپس میں زور سے بھینچ لیا تھا زنیق نے انشاء کا خوف دیکھا تھا پر ڈھیٹ بن کر اپنی جگہ پر بیٹھا رہا

/https://www.kitabnagri.com

لندن پہنچ کر انشاء کا ڈر خوف کہیں غائب ہو گیا تھا وہ اونچی اونچی عمارتوں کو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی اس نے اتنے حسین نظارے صرف اپنے خوابوں میں تصور کیے تھے انشاء کو لگا وہ کھلی آنکھ سے کوئی سپنا دیکھ رہی ہے جو اس کے پلک جھپکتے ہی ٹوٹ جائیں گا اِس نے پلک آب تک نہیں جھپکی تھی زنیق اس کی حالت سمجھ سکتا تھا تبھی مسکرایا تھا

/ https://www.kitabnagri.com

وہ لوگ ہیلی کاپٹر کے لینڈ ہوتے ہی لینڈ کروزر میں بیٹھ کر مینشن پہُنچ چُکے تھے گاڑی کے بریک لگتے ہی زبرقان تیزی سے باہر نکل کر اندر بڑھ گیا تھا زنیق گاڑی سے اُترا تھا انشاء کا ہاتھ پکڑ کر اُسے گاڑی

Posted On Kitab Nagri

سے نکالا تھا انشاء کی آنکھیں خیر ہو رہی تھی اتنے حسین لان کو دیکھ کر جہاں ہر طرح کا پھول لگا ہوا تھا انشاء کو وہ حصہ جنت کا ٹکڑا لگا

زنیق اسے لیے اپنے ساتھ مینشن کے اندر چلا گیا انشاء کو وہ سب خواب جیسا لگ رہا تھا اِس نے اپنی کلائی دیکھی جو زنیق کے ہاتھ میں تھی پھر نظر اِس مغرور انسان کے حسین چہرے پر ٹھہر سی گئی زنیق انشاء کو مینشن کے اندر لے آیا تھا تبھی اس کی نظر سامنے سیڑھیوں سے آتے آئزہ پر پڑی آئزہ مسکرا کر حازق سے بات کرتی ہوئی نیچے آ رہی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

آئزہ کی نظریں حازق سے بات کرتی ہوئی سامنے کھڑے زنیق پر گئیں تھی پھر ساتھ کھڑی لڑکی پر جس کی آنکھیں سیاہ اور بڑی بڑی تھی آئزہ جہاں کھڑی تھی وہیں کھڑی رہ گئی آئزہ تڑپ کر اس تک پہنچی تھی انشاء نے آئزہ کو اپنی طرف آتے دیکھ سلام کیا تھا مُسکرا کر۔۔۔۔۔ آئزہ نے آگے بڑھ کر خود کار اسے بھینچا تھا انشاء آئزہ کے لمس سے اندر تک کانپ گئی تھی ان کے لمس میں ممتا والی تڑپ تھی اِس کی انکھوں میں ایک دم سے پانی بھر گیا تھا آئزہ نے اسے خود سے جدا کر کے اس کے ماتھے اور دونوں گالوں پر بوسے دیے تھے انشاء کی اب کی بار ہچکیاں بند گئی تھی آئزہ ایک دم پیچھے ہوئیں تھی

Posted On Kitab Nagri

بیٹا میرا پیار کرنا آپ کو برا لگا ہے تو۔۔۔۔انشاء نے آئزہ کی بات بیچ میں ہی اُچک لی تھی

ہماری۔ی ماما۔م نہیں ہیں اور ہمیں بلکل نہیں پتہ کہ ماں کی ممتا کیسی ہوتی ہے پر آپ نے بلکل ماما والا پیارا کیا ہمیں اس لیے ہمارے۔۔۔۔انشاء ہچکیوں کے درمیان اپنے آنسو کی طرف اشارہ کرتی بولی تھی جس پر آئزہ نے دوبارہ اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر اسے خود میں بھینچا تھا تبھی اس نے حازق کو بلایا تھا حازق نے انشاء کو دیکھا اس کی سیاہ بڑی بڑی آنکھیں رُباب جیسی تھیں حازق کی انکھوں میں ہلکا سا پانی چھلکا تھا انہونے انشاء کے سر پر پیار و شفقت سے ہاتھ رکھا تھا زنیق نے دانت پیس کر اس کو گھورا تھا جس نے آتے کے ساتھ ہی اس کے ماں باپ پر قبضہ جما لیا تھا زنیق کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس لڑکی کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے چیل کوؤں کو کھلا دےhttps://www.kitabnagri.com/

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

موم ڈیڈ آپ کا اکلوتا بیٹا یہاں پیار لینے کے لیے ترس رہا ہے آپ کسی بھی ایرے غیرے پر اپنا پیار نچھاور کر رہیں ہیں مُجھے یہ امید نہیں تھی۔۔۔۔زنیق کی بات پر انشاء کا دل کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہوا تھا وہ کوئی ایرا غیرا تھی ہاں وہ بے مول شے ہی تو ہے اِس نے ایک نظر زنیق کو دیکھا تھا آئزہ زنیق کی بات پر مسکرائیں تھی پھر اسے خود میں بھینچا تھا زنیق ان کے گلے لگا مسکرایا تھا حازق مُسکرا کر آگے بڑھ کر اس کے بال خراب کیے تھے جس پر حیان نے منہ بسورا تھا

Posted On Kitab Nagri

حازق نے آگے بڑھ کر اس کے بال خراب کیے تھے جیسے وہ بچپن میں کرتے تھے جس پر اس نے بچوں کی طرح منہ بسورا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

ڈیڈ میں اب بڑا ہو گیا ہوں بلکہ شادی شدہ اور چار۔۔۔۔حازق نے اپنی چلتی ہوئی زبان کو بریک لگائی تھی آخر وہ کب سے ابیہا کی طرح بغیر سوچے سمجھے بولنے لگ گیا تھا اِس نے سو بار لعنتے بھیجی تھی اپنے اس جملے پر۔۔۔۔مسٹر وہاج اور حوریہ بھی اسے کھڑے دیکھ ان کی طرف ہی آئے تھے پیچھے منہاج اور مفرا بھی زنیق کے ساتھ کھڑی انشاء کو دیکھ وہ بھی قریب آئے تھے ان سب نے زنیق کا آدھا ادھورا جملہ سن کر ہنسے تھے سب

www.kitabnagri.com

ارے برخوردار۔۔۔۔چار کیوں چھ بچّوں کے باپ بن جانا۔۔۔۔مسٹر وہاج کے کہتے ہی ایک مرتبہ پھر ہنس پڑے تھے حازق نے بے شرموں کی طرح مسکرا کر انشاء کو نظروں کے حصار میں لیا تھا انشاء جو اسے ہی دیکھ رہی تھی فوراً گڑبڑا کر اس نے نظریں پھیر لیں تھی جو کے سب نے نوٹ کی تھی

Posted On Kitab Nagri

ہماری بیٹی سے تو ہمارا تعارف کروایا جائے بلکہ ہم خود ہی کروا دیتے ہیں۔۔۔۔۔ مسٹر وہاج نے انشاء کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا تھا پھر ایک ایک کر کے سب کا تعارف کروایا انشاء ہاں میں ہاں سر ہلاتی رہی تھی جبکہ اسے سامنے کھڑے ان لوگوں کا سمجھ آ گیا تھا وہ زنیق کے تایا اور تائی اور چاچا چاچی تھے اِس نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

زنیق کو مسٹر منہاج اور مفرا اسے لیے اندر لاونج میں چلے گئے تھے تاکہ اس کی کھال کھینچ سکے جبکہ مسٹر وہاج اور حوریہ کو کسی نے پارٹی پر انوائیٹ کیا تھا وہ اُدھر کے لیے نکل گئے تھے آئزہ انشاء کو لیے زنیق کے کمرے میں چلی گئیں تھی تاکہ وہ آرام کر سکےhttps://www.kitabnagri.com/

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زبر قان سامنے والی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بائیں جانب مڑا تھا تبھی اس کی نظر سامنے سے آتی آئیزل پر پڑی تھی جو بلیک کلر کا قمیض شلوار پہنی ہوئی تھی جس کی قمیض بلکلِ فٹنگ کی تھی وہ نازُک سراپائے حُسن تھی اس کی بل کھاتی کمر زبر قان نے نظریں فوراً نیچے کیں کہ کہیں نہ بھٹک جائیں زبر قان کی نظر

Posted On Kitab Nagri

اس کی نازُک کلائیوں پر گئی جن میں ہم رنگ چوڑیاں وہ پہنی ہوئی تھی زبر قان نے اس کا پورا جائزہ لیا وہ آج ہلکا پھلکا سا میک اپ بھی کی ہوئی تھی اور اس کے براؤن بال جو کمر تک آتے تھے وہ آج کمر پر اس نے کھلے چھوڑے ہوئے تھےhttps://www.kitabnagri.com/

آئیزل اپنے ہی دھند میں چل رہی تھی تبھی اس کے ھونٹوں سے مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہوئی تھی وہ زبر قان کو ہزار لوگوں کے مجمع میں بھی اسے آرام سے پہچان سکتی تھی اس کا جسم خوف سے لرز اٹھا تھا وہ اس کے سامنے کھڑا تھا اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا وہ زبر قان ہی تھا جس کے ھونٹوں پر دلکش مُسکراہٹ رکساں تھی اور انکھوں میں واضح شرارت تھی جسے آئیزل واضح طور پر دیکھ سکتی تھی تبھی اس نے تھوک ہلاک میں نگلا پھر دائیں بائیں جانب دیکھا تھا زبر قان کو اپنی ہنسی کنٹرول کرنا بہت ہی مُشکل لگ رہا تھا اس کو اس کی حالت بہت مزہ دے رہی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com
https://www.kitabnagri.com/

آئیزل پلٹی تھی تھی پھر تیز تیز سیڑھیاں چڑھتے ہوئے گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ھوئی تھی زبر قان کے جسم میں غصّے کی لہر دوڑ گئی وہ اس سے بھاگتی کیوں تھی اتنا اس نے سوچ لیا تھا وہ آج اِس سے پوچھ کر ہی رہے گا تبھی اس کے پیچھے بھاگا تھا

Posted On Kitab Nagri

آئیزل نے اپنے کمرے میں آکر ہی سکون کا سانس لیا تھا وہ بیڈ پر جا بیٹھی تھی اس کی ہتھیلیاں پسینے سے شرابور ہو گئی تھی تبھی کوئی بغیر ناک کیے اِس کے کمرے میں آیا تھا اِس نے بھوئیں سکیڑ کر آنے والے کو دیکھا تھا وہ زبر قان تھا آئیزل ایک جھٹکے سے بیڈ سے اٹھی تھی

زبر قان بھائی۔۔۔ آپ۔پ۔۔۔۔ آئیزل نے اپنی آواز کو حد تک اٹکنے نہیں دیا تھا زبر قان کا غصّہ سمندر کے جھاگ کی طرح بیٹھا تھا اس کے ہونٹ مُسکراہٹ میں بدلے تھے جسے وہ با آسانی چھپا گیا تھا

ہاں میں ۔۔۔۔زبر قان کہتا ہوا ایک ایک قدم اس کی جانب اُٹھا رہا تھا اسے یہ بھی پتہ تھا اُس کا ایک قدم جو وہ اس کی جانب بڑھا رہا ہے وہ اس کی روح قبض کر رہا ہو گا آئیزل اس کو اپنی طرف آتے دیکھ ایک قدم پیچھے ہوئی تھی زبر قان اور اس کے درمیان دو قدم کا فاصلہ تھا آئیزل نے اور فاصلہ بر قرار رکھتے ہوئے ایک قدم پیچھے ہوئی تھی پر پیچھے دیوار تھی وہ اس سے جا لگی تھی اِس نے نظریں اٹھا کر زبر قان کو دیکھا جو اسے کڑے تیور لیے اسے گھور رہا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

آپ۔پ کو۔و۔و کوئی۔ی۔ی کام ہے۔۔۔ے مجھ سے۔۔۔ے۔۔۔ آئیزل نے اپنی شہادت کی انگلی اپنی طرف موڑی تھی جس پر زبر قان نے ہاں میں سر ہلایا تھا اس کی آواز حلق میں اٹک گئی تھی جو سہی سے نکل کے ہی نہیں دے رہی تھی https://www.kitabnagri.com/

Posted On Kitab Nagri

مجھ سے اتنا ڈرتی کیوں ہو میں کیا کوئی مافیہ کا بندہ ہوں جو تمہیں مار کر تمھارے ٹکڑے ٹکڑے کر کے لان میں باندھے بلڈ ہاؤنڈ کو کھلا تھوڑی دوں گا۔۔۔۔۔زبر قان نے مُسکراہٹ چھپاتے ہوئے اس کو کہا تھا آئیزل کے چہرے کا رنگ پیلا ذرد پڑھنے لگا تھا اس کے نے خوف زدہ انکھوں سے زبر قان کو دیکھا تھا جو اسے ہی مسکرا کر دیکھ رہا تھا اِس نے نظریں فوراً نیچے کیں تھی زبر قان نے اس کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اوپر اٹھایا تھا آئیزل اس کے انگلیوں کو اپنے چہرے پر محسوس کر کہ اندر تک کانپ گئی تھی اِس کی بھوئیں سکڑ گئی تھی اِس نے اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹایا تھا

آپ جائیں یہاں سے ورنہ میں بڑے ڈیڈ کو بتادوں گی کہ آپ میرے کمرے میں آئے تھے اور میری تھوڑی کو بھی ٹچ کیا تھا اور میرے بلکل قریب کھڑے تھے پھر وہ آپ کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے بلڈ ہاؤنڈ (کتا) کو کھلا دیں گے سمجھے۔۔۔۔آئیزل نے بھوئیں سکیڑ کر غصے سے بھری آنکھوں سے زبر قان کی گرین انکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا زبر قان بھی اندر تک ہل گیا تھا اس نے حیرت سے اس کی آنکھوں میں موجود غصّہ اور ماتھے پر بے شمار بلوں کے جال کو دیکھا تھا اِس کے لیے یہ سب بہت حیرت انگیز تھا وہ اسے دھمکی دے رہی تھی زبر قان کے ہونٹوں پر دلنشین مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا اِس نے آئیزل کو ایک ائیبرو اٹھا کر دیکھا تھا پھر اپنے اور اس کے بیچ موجود دو قدم کا فاصلہ ختم کیا آئیزل اور اس کے بیچ صرف ایک انچ کا فاصلہ رہ گیا تھا / https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

زبر قان نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود سے لگایا تھا آئیزل کے زبر قان کے سینے سے جا لگی تھی آئیزل اپنی جگہ جم گئی تھی اِس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی آئیزل نے زبر قان کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے دھکیلا تھا پر اُلٹا وہ زبر قان کے سینے سے جا لگی تھی زبر قان کی گرفت بہت مضبوط تھی اس کی کمر پر۔۔۔

زبر قان نے اس کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر پھر اوپر اٹھایا تھا آئیزل نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا جو پہلے ہی اسے دیکھ رہا تھا زبر قان کی نظر اِس کے ھونٹوں پر گئی تھی جو گلاب کی پنکھڑی کی طرح تھے اس نے بے خود سا ہو کر اپنے انگوٹھے کو اس کے ھونٹوں سے رگڑا تھا آئیزل اس کے دوبارہ چھونے پر اس کی باہوں میں جھول گئی تھی زبر قان نے اسے باہوں میں بھر کر بیڈ پر لٹایا تھا اِس کے پیروں میں پڑا کمفرٹر اٹھا کر اِس کو اوڑھایا تھا

www.kitabnagri.com

میری نیلی انکھوں والی بلی ہو تُم۔۔۔۔ تُم مجھ سے دور نہیں بھاگتی بلکہ جب سے تُم پیدا ہوئی ہو اور اس واقعہ کے بعد میں تُم سے بھاگتا رہا لیکن اب اور نہیں۔۔۔۔ زبر قان نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے

Posted On Kitab Nagri

ہوئے کہا تھا اس نے اپنے انگوٹھے سے دوبارہ اس کے ہونٹ کو رگڑا تھا پھر اپنے ہونٹوں سے انگوٹھے کو چوم کر اِس کمرے سے باہر نکل گیا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

زبر قان سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آرہا تھا اِس کے ھونٹوں پر دلنشین مسکراہٹ رکساں تھی مسٹر منہاج اور مفرا جو سیڑھیوں کے پاس ہی کھڑے کوئی ضروری بات کر رہے تھے ان دونوں کی نظر اِس سڑیل پر پڑی تھی جو آج مسکرا رہا تھا

مفرا آج سورج مشرق سے نکلا ہے یا مغرب سے۔۔۔مسٹر منہاج کے کہتے ہی مفرا کچھ نہیں بولیں تھی وہ سن ہو کر کھڑی تھی زبر قان نے نیچے آکر مفرا کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا

موم میں آج بہت خوش ہوں۔۔۔زبر قان کے کہتے ہی منہاج نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا تھا پھر اسے اپنے گلے لگایا اور ماتھے پر بوسہ دیا تھا زبر قان کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی تھی اس کی گرین آنکھیں جن میں پہلے کی طرح سرد پن نہیں تھا ان میں آج الگ ہی چمک تھی

Posted On Kitab Nagri

برخوردار بات کیا ہے جو تُم اتنے خوش ہو۔۔۔۔۔منہاج نے اسے چھوٹی آنکھیں کیے گھورا تھا

ڈیڈ موم میں آپ کو وہ بات آکر بتاؤں گا۔۔۔۔۔اس کہ کہتے ہی مفرا کی آنکھیں نم ہو گئیں تھی انہونے اسے خود میں بھینچا تھا زبر قان ان سے الگ ہو کر آگے بڑھ گیا تھا

/https://www.kitabnagri.com

زبر قان اور زنیق پاکستان پہنچ چکے تھے آتے کے ساتھ ہی دونوں کمرے میں گھس گئے تھے

Kitab Nagri

زوریز شرٹ لیس بیڈ پر لیٹا ہوا تھا اِس کے دماغ ایہا میں اُلجھا ہوا تھا رہ رہ کر اسے ایہا یاد آرہی تھی اِس نے اپنی آنکھیں موند لیں ایہا کا مُسکراتا چہرا اس کی آنکھوں کے پردوں پر لہرایا تھا زوریز کے ہونٹ مُسکراہٹ میں ڈھلے تھے اس کی سُرمئی آنکھیں جن سے وہ زوریز کو گھور رہی تھی زوریز نے کبھی بھی غور سے نہیں دیکھا تھا وہ صرف اس کے چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے رہتا تھا

Posted On Kitab Nagri

سرمئی آنکھیں جو زنیق سے اس نے چورائی تھی اِس نے زنیق کی طرح ہی سفید رنگت، کھڑی ناک، بس ہونٹ بھرے بھرے تھے ایہا کے جن پر وہ بار بار زبان پھیرتی رہتی ہے زوریز کی نظر اِس کے ھونٹوں پر جاٹھہرتی تھی زوریز کو یہ بھی پتہ تھا کہ وہ دکھتی بہت چالاک ہے پر وہ اندر سے بہت معصوم ہے اُسے اندازہ تھااور اس کی اِس معصومیت کو ختم کرنے کا یہ ارادہ رکھتا تھازوریز کے ھونٹوں پر کمینگی والی مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

میں اپنے اعصابوں پر کسی لڑکی کو حاوی ہونے سے ڈرتا تھا پر تُم میرے اعصابوں پر بری طرح حاوی ہو چکی ہو ایہا جس کی تمھیں سخت سزا ملے گی۔۔۔۔زوریز کہتا آنکھیں موند چکا تھا ساتھ پڑے تکیے کو اس نے خود میں بھینچا تھاتکیا اس کے کسرتی جسم کے آگے پورا چھپ گیا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دخان بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا وہ شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی تیاری کو آخری ٹچ دے رہا تھا جب گیٹ کھول کر کوئی اندر آیا تھا دخان نے پلٹ کر دیکھا وہ حیان تھا جو ٹائی سے اُلجھتے ہوئے اس کے کمرے میں بغیر پوچھے گھسا چلا آیا تھا حیان نے التجائی نظروں سے اسے دیکھا تھا دخان

Posted On Kitab Nagri

نے نفی میں سر ہلا کر اِس کے ہاتھ سے ٹائی لی تھی پھر حیان کی شرٹ کے کالر میں گھما کر باندھنے لگا تھا حیان مسکرایا تھا

بر و یہ تمھاری جگہ نہیں ہے یہ پری کی جگہ ہے وہ جب شادی کے بعد ایسے ٹائی باندھے گی تو میں اپنے ایک ہاتھ اس کی کمر کے پیچھے لے جا کر اسے اپنے سینے میں بھینچ کر اس کا اپنے ہاتھوں میں چہرہ بھر کر قریب کر لوں گا پھر ایک کس۔۔۔۔۔حیان نے آنکھیں بند کیے اپنے ہونٹوں کا پاوٹ بنایا تھا اِس سے پہلے وہ اپنے خیالوں میں حد پار کرتا دخان نے اس کا ہاتھ جو وہ دخان کی کمر پر رکھا ہوا تھا وہ ہاتھ مڑوڑ کر حیان کی پیٹھ پر لگا دیا تھا اور ٹائی کا لمبا والا حصہ اس کے منہ میں گولا بنا کر ٹھوس دیا تھا یہ سب اتنی جلدی کیا دخان نے حیان کے ساتھ کہ حیان کو سنبھلنے کا بھی موقع نہ ملا

جب تک تمہارا اور پریشے کا نکاح نہیں ہو جاتا تُم اس سے خوابوں خیالوں میں دوری اختیار کرے رہنا جیسے میں نے ابھی تمھارے خیالوں میں خلل ڈالی ہے ویسے ہی تب بھی ڈالوں گا اور شادی سے پہلے میں پریشے کو خود ٹریننگ دوں گا تا کہ وہ تمہارا اس سے بھی بُرا حال کر سکے۔۔۔۔دخان کی بات پر حیان نے منہ بسورا تھا پھر شیشے کے سامنے جا کر خود کا بگڑا ہوا حلیہ سہی کیا تھا پھر کچھ یاد آنے پر حیان نے دخان کا لیپ ٹاپ اٹھا کر بیڈ پر رکھا تھا خود بھی بیڈ پر بیٹھ گیا تھا

Posted On Kitab Nagri

برو تُمہیں میں عائیق کی کمزوری بتانے آیا تھا اس اُلو کے پٹھے کی بھی کوئی کمزوری ہو سکتی ہے تُم یہ سوچ رھے ہو گے ہنہ تو اس اُلو کے پٹھے کی واقعی میں کمزوری ہے ایک۔۔۔۔دخان ورڈروب سے باہر آیا تھا حیان کی بات سن کر اِس نے حیان کو دیکھا تبھی حیان نے اسے دیکھتے ہوئے لیپ ٹاپ اِس کی طرف گھما تھا دخان جہاں کھڑا تھا وہی کھڑا رہ گیا

(وہ سفید کلر کی پیروں تک چھوتی فراک پہنی ہوئی تھی جس میں سے کھسے کی تھوڑی سی جھلک دکھائی دے رہی تھی اور سر کو ہم رنگ دوپٹے سے ڈھانپا ہوا تھا کالی بڑی سی چادر اس نے خود پر لپیٹی ھوئی تھی اس کی آستینیں چوڑی دار اس نے ہنستے ہوئے ایک ہاتھ کی مٹھی بنا کر اپنے گال پر رکھ لی تھی اس کی سیاہ بڑی بڑی آنکھیں جن میں چاندی جیسی چمک تھی اور اس کا چہرہ ملائی کا بنا لگتا تھا سفید صاف چکنا سا اس کے ہونے گلاب کی پنکھڑی کی طرح تھے اس کے دل میں اس کے ھونٹوں کو چھونے کی خواہش بیدار ھوئی تھی جس پر دخان نے سو بار لعنتیں بھیجی تھی اس کے گال ہنسنے کی وجہ سے لال ہو رہے تھے یقیناً وہ قدرتی لال تھے حیان نے دخان کو چور نگاہوں سے دیکھا تھا اس نے پلک تک جھپکنے کی کوشش نہیں کی تھی حیان کے ہونٹ مسکراہٹ میں بدلے تھے اسے مُسکراہٹ چھپانا دنیا کا بے حد مُشکل کام لگ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

لو جی برو کو پہلی نظر والا پیار ہو گیا وہ بھی دشمن کی بیٹی سے۔۔۔۔مُسکراہٹ چھپانے کی وجہ سے حیان کا چہرہ لال ہو گیا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

برو اس کی اکلوتی بیٹی ہے یہ جسے اس نے دُنیا کی نظروں سے چھپا کر رکھا ہوا ہے یہ حویلی میں ہی پلی بڑی ہے اِس نے صرف چند لوگوں کی ہی شکلیں دیکھ رکھی ہیں پہلا اس کا باپ دوسری اِس کی دادی اور تیسرا حویلی میں کام کرنے والی عورتیں یہ باہر کی دنیا سے بلکل بے خبر ہے کہہ سکتے ہیں یہ سات پردوں میں پلی ہے۔۔۔۔۔

اس کی یہ تصویر بہت مُشکِل سے نکلوائی ہے میں نے خیر چھوڑوں۔۔۔۔حیان نے سرد سانس خارج کی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

Posted On Kitab Nagri

کیا کرنا ہے اب۔۔۔۔۔حیان نے لیپ ٹاپ کی اسکرین پر ظاہر ہوتی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا

آج رات تیار رہنا حویلی جائیں گے ہم لوگ ان تینوں کو بھی بتا دینا کے وقت پر پہنچ جائیں اور کوئی غلطی برداشت نہیں کروں گا میں آگر اتنی سی بھی اونچ نیچ ہوئی کسی بھی کام میں تو۔۔۔۔دخان نے اسے پہلے ہی وارن کر دیا تھا تاکہ وہ رحم کی بلکل بھی گنجائش نہ رکھے اپنے دِماغ میں اس کی بات سن کر حیان نے ہاں میں سر ہلایا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

وہ دونوں کمرے سے ایک ساتھ نکلے تھے مینشن کے پیچھے والے دروازے سے وہ دونوں باہر لان میں نکلے تھے مینشن کے اینٹرس سے لے کر مینشن میں جانے والے گیٹ تک میڈیا جمع تھی وہ دونوں کیمرے کی آنکھ سے چھپ چھپاتے مینشن کے پیچھے موجود پورچ میں پہنچے تھے پھر ایک ہی گاڑی میں بیٹھے تھے ان کے بیٹھتے ہی ڈرائیور نے زنگ سے گاڑی بھگائی تھی وہ ڈاکٹر احمد کا خاص ڈرائیور تھا جو بھیس بدل کر عائیق سکندر کے گھر میں گھس گیا تھا

Posted On Kitab Nagri

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی ساری میڈیا ساری سارے کیمروں کی فلیش لائٹس اس کی طرف گھومیں تھی عائیق شان بے نیازی سے گاڑی سے اترا تھا اِس کی انکھوں سے ایک دم تیز روشنی ٹکرائی تھی اِس نے فوراً آنکھیں بند کر کے کھولیں تھی اس نے ریڈ کارپیٹ پر آگے جا کر دو تین پوس مسکرا کر دیے تھے پھر گلاس ڈور کھول کر اندر بڑھ گیا تھا گلاس ڈور پار کر کے اِس کی نظر سامنے کھڑے دو گارڈز پر گئی تھی

جس میں سے ایک کی نظر اِس پر واقع تھی وہ مُسکراتا ہوا بھاگا چلا آیا تھا اس کے ہاتھ میں پین بھی تھا یقیناً اس نے اوٹو گراف لینا تھا عائیق نے اس گارڈ کے ہاتھ سے پین لے کر اس کی شرٹ پر اپنا سگنیچر کیا تھا چند گارڈز اس کی طرف چلے آے تھے تا کہ وہ اٹو گراف لے سکیں دراصل وہ چند گارڈ جو اسے آتے دیکھ اس کی طرف بھاگے تھے وہ بھی ڈاکٹر احمد کے گھر کے گارڈز تھے

انٹرس پر کھڑا گارڈ جو کے اپنی جگہ سے انچ تک نہیں ہلا تھا اسے دیکھ کر وہ زنیق تھا گارڈ کے کپڑوں میں اس نے دخان اور حیان کو رستہ کلیئر ہونے کا اشارہ کیا تھا دخان اور حیان جو پلرز کے پیچھے چھپے ہوئے

Posted On Kitab Nagri

تھے تیزی سے آگے بڑھے تھے دخان نارمل ہوتا ہوا حال میں انٹر ہوا ہی تھا ایک ویٹر مسکراتا ہوا ان کی طرف بھاگا چلا آیا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

سر کیا لینا پسند کریں گے سوفٹ ڈرنکس یہ اسپیشل لے آوں ۔۔۔اس نے ایک آنکھ ونک کرتے ہوئے کہا تھا اِس کے چہرے سے مُسکراہٹ غائب ہوئی تھی اس کی جگہ اس کے چہرے پر سرد تاثرات آگئے تھےhttps://www.kitabnagri.com/

لیفٹ سائڈ کی سیکنڈ رو میں جا کر بیٹھ جاؤں وہاں سب کیمرا شائے لوگ بیٹھیں گے ۔۔۔۔وہ زوریز تھا ان دونوں نے اسباب میں سر ہلایا تھا وہ دونوں جب تک اپنی نشستوں پر بیٹھ نہیں گئے تب تک زوریز کی نظروں نے پیچھے کیا تھا زوریز نے اپنے ھونٹوں پر زبردستی کی مسکراہٹ سجا کر آگے بڑھ گیا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

(آخر لوگ اتنا مسکرا کیسے لیتیں ہیں زوریز کا جبڑا درد کرنے لگا تھا مُسکرا مسکرا کر اِس نے دانت پیسے تھے) پھر کسی دوسرے کو ڈرنک پیش کرنے چلا گیا تھا اس نے اپنے سامنے کھڑے نخریلے سے آدمی کو دیکھا جو اسے حقارت کی نظر سے دیکھ رہا تھا زوریز نے کمینگی سے مسکرا کر اسے دیکھ تھا پھر اپنے ہاتھ میں موجود ڈرنک اس نے اس کے منہ پر پھینکی تھی وہ آدمی اس حملے کے لیے بلکل تیار نہیں تھا تبھی

Posted On Kitab Nagri

چلایا تھا اس کی آواز دوسرے گارڈز یا کچھ لوگوں کے کانوں تک پہنچتی اِس نے ساری ڈرنکس جو یہ لیے کھڑا تھا اس کے کھولے ہوئے منہ میں ڈالنے لگا تھا پھر ایک کانچ کا گلاس اٹھا کر اِس کے سر پر دے مارا تھا ایک دو اس نے کئی گلاس اِس کے پر ناریل کی طرح پھوڑے تھے زوریز نے یہ سب اتنی برق رفتاری سے میں کیا تھا کہ سامنے کھڑا آدمی زمین پہ بیہوش پڑا تھا زوریز نے اپنے جوتے کی نوک سے اسے ہلایا تھا پر وہ آدمی ہلا تک نہیں زوریز وہاں سے گھدے کے سر سے سینگ کی غائب ہوا تھا

https://www.kitabnagri.com/

عائیق مُسکراتا ہوا ہال میں انٹر ہوا تھا وہ مغرور سی چال چلتا ہوا فرنٹ رو میں جا کر بیٹھ گیا تھا تا کہ کیمرے کا زیادہ سے زیادہ فوکس اس پر ہوں کُچھ بزنس مین اس سے اس سے مل کر واپس اپنی جگہوں پر چلے گئے تھے ہال میں ایک دم سناٹا چھا گیا تھا پورے ہال کی لائٹس اُوف ہو چکیں تھی ایک دم سے پورا اسٹیج روشن ہوا تبھی ایک نوجوان سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اسٹیج پر آیا تھا مُسکرا کر اِس نے پورے ہال میں نظر ڈالی تھی پھر سائڈ میں رکھی ڈائس کی طرف بڑھ گیا تھا اِس نے اردو میں سب کو مخاطب کیا تھا اِس کو اردو میں بات کرتے دیکھ ایک اور نوجوان خجل سا مُسکراتا ہوا اسٹیج پر تیزی سے آیا تھا

اسلام علیکم۔۔۔کیسے ہیں آپ سب لوگ۔۔۔اُمید کرتا ہوں آپ سب ٹھیک ہونگے آپ سب کو تو معلوم ہی ہے ہم سب یہاں کیوں جمع ہوئیں ہیں۔۔۔اس نے مُسکرا کر عائیق سکندر کو نظروں کے

Posted On Kitab Nagri

حصار میں لیا تھا جس پر پورے ہال میں تالیوں کی آواز گونج گئی تھی عائیق سکندر نے مُسکرا کر سر کو خم
دیا تھا https://www.kitabnagri.com/

Assalamu Alaikum. How are you all? I hope you are all well. You)
(all know why we are all gathered here

پاکستان کے مشہور معروف بزنس مین عائیق سکندر سکندرز انڈسٹری ایریا کے مالک نے ہر سال کی طرح اس سال بھی بیسٹ بزنس مین ہونے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔۔۔جو کہ ہمارے لیے کیا پورے پاکستان کے لیے کافی فخر کی بات ہے۔۔۔۔۔۔میں چاہتا ہوں آپ سب میرے ساتھ مل کر عائیق سکندر کو اسٹیج پر بلائیں اور ان کی امانت ان کے حوالے کر دیں۔۔۔اس نوجوان نے کہہ کر عائیق سکندر کا نام پکارا تھا پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا دو تین لوگوں کی سیٹیوں کی بھی آواز آئی تھی

Pakistan's well-known businessman Aiq Sikandar, the owner of)
Sikandar's Industry Area, has won the honor of being the best businessman this year like every year. . I want you all to join me in

Posted On Kitab Nagri

وہ...(calling Aiq Sikandar on the stage and hand over his trust to him
نوجوان انگلش میں ٹرانسلیٹ کر رہا تھا/ https://www.kitabnagri.com

عائیق سکندر مُسکراتا ہوا اسٹیج پر آیا تھا اُس نوجوان نے اس کو وہ ایوارڈ تھمایا تھا جسے عائیق سکندر نے ہوا میں اوپر اٹھایا۔۔۔بہت سے کیمروں کی آنکھ میں یہ منظر قید ہوا تھا اب ٹی وی اخبارات اور نیوز کی زینت بنے گا/ https://www.kitabnagri.com

اس کے لیے بہت بہت شکریہ ۔۔۔۔عائیق نے اپنے ہاتھ میں موجود ایوارڈ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا ۔۔۔۔کیا آپ کُچھ اور کہنا چاہئے گے اس نوجوان نے اس سے پوچھا تھا اِس نے اسبابِ میں سر ہلایا۔۔۔۔۔/ https://www.kitabnagri.com

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا پڑتا ہے یہ جملہ تو آپ سب نے سُن رکھا ہو گا یقیناً تو کسی کی اتنی کامیابی پر نا جایئے شاید اس نے اس مقام کو حاصل کرنے کے لیے بہت کُچھ کھویا ہو۔۔۔۔اس کے کہتے ہی پورے ہال میں افسردگی پھیل گئی چند ایک کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی اس کی بات پر دخان استہزاء ہنسا تھا۔۔۔۔/ https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آخر شو اختتام کو پہنچا تھا سب اپنی اپنی نشستوں سے کھڑے ہو رہے تھے ایسے میں ایک آدمی عائیق کے پاس مُسکراتا ہوا آیا تھا تا کہ اسے مبارک باد دے سکے اِس نے عائیق کو آواز دی تھی جس پر عائیق نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا اِس کے چہرے پر مسکراہٹ اور انکھوں میں شناسائی آگئی تھی یقیناً اس نے پہچان لیا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

اُوو کیسے ہیں آپ مسٹر بین۔۔۔۔۔۔عائیق سکندر کہتا ہوا سامنے کھڑے آدمی کے بغل گیر ہوا تھا

https://www.kitabnagri.com/

میں ٹھیک تُم سناؤں۔۔۔۔تُم تو جیسے بھول ہی گئے ہو۔۔۔۔انھوں نے شکوا کیا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے مسٹر بین۔۔۔۔میں امریکہ سے آنے کے بعد ذرا مصروف ہو گیا تھا میرے لندن سے کچھ مہمان آئے ہوئے تھے کُچھ بزنس کے سلسلے میں بس وہیں بزی تھا۔۔۔۔بلکہ میں آپ کو ملواتا ہوں نہ اس سے بہت زیادہ نخریلہ مغرور اور موڈی ہے شاید آپ بھی ملیں ہوں۔۔۔۔۔عائیق نے پورے ہال میں نظریں دوڑائیں تھی دخان اسے نظر آگیا تھا اِس نے انگلی کے اشارے سے مسٹر بین کو دخان دکھایا تھا مسٹر بین کی بھوئیں سکڑ گئیں تھی

Posted On Kitab Nagri

نہیں یہ تو بزنس مین نہیں ہے بلکہ انڈر ورلڈ کا ڈان ہے یہ مسٹر بلیک کا اکلوتا بیٹا ہے جوان۔۔۔۔ نخریلہ مغرور اور موڈی تو ہے یہ تُمہیں پتا ہے پچھلے مہینے میں نے اِس سے اپنا کوئی پرسنل کام کروایا تھا بہت تلے منتے کرنی پڑھتی ہیں اس کی پھر جا کر کام کرتا ہے یہ۔۔۔۔۔۔ مسٹر بین کہہ چُکے یہ زبردستی کا مسکرایا پھر کُچھ بھی کہے بغیر آگے بڑھ گیا اسے اپنے سر گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا آخر وہ کسی کی کہی بات پر کیسے یقین کر کہ اسے اپنے اپنے گھر میں رہنے کے لیے بلا سکتا تھا

اگر جوان بزنس مین نہیں ہے اور انڈر ورلڈ کا ڈان ہے تو وہ میرے گھر کیا کرنے آیا ہے مُجھے مارنے تو نہیں آیا کہیں یہ۔۔۔۔اس کا دماغ ماؤف ہو رہا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

یہ تیزی سے ہال کراس کرتا ہوا باہر آیا تھا اِس نے سوچا تھا کہ وہ جلدی ہی اپنے مینشن پہنچ جائے گا پر ایسا نہیں ہوا وہ ایک مرتبہ پھر میڈیا میں گھر چکا تھا

عائیق وہاں سے بہت مشکلوں سے نکالا تھا وہ وہاں پر روکنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا تبھی اس کے ڈھیر سارے باڈی گارڈز نے سہی سلامت گاڑی میں بیٹھا تھا جیسے تیسے کر کرا کہ وہ وہاں سے نکلا تھا اِس کے

Posted On Kitab Nagri

دماغ میں ایک جھماکا سا ہوا تھا اِس نے پاس پڑے ایوارڈ کو دیکھا وہ ابھی مینشن ہی جائے گا (کیا وہ اس کا یہ ایوارڈ اس سے چورانے آئے تھے اور اسے مینشن میں ہی مار ڈالیں گے) اس نے کڑی سے کڑی ملائی تھی جو جوڑتی گئی تھی تبھی اس نے اپنے ڈرائیور کو مینشن جانے کے بجائے اپنے فام ہاؤس جانے کو کہاں ڈرائیور نے سر اسبابِ میں ہلا کر گاڑی کو ٹرن کیا تھا

https://www.kitabnagri.com/

پر اس گاڑی میں موجود کسی کے کان کھڑے ہو گئے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دنانیر میری گڑیا آؤں ہم تمھارے سر میں یہ سرسوں کا تیل لگا دیں اِس کے لگانے سے بال مضبوط اور بہت لمبے ہو جاتے ہیں۔۔۔ان کی بات اس کا رونے والا منہ بن گیا تھا دادی کی بات پر اس نے اپنے گوٹھنوں تک آتے سیاہ بالوں کو دیکھا تھا جو گھنے بھی تھے اور لمبے بھی

Posted On Kitab Nagri

نہیں دادو ہم یہ چیچپا سا تیل نہیں لگائیں گے۔۔۔اس کی آنکھوں میں ہلکا سا پانی چھلکا تھا دادو کا دل کیا یہ تو وہ اپنا ماتھا پیٹ لیں یا اس لڑکی کا جو بات بات پر رو دینے کو تیار بیٹھی ہوتی تھی تبھی انہونے سرد سانس خارج کی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

اچھا ہم تو تُمہاری بھلائی کے لیے ہی کہ رہے تھے کہ اگر رات میں کوئی جن اگر تمھارے کمرے میں آگیا تو اس کی بدبو سے بھاگ جاتا پر اب تو آئے گا بھی اور تمھیں لے بھی جائے گا اپنے ساتھ اپنی دنیا میں۔۔۔دادی کہتی صوفے پر چوکڑی مار کر بیٹھ گئی انہیں پتا تھا وہ جن سے کتنا ڈرتی ہے تبھی انہونے یہ تبھی جن والا شوشا چھوڑا تھا۔۔۔جن کے نام پر دنانیر نے تھوک حلق میں نگلا تھا پھر چھپاک سے دادی کے پاس ہی سوفے پر جا بیٹھی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دادو آپ نہ یہ ہمارے سر میں لگا دیں کُچھ چیپچپا محسوس نہیں ہوتا ہمیں ویسے بھی کل ہم نہا لیں گے۔۔۔۔دنانیر نے مسکرا کر کہا تھا جس پر دادو مسکراہٹ چھپاتی اپنے پوروں کو تیل میں ڈبو کر اس کے بالوں کی جڑوں میں لگانے لگیں تھی تیل لگ چکا تھا

Posted On Kitab Nagri

چلو دنانیر اٹھو شاباش اپنے کمرے میں جاؤں ہمیں اب آرم کرنا ہے۔۔۔ان کی بات پر اِس نے منہ بسورا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

دادو کیوں نا آج ہم آپ کے پاس ہی سو جائیں۔۔۔اس نے مسکرا کر پوچھا تھا جس پر دادی کے چہرے پر سہ مُسکراہٹ غائب ہوئی تھی اور سختی آگئی تھی

دنانیر ہمارے تین گنے تک تُم اپنے کمرے میں پہنچ جاؤں ورنہ ہم تمھارے سے کبھی بات نہیں کریں گے۔۔۔۔دادو نے اپنے ہاتھ کی ایک مٹھی بنائی تھی اور شہادت کی انگلی آدھی کھڑی کی تھی دنانیر نے سوفے پر پڑا دوپٹہ اُٹھا کر ان کے کمرے سے کسی راکٹ کی طرح نکل کر اپنے کمرے میں آئی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جب پورے کمرے میں نظر دوڑائی تو کوئی جن کیا اس کا سایہ بھی نظر نہیں آیا تھا اسے تبھی اس نے کیوٹ سا منہ بنایا تھا پھر مسکرا کر اپنا ایک جوڑا اپنی الماری سے نکال سے چپاک سے باتھروم میں بند ہوئی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

Posted On Kitab Nagri

وہ پانچوں حویلی کے بیک سائڈ پر موجود تھے آدھی رات کا وقت تھا تبھی ہر طرف دھند چھائی ہوئی تھی وہ لوگ بلیک ہیولے کی طرح لگ رہے تھے بلیک پینٹ پر ان پانچوں نے ہڈی پر بلیک ہی لیدر کی جیکٹس پہنی پہنی ہوئی تھی اور پیروں میں ہمیشہ وہ لوگ کمفرٹیبل جوگرز پہنتے تھے کے بھاگنے میں آسانی رہے ان لوگوں کو۔۔۔۔۔۔https://www.kitabnagri.com/

دخان کو ایک درخت نظر آیا جس کی شاخیں دوسری طرف جاتی تھی اِس نے ان چاروں کو اشارہ کر کے خود سب سے پہلے درخت پر چڑھا اس نے ان چاروں کو بھی آنے کا اشارہ کیا ان پانچوں نے دیوار پھلانگی تھی وہ لوگ اب حویلی کے اندر تھے یہ لوگ جھاڑیوں میں چھپ کر بیٹھ گئے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہمارے پاس صرف دو منٹ ہونگے اپنی اپنی پوزیشنز سنبھال لینا یہ رات کی شفٹ والے گارڈز ہیں ان کے جاتے ہی صبح کے شفٹ والے سارے گارڈز آجائیں گے میں اور حیان حویلی کے اندر جائیں گے تُم تینوں باہر رہو گے اور ایک بھی گارڈ زندہ نہیں بچنا چاہیے آگر کوئی گارڈ زندہ حویلی سے باہر چلا گیا وہ رات اور دوپہیر کے گارڈز کو بلا لائے گا جن سے لڑنا بہت مُشکِل ہو جائے گا وہ ان سے دوگنا زیادہ ہونگے تو دیکھ بھال کر اور کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

دخان نے کہ کر اس پاس دیکھا تھا صبح کی شفٹ والے سارے گارڈز گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے پھر مین گیٹ کھول کر وہ گارڈ بھی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا گاڑیاں زناٹے کے ساتھ نکل گئی تھی ساری۔۔۔۔ دخان

Posted On Kitab Nagri

اور حیان بھاگتے ہوئے حویلی کے اندر گئے تھے پیچھے زوریز ایک بڑے سے درخت کی آڑ میں چھپ گیا تھا زنیق اور زبر قان پلرز کے پیچھے چھپ گئے تھے۔۔۔۔۔

صبح کی شفٹ کے گارڈز گاڑیوں سے اتر کر اپنی اپنی جگہیں سنبھال رہے تھے چند گارڈز ٹہلتے ہوئے پلر کی طرف آئے تھے انھیں زنیق کا نیم رخ دکھ چکا تھا ایک گارڈ نے آگے بڑھ کر اِس کے سر پر بندوق تانی تھی اور باہر آنے کا اشارہ کیا تھا/ https://www.kitabnagri.com

زنیق ہاتھ اٹھا کر باہر آیا تھا اس آدمی کو زنیق نے تیزی سے اس کے ہاتھ سے بندوق لے کر اس کی طرف گھما کر اِس کے سینے میں گولی ماری تھی چند گارڈز نے اسے دیکھ لیا تھا جو زنیق کی طرف جا رہے تھے زوریز نے دور سے ان کے سر کا ہیڈ شورٹ لے کر انھیں وہیں ڈھیر کر دیا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زبر قان بھسم کر دینے والے اندز میں پلر سے نکل کر سب کے سینوں میں گولیاں مار راہ تھا اس کا نشانہ چوک جائے ہو ہی نہیں سکتا تھا زوریز بھی درخت کی آڑ سے نکل کر سامنے کھڑے ایک آدمی کے سر پر گولی ماری تھی تبھی اس کی نظر زبر قان کے پیچھے موجود آدمی پر گئی دیکھتے ہی دیکھتے اس نے گولی

Posted On Kitab Nagri

چلائی تھی جو زبر قان کے بازو سے ہوتی ہوئی باہر نکل گئی تھی زوریز آندھی طوفان کی طرح اِس آدمی کی جانب بڑھا تھا دیکھتے ہی دیکھتے اس کے سر میں پانچ گولیاں اُتار دیں تھی اِس نے۔۔۔۔۔۔

زوریز زبر قان کی طرف بڑھا تھا جو اپنے بازو کو پکڑے کھڑا تھا اتنے میں زنیق بھی ان کی طرف آگیا تھا زوریز نے اپنی بلیک لیدر کی جیکٹ اتار کر اِس کے بازو پر کس کے باندھی تھی پھر یہ تینوں اندر حویلی میں بڑھ گئے تھے انہیں جلد از جلد یہاں سے نکلنا تھا

حیان دخان کو مطلوبہ جگہوں سے گزارتا ہوا اس کمرے تک لے آیا تھا حیان نے اندر جانے کا اشارہ کرتے ہوئے اس نے اپنی گن کو لوڈ کر کہ سائلنسر اس میں فکس کیا تھا دخان نے ہاں میں سر ہلا کر کمرے کا گیٹ کھول کر اندر بڑھ گیا تھا https://www.kitabnagri.com/

کمرے میں آکر اس نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں تھی خالی کمرا اسے منہ چیڑا رہا تھا جس پر دخان نے دانت پیسے تھے پر واشروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی دخان پردے کے پیچھے جا کر چھپ گیا

Posted On Kitab Nagri

اپنی جیب سے انجیکشن نکال کر اس نے ایک اسٹائل سے گھمایا تھا پردے میں سے کھلی چھوٹی سی جھری سے اس نے دیکھا باتھروم کا گیٹ کھول کر کوئی باہر آیا تھا وہ دنانیر تھی

دخان نے اس کے گھٹنوں تک آتے بالوں کو دیکھا جو گیلے ہونے کی وجہ سے موٹی موٹی لٹوں میں بدل گئے تھے اِس کے بالوں سے شیمپو کی اُٹھتی دھیمی سی خوشبو جو پورے کمرے کو مہکا گئی تھی دخان نے اپنے چہرے سے رومالہٹا کر اس خوشبو کو اپنے اندر اُتارا تھا

https://www.kitabnagri.com/

دنانیر تُم اب مر کر بھی دادو سے وہ تیل نہیں لگواو گی۔۔۔۔دخان نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا جو خود سے باتیں کر رہی تھی کیا چیز تھی یہ

https://www.kitabnagri.com/

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دنانیر ڈریسنگ تک آئی تھی اس نے شیشے میں اپنے عکس کو دیکھنے کے لیے جیسے ہی نظریں اُٹھائی تھی اِسے اپنے عکس کے علاوہ کسی اور کا بھی عکس نظر آیا اس کے ہاتھ پیر پھول گئے تھے اس کے کمرے میں کوئی لڑکا کیسے آسکتا ہے دنانیر نے اسے اپنے قریب آتی دیکھا پھر موڑ کر دخان کو دیکھا جس کے ہونٹوں پر دلنشین مسکراہٹ رکساں تھی دنانیر تھر تھر کانپ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

دنانیر سامنے کھڑے دخان کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے وہ کسی دوسری دنیا سے آیا ہو سنہری رنگت، کھڑی ناک، بھوری آنکھیں اور ہڈی کے ٹوپے سے جھانکتے اس کے بھورے بھال جو ماتھے پر ایک اسٹائل سے گرے ہوئے تھے دنانیر نے چہرہ اوپر کر کے دخان کو دیکھا تھا وہ اس کے سینے تک آرہی تھی دراز قد اور کسرتی جسم کے آگے دنانیر چھپ گئی تھی

/https://www.kitabnagri.com

/https://www.kitabnagri.com

اس نے کچھ بولنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا دخان نے اس کے منہ پر ایک ہاتھ رکھ کر دوسرے ہاتھ میں موجود انجیکشن اس کے گردن میں انجیکٹ کیا تھا دنانیر گش کھاتی اس کی باہوں میں جھول گئی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دخان نے بیڈ سے سفید چادر کھینچ کر اس پر ڈالی تھی پھر اسے اپنے کسرتی بازو میں اٹھا کر اس کے کمرے سے نکل گیا تھا

/https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حیان نے دخان کو کمرے سے باہر آتے دیکھ شکر کا کلمہ پڑھا تھا پھر اس کی نظر سفید چادر میں لپٹے وجود پر گئی تھی جو دخان کی باہوں میں تھا حیان نے فوراً نظریں پھیری تھیں تبھی ان دونوں کی نظر سامنے سے آتے زوریز، زبر قان اور زنیق پر گئی جو ان کی طرف ہی آرہے تھے

دخان ہمیں ابھی نکلنا ھو گا یہاں سے۔۔۔اوپر چھت پر پہنچنا ہے ابھی کے ابھی klنے مجھے ابھی فون کر کے بتایا ہے کہ عائیق کو پتہ چل گیا ہے تُم مافیہ ڈان ہوں klنے ہیلی بھیجا ہے ہمارے لیے تا کہ ہم سیدھا لندن جائیں زبر قان کے بازو پر گولی لگی ہے اسے فوراً ہسپتال لے کر جانا ہو گا۔۔۔۔

/https://www.kitabnagri.com

یہ لوگ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر چھت پر آئے تھے سامنے ہی ہیلی کھڑا تھا جو چند منٹ پہلے ہی آیا تھا یہ پانچوں ہیلی کاپٹر میں جیسے ہی بیٹھے تیزی سے ہیلی نے اوڑان بھری تھی پیچھے سے وہ سارے گارڈز اوپر چھت پر آئے تھے ان میں سے کسی میں ہمت نہیں ھوئی کے کُچھ کرے وہ لوگ بس ان پانچ جلادوں کو جاتے دیکھ رہے تھے

/https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ تھکن سے چور ہو کر سوفے پر دھپ سے گرا تھااِس نے اپنا کورٹ اُتار کر سوفے پر پھینک دیا تھا پھر اس نے گریبان میں ہاتھ ڈال کر ٹائی نوچ تھی اسے صرف ایک کال کا انتظار تھا جو کہ اکے ہی نہیں دے رہی تھی اِس نے جوان کی انفارمیشن نکالے کو ہی کہا تھا کون سا اُسے پاتال سے ڈھونڈ کر لانے کو بولا تھا اسے اپنے سر میں درد کی وجہ سے ٹیسے اٹھتی محسوس ہو رہی تھی اسے شدید کافی کی طلب ہو رہی تھی تبھی گیٹ کھول کر کوئی اندر آیا اِس نے اُکتاہٹ سے نظریں اٹھا کر دیکھا وہ کمال تھا جو مسکراتے ہوئے کافی لے کر آیا تھا اِس کے چہرے پر اُکتاہٹ کی جگہ نرمی اور ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی

سر میں آپ کے لیے کافی لیا ھوں میں نے سوچا آپ کافی تھک گئیں ہونگے تو سوچا ایک کافی تھکن کا کام تمام کر دے گی۔۔۔۔کمال نے مُسکرا کر کافی عائیق کے ہاتھوں میں تھمائی تھی اس نے کافی کے گرم گرم گھونٹ اپنے اندر اُتارے تھے اس کی ساری تھکن دو منٹوں میں غائب ہوئی تھی اسے اب شدید قسم کی نیند ارہی تھی اسے اپنی آنکھیں بند ھوتیں نظر آئی اس کا دماغ سن ہو رہا تھا اس نے مکمل طور پر اپنا جسم ڈھیلا چھوڑ دیا/https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کُچھ منٹ کے بعد اس کی آنکھ کمال کے گڑگڑانے پر کھلی اس نے نیند میں خمار آنکھیں کھولنے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب بھی رہا کمال کُچھ کہہ رہا تھا اِس کے سمجھ نہیں آئی اسے صرف حرکتیں ھوتیں نظر آرہی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

میں نے دخان سر کی کوئی انفارمیشن نکلوائی مُجھے چھوڑ دو خدا کا واسطہ میں نے کچھ نہیں کیا میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ان کا ہی کچھ خیال کر لو۔۔۔۔کمال نے سامنے کھڑے دس سے بارہ گارڈز کو کہا تھا جن کے سر پر جوں تک نہیں رینگی ان میں سے ایک گارڈ عائیق کی طرف بڑھا

ہاتھ بھی مت لگانا سر کو ورنہ ہاتھ کاٹ دوں گا تمھارے۔۔۔۔کمال نے گراتے ہوئے اس گارڈ کو کہا تھا ان میں سے ایک گارڈ نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر گن رکھی تھی جسے دیکھ کر کمال کا رنگ پیلا پڑھ گیا تھا اس کا چہرا ذرد مائل ہو گیا تھا دوسرے گارڈ نے اس کا ہاتھ کمر کے پچھلے لے جا کر رسیوں سے باندھ دیا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

وہ کمال کو ہیلی کاپٹر میں بٹھا کر عائیق کو بٹھا رھے تھے کمال نے پاس بیٹھے عائیق کو دیکھا جو منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑا رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

سر جوان نے ہمیں کیڈنیپ کر لیا ہے سر۔۔۔۔میں کچھ نہیں کر سکا سوری سر۔۔۔۔کمال کے کہنے پر ایک گارڈ نے کمال کے سر کے پچھلے حصے پر گن ماری تھی کمال کو اپنی آنکھوں کے سامنے سب دھندلا نظر آنے لگا تھا اِس نے آنکھیں بند کر دیں اس کا سر ایک طرف لٹک گیا وہ مکمل بیہوش ہو گیا تھا

عائیق نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں تھی اِسے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آرہا تھا پھر تھوڑا اندھیرے میں نظر آنے لگا تھا اسے اس نے گردن موڑ کر آس پاس دیکھا اسے کمال نظر آیا جو رسیوں سے باندھا ہوا تھا اِس کی طرح پر وہ مزاحمت کر رہا تھا کہ کسی بھی طرح سے اس کی رسیاں کھل جائیں ان کے سر کے اوپر موجود ایک بلب جو لٹکا ہوا تھا وہ ایک دم سے جل اٹھا اس نے تیز روشنی کی وجہ سے اپنی آنکھیں بند کی تھی صرف وہ حصہ روشن ہوا تھا جہاں یہ دونوں رسیوں سے باندھے تھے باقی سارا کمرا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھول کر کمال کو دیکھا جس نے مزاحمت بند کر دی تھی عائیق نے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آتی دیکھی وہ شاید رسیاں کھل جانے کیں تھی کمال خود پر سے رسیاں اُتارتا ہوا کرسی سے کھڑا ہو گیا تھا

Posted On Kitab Nagri

سر میں رستہ ڈھونڈھتا ہوں یہاں سے نکلنے کا۔۔۔۔کمال کہتا اندھیرے کی طرف بڑھا تھا تبھی عائیق کو کمال کی چیخ کے ساتھ گولی چلنے کی آواز آئی خون کی چند چھینٹیں اڑتی ہوئی اس کے لوفرز پر بھی آئی تھی

کمال۔۔۔۔۔عائیق سکندر چیخا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

https://www.kitabnagri.com/

جوان مُجھے پتہ ہے تُم سامنے ہی کھڑے ہو میرے سامنے آؤں میں نے کہا میرے سامنے آؤں ۔۔۔۔عائیق سکندر اتنی زور سے چیخا تھا کہ دخان کی یہی بس ہوئی تھی اس نے ساتھ پڑی کُرسی اٹھا کر اس کو دے ماری تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

عائیق سکندر کے ماتھے پر جا کر لگی تھی اِس کا سامنے سے ماتھا کہیں کہیں سے پچک گیا تھا اِس کی ناک سے زارو قطار خون رسنے لگا تھا اس کی آنکھیں اوپر چڑھ گئی تھی کُرسی اتنی شدت سے لگی تھی اسے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دخان کے اشارہ کرتے ہی حیان نے پورے کمرے کی لائٹس جلا دیں تھی عائیق نے لائٹس جلتے دیکھ اِس نے اپنی بند ہوتی آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی جس میں وہ کامیاب بھی ہوا تھا اس نے ان پانچوں کو دیکھا تھا وہ حیان اور دخان کو تو پہچان گیا تھا پر ان تینوں کو نہیں پہچان پایا تھا پھر اس کی نظر کمال پر گئی جو زندہ سلامت دخان کے برابر میں کھڑا کمینگی سے مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا عائیق نے بھسم کر دینے والے انداز میں کمال کو دیکھا تھا کمال نے اسے دیکھتے ہوئے ایک آنکھ ونک کی تھی

Posted On Kitab Nagri

تجھے تو میں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔عائیق غرایا تھا جس پر کمال کی مُسکراہٹ اور گہری ہوئی تھی پھر اس نے دخان کو دیکھا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

تُجھے پتہ ہے میں کون ہوں عائیق سکندر ہوں تو یہ سمجھتا ہے تو مجھے یہاں پر بند رکھے گا اور کوئی کُچھ ایکشن نہیں لے گا دُنیا جانتی ہے مُجھے۔۔۔۔مُجھے وہ لوگ جلد ہی ڈھونڈ لیں گے۔۔۔۔عائیق تمسخرانہ ساہنس کر بولا تھا جس پر دخان نے ایک کُرسی پکڑ کر اِس کے سامنے رکھی تھی پھر اس پر بیٹھ گیا تھا

تجھے پتہ ہے میں کون ہوں چل میں خود ہی بتا دیتا ہوں میں ہارون اور لاویزا کا بیٹا ہوں۔۔۔۔۔عائیق کے چہرے پر سے مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہوئی تھی اِس نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے دخان کو دیکھا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پر ایسا کیسے ہو سکتا ھے میں نے تو ان دونوں سمیت اس کے پورے خاندان کو اپنے ان ہاتھوں سے مین ہائیوے پر ختم کر دیا تھا تو تم کیسے زندہ ہو سکتے ہو نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ھے۔۔۔۔اس کی بات پر دخان کی

Posted On Kitab Nagri

مسکراہٹ اور گہری ہوئی تھی تبھی بھاری بوٹوں کی آواز گونجی تھی مسٹر وہاج منہاج اور حازق پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آئے تھے عائیق نے ان تینوں کو اچھنبے سے دیکھا تھا

یہ میرے بابا کے بھائی ہیں جنھیں بہت ہی کم لوگ جانتے تھے جن میں تیرا نام ٹاپ پر آتا ہے یہ مسٹر وہاج جو میرے بابا کے بعد اب مسٹر بلیک کے نام سے جانے جاتے ہیں۔۔۔عائیق پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے تھے اس نے دخان کو دیکھا تھا جس کے چہرے سے کمینگی والی مسکراہٹ غائب ہو کر نہیں دے رہی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

دنانیر۔۔۔دخان کہتا قہقہہ لگا کر ہنسا تھا عائیق کا نام سنتے ہی اس کا جسم ڈر اور خوف کے مارے سن پڑھ رہا تھا اِس کی ٹانگے بے جان ہو رہی تھی اِس کا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑھ گیا تھا اِس کی انکھوں میں ایک دم سے پانی چھلکا تھا پھر اس کی ناک لال ہوئی تھی اِس نے آنسو سے بھری نگاہوں سے دخان کو دیکھا جو سرد مہری سے اسے دیکھ رہا تھا جیسے اس پر اس کے دو ٹکے کے آنسوں کا کوئی اثر نہیں ہونے والا

Posted On Kitab Nagri

دخان ایک باپ کی فریاد سن لو۔۔۔میری بیٹی کو مارنا نہیں اس کا اِس سب سے کوئی لینا دینا نہیں ہے تُمہیں مجھ سے بدلہ لینا ہے لوں بلکہ میری جان لے لوں اس کے بدلے میری بیٹی کی جان بخش دو میں تمھارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں۔۔۔۔دخان اس کی بات سن کر کسی شیر کی دھاڑا تھا

تجھے ان معصوم پریوں پر اُس وقت رحم آیا تھا ہاں۔۔۔دخان نے پاس پڑی پسٹل اٹھا کر لوڈ کر کہ اِس کے ماتھے پر رکھی تھی اِس کا خون خول چُکا تھا

جلدی بتا مُجھے تو نے آخر کیوں مارا تھا میرے ماں باپ کو ہاں آگر سچ بتائے گا تو شاید تیری بیٹی کی جان بخش دو میں۔۔۔۔دخان اطمینان سے دوبارہ کُرسی پر بیٹھ گیا تھا عائیق نے لمبی سانس خارج کی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میں عائیق سکندر گاؤں کے سردار کا اکلوتا بیٹا اور سکندروں کی جائیداد کا اکلوتا وارث میرے پیدا ہوتے ہی میری ماں مُجھے چھوڑ کر چلی گئی جب سے ہوش سنبھالا تھا بابا کو ہی انکھوں کے سامنے پایا تھا۔۔میرے بابا کے بعد مُجھے سردار بنا تھا گاؤں کا تبھی میرے بابا نے مجھے شہر پڑھنے بھیج دیا تا کہ میں

Posted On Kitab Nagri

ایک پڑھا لکھا عقلمند سردار ثابت ہوں گاؤں والوں کے لیے۔۔۔۔سیکنڈ ائیر کے بعد میں نے باہر جانے کی زد کی کہ اگر آگے پڑھوں گا تو صرف باہر جا کر ہی پر بابا نے اجازت نہیں دی

مُجھے نہ سنے کی بلکل عادت نہیں تھی پھر میں نے زد باندھ لی کہ باہر جا کر ہی پڑھنا ہے مُجھے۔۔۔بابا نے اکلوتا ہونے کی وجہ سے میری یہ خواہش بھی پوری کر دی

میں نے لندن کے بہت بڑی یونیورسٹی میں ایڈمشن لیا وہاں مُجھے ہارون ملا جس کی پوری یونیورسٹی فین تھیhttps://www.kitabnagri.com/

وجہ ایک تو اس کے بابا انڈر ورلڈ کے ڈان تھے دوسرا وہ دکھنے میں بلا کا حسین تھا پوری یونیورسٹی کی لڑکیاں اس پر مرتی تھی پر آج تک وہ کسی پر نہیں مرا تھا اگر وہ کسی لڑکی کو نظر بھر کر بھی دیکھ لیتا تو وہ اپنے آپ کو دنیا کا خوش نصیب لڑکی سمجھتی تھی ایسا نہیں تھا یونیورسٹی میں اس کے جیسے لڑکا لڑکی بھی تھے جو اسی کی طرح امیر اور خوبصورت تھے پر اس کی ٹکر کا کوئی تھا ہے نہیں پوری یونیورسٹی میں وہ اپنے نام کا ایک تھا ہارون۔۔۔۔۔https://www.kitabnagri.com/

Posted On Kitab Nagri

ہارون مغرب اور مشرق کا کمبینیشن تھا اس کی ماما پاکستانی تھی پر بہت حسین و جمیل عورت تھی اور بابا انگریزوں کی طرح تھے دکھتے گورے بہت پر کشش وجیہہ چہرے والے تھے ہارون کے بابا پر مسلمان تھے ہارون کی سنہری رنگت، کھڑی ناک، بھوری آنکھیں اور بھورے بال تھے اور جب وہ مسکراتا تھا تو دونوں گالوں میں گڑھے پڑتے تھے پوری یونیورسٹی اسے مسٹر بلیک کہہ کر پکارتی تھی وہ ھمیشہ بلیک کلر کی شرٹس اور پینٹس پہنا ہوا نظر آتا تھا میں تمھارے بابا سے حسد کرنے لگا مجھے اس سے جلن ہونے لگی میں اس جیسا بنا چاہتا تھا کسی بھی طرح میں اس جیسا بن جاؤں میں نے ٹھان لی تھی پر ناکام رہا نہیں بن سکا

تین جنوری میں اور تمھارے بابا کلاس فیلو تھے ہم لوگوں کے پیپر سر پر تھے اسی دوران ایک نیو جونیئر بیچ یونیورسٹی میں آیا تھا جس میں لاویزا بھی تھیں وہ اسکالرشپ پر پڑھنے آئیں تھی

www.kitabnagri.com

لاویزا فری پیریڈ میں کینٹین سے کافی لے کر پوری یونیورسٹی کو ہونکوں کی طرح دیکھتی ہوئی جا رہیں تھی ان کا دل کر رہا تھا وہ آج ہی پوری یونیورسٹی دیکھ لیں انہیں لائبریری نظر آئی تھی

Posted On Kitab Nagri

وہ مسکرا کر اپنی ہی دھند میں چل رہی تھی کہ کسی سے ٹکرائیں تھی ان کے ہاتھ میں موجود کولڈ کافی سامنے والی کی شرٹ کو داغدار کر گئی تھی ان کا منہ کھول گیا تھا انھونے نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو وہ ہارون تھے جن کی گردن کی رگیں ابھری ہوئی تھی وہ انہیں کڑے تیور لیے غصّے سے گھور رہے تھے ہارون نے اپنا جبڑا بھینچ لیا تھالاویزا کی آنکھوں میں ایک دم سے پاکستان کے دریائے سندھ کا پانی جماہونا شروع ہو گیا تھاہارون نے لاویزا کی انکھوں میں آئے پانی کو ایسے دیکھا تھا کہ انھونے کوئی عجیب ہی چیز دیکھ لی ہو ان کا غصّہ سمندر کے جھاگ کی طرح بیٹھا تھا

ہارون اُدھر ہی اطمینان سے کھڑے ہو گئے کہ یہ لڑکی مجھے سوری جب تک نہیں کہے گی میں تب تک یہاں سے نہیں ہلو گا انھونے نے لاویزا کا پورا جائزہ لیاوہ مشرقی تھیں انہیں اندازہ ہو گیا تھا پر لاویزا کی اگلی حرکت انہیں ساخت کر گئی تھی لاویزا نے اپنے پرس میں سے ایک رومال نکال کر انہیں تھما کر وہاں سے فوراً بھاگی تھی ہارون کا پورا منہ کھل گیا تھاوہ ایکسکیوز کرنے کے بجائے انہیں رومال پکڑا گئیں تھی ہارون نے پلٹ کر لاویزا کو جاتے دیکھا پھر سر جھٹک کر آگے بڑھ گئے

اگلے دن لاویزا لائبریری میں شیلف سے کچھ کتابیں نکال کر جگہ ڈھونڈنے لگی تھی تبھی بے دیہانی میں کسی کے سینے سے جا ٹکرائی تھی ان کے ہاتھ میں موجود کتابیں زمین میں بوس ہوئیں تھی انہونے اپنا

Posted On Kitab Nagri

ماتھا مسلتے ہوئے سامنے سے کھڑے آدمی کو دیکھا تھا ان کا ماتھا مسلتا ہوا ہاتھ ماتھے پر ہی رہ گیا تھا وہ ہارون تھے جو انہیں چھوٹی آنکھیں کیے گھور رہے تھے یقیناً انھونے انہیں پہچان لیا تھا

دیکھ کر چلا کریں۔۔۔ہارون انگلش میں کہہ کر جانے کے لیے موڑے تھے لاویزا نے انہیں جاتے دیکھ سوری کہا تھا ہارون جو جانے کے لیے موڑے ہی تھے لاویزا کی آواز پر پلٹ کر انہیں دیکھا ان کا چہرہ شرمندگی سے لال ہو رہا تھا ان کی نظریں زمین پر گڑھی ہوئی تھی یقیناً وہ کل والے واقعہ پر شرمندہ تھی انہیں ہونا بھی چاہیے تھاhttps://www.kitabnagri.com/

میں اتنی آسانی سے ہر کسی کو معاف نہیں کرتا۔۔۔ہارون نے اطمینان سے کہا تھا جس پر لاویزا کی انکھوں میں ایک سیلاب آگیا تھا ان کی ناک لال ہو گئی تھی یقیناً وہ رونے سے خود کو بعض رکھ رہی تھی آنسو سے بھری نگاہیں اٹھا کر ہارون کو دیکھا تھا ہارون کو پھر جھرجھری محسوس ہوئی ان کے آنسوں سے کوئی اتنا کیسے رو سکتا ہے بات بات پر ہارون کی سمجھ سے بالاتر تھی یہ لڑکی لاویزا کی اب ہچکیاں بند گئی تھی ہارون کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ لاویزا کو چپ کیسے کروائیں تبھی ان کے دِماغ میں ایک جھماکا سا ہوا تھا

Posted On Kitab Nagri

اوکے اوکے معاف کر دو گا ایک شرط پر ۔۔۔۔۔ ہارون کے کہنے پر لاویزا رونا دھونا بھول کر اپنی آستینوں سے آنسو صاف کرتی سوالیہ نظروں سے ہارون کی جانب دیکھا تھا

آپ مجھے اپنا وہ رومال دیں گی جب جب میں مانگو گا آپ سے ۔۔۔۔ہارون کے کہتے ہی لاویزا شاکڈ ہوئیں تھی پھر سر جھٹکتے ہوئے انھونے اپنے کندھے پر ٹنگے چھوٹے سے بیگ میں سے رومال ٹٹول کر جھٹ سے اسے پکڑایا تھا اور ساتھ میں دوبارہ سوری کہا تھا ہارون نے وہ رومال لے کر اپنی پینٹ کی پاکٹ میں ڈال دیا تھا پھر مسکرائے تھے جس کی وجہ سے ان کے گالوں پر ڈمپل واضح ہوا تھا

لاویزا کی نظر ان کے ڈمپل پر گئی تھی لاویزا نے پہلی بار ہارون کے چہرے کو غور سے دیکھا تھا ایک دم ہارون نے گلہ کھنکھارا تھا لاویزا ہوش کی دُنیا میں واپس آئی تھی پھر مسکرا کر ہارون کی انکھوں میں دیکھا نگاہیں نگاھوں سے ملی تھی تبھی لاویزا کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی انہیں اپنی دل کی دھڑکن کانوں میں سنائی دے رہی تھی تبھی لاویزا پلٹ کر وہاں سے بھاگی تھیں لاویزا اس دن کے بعد سے ہارون سے چھپتی پھر رہیں تھی وجہ لاویزا کے دل کی بدلتی کیفیت تھی ان کو ہارون بہت اچھے لگنے لگے تھے پھر کبھی کبھار نظر بچا کر وہ انہیں دیکھ بھی آتی تھی اور اس رات وہ صرف ہارون کا سوچ سوچ کر

Posted On Kitab Nagri

ہی مسکراتی رہتی تھی ہارون ان کی ایک ایک حرکت سے واقف تھے بس خاموشی سے ساری کاروائی دیکھتے اور مسکرا دیتے

اگلے دِن ہارون اور لاویزا ایک ساتھ یونیورسٹی میں داخل ہوئے تھے دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا تھا لاویزا انجان بنتی کوریڈور کی طرف چل دی ہارون نے اس چالاک لڑکی کو گھوری سے نواز کر ان کے پیچھے چل دیے لاویزا کو جب یقین ہو گیا کہ ہارون ان کے پیچھے نہیں آئے تبھی مُسکرا کر پلٹی تھی پر سامنے ہارون کھڑے نظر آئے جن کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جلانے والی ہارون نے اپنی ہتھیلی سامنے رکھی تھی لاویزا کلس کر رہ گئیں تھی/ https://www.kitabnagri.com

یہ انگریز پتہ نہیں خود کو کیا سمجھتے ہیں بڑے آئے حسین۔۔۔۔لاویزا نے ہارون کو گھورتے ہوئے کہا تھا ھارون لاویزا کو نا سمجھی سے دیکھ رہے تھے کیوں کہ لاویزا اردو میں بڑبڑا رہی تھی جو ہارون کے سر کے اوپر سے گزر رہا تھا/ https://www.kitabnagri.com

آپ کو پتہ ہے آپ کتنے پیارے ہیں نہیں پتہ ہو گا میں بتاتی ہوں آپ اتنے حسین ہیں کے میرا دل کرتا ہے آپ کو کیڈنیپ کر کے آپ سے نکاح کر لوں قسم سے اور آپ کے یہ گالوں پر پڑھتے گڑھے

Posted On Kitab Nagri

دل کرتا ہے ان کو اپنے دانتوں سے کاٹ کر محسوس کروں توبہ استغفر اللہ کتنے گندے خیالات ہیں نہ میرے مُجھے تو آپ کا نام بھی نہیں معلوم سہی سے پر جب جب آپ میرے سامنے آتے ہیں نہ یہ دل ایک سو بیس کی رفتار پکڑ لیتا ہے پتہ ہے کیوں کیونکہ مُجھے آپ سے محبت ہونے لگی ہے۔۔۔لاویزا نے آخر دل سے اقرار کر لیا تھا ہارون کے سامنے کھڑے ہو کر پر ہارون کے کُچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ لاویزا کیا بول رہی ہیں لاویزا سرد سانس لیتے ہوئے ان کے ہاتھ میں رومال تھمایا تھا پھر نم آنکھیں لیے وہاں سے موڑ کر چلیں گئیں تھی جبکہ ہارون کو پتھر کا بنا گئیں تھی انہیں اردو سمجھ کیا بولنی بھی آتی تھی ہارون کے ھونٹوں پر دلنشین مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا/https://www.kitabnagri.com

تو لاویزا میڈم سمجھتی ہیں کہ مجھے اردو بِلکُل سمجھ نہیں آتی اور نہ ہی بولنی آتی ہے کیوں نا ان کی یہ غلط فہمی دور کر دی جائے۔۔۔ہارون کے ھونٹوں پر مسکراہٹ اور انکھوں میں واضح شرارت کی چمک تھی ہارون آگے کا پلان سوچتے ہوئے اپنے کلاس کی طرف بڑھ گئے اس دن کے بعد بھی آگر کہیں لاویزا اور ہارون کا ٹکراؤ ھوتا تو ہارون لاویزا کو اگنور کرتے ہوئے آگے بڑھ جاتے یہ چیز لاویزا کو راتوں کو بہت رولاتی تھی اس کے بعد لاویزا روز اُن کو چھپ کر دیکھ آتی اور مسکرا کر آگے بڑھ جاتی

Posted On Kitab Nagri

چودہ فروری ویلنٹائن ڈے اس دِن سب لڑکا لڑکی یونیورسٹی میں ایک دوسرے کو پرپوز کر رہے تھے دو محبت کرنے والوں کا دِن تھا آج ایسے میں آج ہارون نے بلیک شرٹ چھوڑ کر وائٹ کلر کی شرٹ پہنی ہوئی تھی پوری یونیورسٹی نے ان کی تعریف کی تھی آج وہ دِن تھا جس میں ہارون لاویزا کی وہ غلط فہمی دور کرنا چاہتے تھے تبھی یونیورسٹی کے مین گیٹ سے آگے سبزے پر ہی کھڑے ہو کر لاویزا کا انتظار کر رہے تھے سونے کی طرح چمکتی دھوپ ان کے بھورے بالوں کو چھو رہی تھی ان کی سنہری رنگت دھوپ میں کھڑے ہونے کی وجہ سے سونے کی طرح دمک رہی تھی

اتنے میں ہی لاویزا یونیورسٹی کے مین گیٹ سے اندر آئی تھی آج لاویزا نے بھی اتفاق سے سفید کلر کی پیروں تک چھوتی فراک پہنی ہوئی تھی جس پر انھونے حجاب لیا ہوا تھا اور بڑی سی کالی چادر اوڑھ رکھی تھی اور پیروں میں ہم رنگ خصے تھے ان کی نظر سبزے پر کھڑے ہارون پر گئی تھی جو بلکل ان کی میچنگ کیے ہوئے تھے لاویزا نے مسکراہٹ دبانے کے لیے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبایا تھا جہاں یہ حیران کھڑی تھیں وہاں ہارون بھی انہیں حیرانی سے دیکھ رہے تھے پر بہت جلد ہارون نے اپنی حیرانی چھپائی تھی ایک دم سے لاویزا کا سارا جوش سمندر کے جھاگ کی طرح بیٹھا تھا کہ ہارون تو انہیں پہچانتے ہی نہیں ہے ان کی آنکھوں میں ہلکی سی چمک آئی تھی

Posted On Kitab Nagri

تبھی ہارون نے اپنی انگلی سے انہیں اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا تھا لاویزا نے پہلے اپنے دائیں بائیں دیکھا پھر اپنی شہادت کی انگلی اپنی طرف موڑی جس پر ھارون نے ہاں میں سر ہلایا تھا لاویزا کے ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی کیونکہ ہارون انہیں کڑے تیور لیے غصّے سے انگار آنکھیں لیے گھور رھے تھے لاویزا نے تھوک حلق میں نگلا تھا پھر ان سامنے جا کھڑی ھوئیں تھیں لاویزا نے اپنی بھوئیں اوپر اُٹھا کر پوچھا کہ کیا ہوا

/https://www.kitabnagri.com

کس کے لیے اتنا تیار ہو کر آئی ہیں ہاں مجھے بتانا پسند کریں گی۔۔۔۔ہارون ان کی تیاری کو مدے نظر رکھتے ہوئے دھاڑے تھے لاویزا کا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑھ گیا تھا انہونے پہلی مرتبہ ہارون کو اتنے غصے میں دیکھا تھا ان کی آنکھوں میں ایک دم سے پانی چھلکا تھا اور ناک لال ہو گئی تھی تبھی لاویزا اپنے اندر ساری ہمت جما کی تھی

/https://www.kitabnagri.com

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آپ کس کے لیے اتنا تیار ہوئے ہیں ہاں مجھے بتانا پسند کریں گے اور آپ ہوتے کون ہیں مجھ پر حق جتانے والے ہاں میں کسی کے لیے بھی اتنا تیار ہو میری مرضی سمجھے آپ۔۔۔۔لاویزا بھوکی شیرنی بنی غرائی تھی ایک دم سے لاویزا کا غصّہ کہی غائب ہوا تھا انھونے پٹھی پھٹی نگاہوں سے ہارون کو دیکھا تھا تھوڑی دیر پہلے جو بھی ہارون نے کہا تھا وہ سب اُردو میں کہا تھا لاویزا کو کچھ دن پہلے کیے گیا اپنا کارنامہ

Posted On Kitab Nagri

یاد آیا تھا ہارون کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی لاویزا نے انہیں نظریں اٹھا کر دیکھا تھا جو مسکرا رہے تھے ان کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائیں

تبھی ہارون ایک گھٹنا فولڈ کر کے سبزے پر بیٹھے تھے تبھی پوری یونیورسٹی کے لڑکا لڑکی ہارون کو اس سچویشن میں دیکھ کر بھاگے چلے آرہے تھے تبھی ہارون نے مخملی ڈبیا کھول کر اندر سے ہیرے کی انگوٹی نکالی تھی اور اپنی ہتھیلی لاویزا کے سامنے پھیلائی تھی

کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی۔۔۔۔۔ہارون کے کہتے ہی سب نے لاویزا کو دیکھتے ہوئے یس یس کے نارے لگانے شروع کر دیے تھے لاویزا ناہاں میں سر ہلا کر اپنا ہاتھ ہارون کے ہاتھ میں دے دیا تھا ہارون نے وہ انگوٹھی لاویزا کے سفید ہاتھوں میں پہنا دی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کے چند دن بعد سادگی سے ہارون اور لاویزا کا نکاح ہوا جس میں لاویزا کے چند رشتے دار شامل ہوئے تھے پھر ریسیپشن بہت دھوم دھام سے ہوئی/https://www.kitabnagri.com

ہارون کے پیپر بھی ختم ہو چکے تھے اُس کے بعد میں نے تمھارے بابا کو کبھی نہیں دیکھا

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ میں پاکستان آگیا تھا پھر میں نے گاؤں کا سردار بنے سے انکار کر دیا بابا سے ضد کی کہ شہر میں جا کر اپنا بزنس کروں گا بابا نے حامی بھر لی میں نے اپنا بزنس اسٹارٹ کرتے ہی بہت جلد اپنے بزنس کو آسمان کی بلندیوں پر پہنچا دیا تھا پھر مجھے پہلی مرتبہ بیسٹ بزنس مین ہونے کا اعزاز حاصل ہوا اُس کے بعد مُجھے لندن کسی نے پارٹی میں انوائیٹ کیا میں یہ سوچ کر گیا کہ میری جان پہچان بھڑھے پر اُدھر وہ پارٹی ہارون کے لیے ارینج کی گئی تھی میرے سینے میں بارہ سال پرانی آگ ایک مرتبہ پھر جل اُٹھی تھی شاید تم بھی تھے اس پارٹی میں اور اس وقت تمھاری عمر بارہ سال تھی میں نے تمھارے پر غور نہیں کیا یہ سوچ کر کسی سلیبرٹی کا بچا ان کے ساتھ آیا ہوا ہےhttps://www.kitabnagri.com/

میں وہ پارٹی چھوڑ کر سیدھا پاکستان چلا آیا مُجھے ہر حال میں ہارون سے اونچا مقام حاصل کرنا تھا جس کے لیے میں نے بابا سے مدد مانگی بابا نے میرے سامنے شادی کی شرط رکھی تھی کہ میں آگر وہ شرط مانتا ہوں تو ہی بابا میری مدد کریں گے میں نے شادی کر لی اس کے ایک سال بعد دنانیر ھوئی اس کے ہوتے ہی میری بیوی اس دُنیا سے رخصت ہو گئی۔۔۔۔مُجھے زندگی میں پہلی مرتبہ خوف محسوس ہوا تھا دنانیر کے لیے کیونکہ میں جس دلدل میں پیر رکھ چکا تھا وہاں سے واپسی ناممکن تھی تبھی میں نے دنانیر کو حویلی میں نظر بند کر دیا کے کسی کو معلوم نہ ہو میری ایک بیٹی بھی ہے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں بارہ سال لگا کر ہارون کو مارنے کی پلاینگ کی تھی پھر میں لندن گیا اور اس کے سارے گارڈز کو خرید لیا پھر ان گارڈز کی گاڑیوں میں ہی گھس کر اسے مین ہائیوے پر اپنے ہاتھوں سے مار دیا اُس کے دل پر ایک گولی ماری تھی اسے گولی وہاں لگی تھی اور پانی کی ٹھنڈی چھینٹے میرے دل پر پڑ رہیں تھی ۔۔۔۔۔عائیق نے آنکھیں بند کی ھوئی تھی اِس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی سکون تھا دخان نے آنکھیں کھول دی تھی اِس کی آنکھیں لال انگارہ ہو رہیں تھی اِسے اپنا کلیجہ پھٹتا محسوس ہو رہا تھا

اس کی بیٹی کو تیار کر کہ میرے کمرے میں پھینک دو۔۔۔۔دخان نے کمینگی سے مسکرا کر حیان کو حکم سادر کیا تھا جس پر حیان نے ہاں میں سر ہلا کر ایک گارڈ کو اوپر جا کر یہ خبر دینے کا کہاں تھا وہ گارڈ تیزی سے اُوپر بھاگا تھا اِدھر عائیق کے ھونٹوں سے مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہوئی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دخان تُم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا تُم میری بیٹی کی جان بخش دو گے تُم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔عائیق کی بات پر دخان کمینگی سے قہقہہ لگا کر ہنسا تھا پھر اس کی انکھوں میں اپنی آنکھیں ڈالیں تھی

Posted On Kitab Nagri

جان تو تُمہاری بیٹی کی بخش دی ہے میں نے اسے پاکستان سے جیسے لے کر آیا تھا ویسے ہی چھوڑ آؤں گا پر پہلے کی طرح اس کے پاس اس کی عزت نہیں ہو گی بس۔۔۔۔۔۔دخان کی بات پر عائیق نے اپنے ہاتھ جوڑے تھے رسیوں میں بندھے پر سامنے بے حس شخص بیٹھا ہوا تھا

تُجھے پتا ہے میں تُجھے ابھی نہیں ماروں گا جب تک تو اپنی بیٹی کو ادھڑی ہوئی حالت میں نہیں دیکھ لیتا تب تک تُجھے جینا ہو گا۔۔۔۔۔دخان کہتا کُرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اِس نے مسٹر وہاج منہاج اور حازق کو دیکھا تھا جو اس کو ایسے دیکھ رہے رہے تھے جیسے ابھی کچا نگل لیں گے دخان کو ان سب کو اگنور کرتا ہوا بیسمنٹ سے نکلا تھا پیچھے زوریز حیان اور زنیق بھی پیچھے نکلے تھے۔۔۔۔۔

وہ چاروں ایک ساتھ بیسمنٹ سے باہر آئے تھے مسٹر وہاج اندھی طوفان بنے اِس کے پیچھے بیسمنٹ سے نکل کر اِس کے سامنے آئے تھے انہوں نے کڑے تیور لیے اسے گھورا تھا جس کی نظریں جھکی ہوئی تھی

کیا سوچ کر تُم نے یہ فیصلہ کیا ہے ہاں۔۔۔۔۔مسٹر وہاج دھاڑے تھے ان کا غصّہ ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا آخر اتنا غلط فیصلہ کیسے کر سکتا ہے دخان۔۔۔۔انہیں سوچ سوچ کر طیش و اشتعلال چڑھ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

وہ بھلے ہی عائیق کی بیٹی ہوں پر تُم اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں کر سکتے سمجھے۔۔۔۔۔ مسٹر وہاج کی بات پر اس کی بھوئیں سکڑ گئی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

میں اس کی بیٹی کے ساتھ بہت کچھ غلط کر سکتا ہوں ابھی آپ کو تھوڑی ہی دیر میں اندازہ ہو جائے گا۔۔۔۔ دخان چبا چبا کر کہتا غلط ارادے باندھتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا مسٹر وہاج نے اس بے حس کو جاتے ہوئے دیکھا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

میں نے کہا تھا نہ یہ لاوا ہے اسے روکنا ناممکن ہے۔۔۔۔ انہوں نے حیان کو اس کے پیچھے جانے کا اشارہ کیا تھا حیان سر کو خم دیا تھا پھر دخان کے پیچھے بھاگا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

طویل عرض کوریڈور میں بھاری بوٹوں کی دھمک گونج رہی تھی وہ مخصوص پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے راہداری کراس کر کے اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا اس کے سر پر ابھی خون سوار تھا اسے

Posted On Kitab Nagri

صرف یہ یاد تھا اس کے کمرے میں موجود ایک وجود کو اس نے آج کی تاریخ میں روندنا ہے تبھی پیچھے سے حیان بھاگتا ہوا اِس تک آیا تھا دخان اپنے کمرے گیٹ کے لوک پر ہاتھ رکھے حیان کی طرف مڑا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

جب میں باہر آؤں اِس کو اس کے باپ کے پاس پھینک آنا تاکہ وہ بھی اس کی ادھڑی حالت دیکھ سکے اور اسی حالت میں یہ حویلی جانی چاہیے۔۔۔۔۔دخان کہہ کر اندر بڑھ گیا تھا اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کا بڑا اس حد تک بھی جا سکتا ہے آگر اسے معلوم ہوتا تو وہ اسے کبھی دنانیر کا نہیں بتاتا حیان کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہو رہا تھا/https://www.kitabnagri.com

اس نے مندی مندی آنکھیں کھولیں تھی اس کے سر میں شدید قسم کا درد اُٹھا تھا اس کی آنکھوں کے پردوں پر رات والا سین لہرایا تھا اس کی آنکھیں پوری کھل گئیں تھی اِس کی نظر چھت سے ہوتی ہوئی پورے کمرے میں گھومیں کمرے میں لگیں دخان کی تصویرے دیکھ کر دنانیر اٹھ بیٹھی تھی اِس کی آنکھیں پوری پھٹنے کو تھیں یہ اس کا کمرہ تو بلکل نہیں تھا دنانیر بیڈ سے ابھی نیچے ہی اُتری تھی

Posted On Kitab Nagri

اِس کمرے کے باہر سے بھاری بوٹوں کی دھمک گونج رہی تھی آواز قریب آرہی تھی دنانیر کے جسم خوف سے لرز اٹھا تھا تبھی ایک دم سے گیٹ کھول کر دخان اندر آیا تھااِس نے آنے والے کو دیکھا نگاہیں نگاھوں سے ملی تھی دخان نے اس نازک سراپائے حُسن پر گہری نظر ڈالی اور قدم اٹھاتا ہوا اِس تک آیا

دنانیر نے اس سرخ سفید لمبے کسرتی جسم والے کو دیکھا تھا جو اس کے بلکل سامنے کھڑا تھااِس کے آگے دنانیر بلکل چھپ گئی تھی وہ اس کے سینے تک آرہی تھی اس نے گردن اٹھا کر دخان کو دیکھا جس کی انکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی دنانیر کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی

دخان اس کے بالوں سے الجھ کر رہ گیا تھا جو آبشار کی طرح لمبے تھے چند آوارہ بد معاش لٹے دنانیر کے چہرے سے کھیلنے میں مصروف تھی دخان نے بے ساختہ اپنی اُنگلیوں سے اس کے وہ بال کان کے پیچھے اڑے تھے دنانیر اندر تک ہل گئی تھی فوراً ایک قدم پیچھے ہوئی تھی اِس کی حرکت پر دخان کو ہنسی آئی آگر سامنے کھڑی لڑکی جان لیتی وہ اِس کے ساتھ کیا کرنے آیا تھا وہ اس کے پیروں میں بیٹھ کر اپنی عزت کی بھیک مانگ رہی تھی

/https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

دخان نے اپنا ایک ہاتھ دنانیر کی کمر پے رکھ کر اسے خود سے لگایا تھا دنانیر کا سر اس کے چٹانی سینے سے ٹکرایا تھا دنانیر کی چھٹی حس بہت کُچھ غلط ہونے کا احساس دلا رہی تھی تبھی اس نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اسے خود سے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی تھی پر ناکام رہی گرفت فولادی تھی وہ ایک شیر کی گرفت میں تھی کُچھ ہی دیر میں دنانیر ہلکان ہو گئی تھی اِس نے مزاحمت بند کر دی تھی دخان اس کی حرکت پر گہرا مسکرایا تھا دنانیر کی انکھوں میں ایک دم بہت سے آنسو آ گئے تھے جو روانی سے اس کے گال پر بہ رہے تھے/ https://www.kitabnagri.com

دخان نے اسے اپنی بازوں میں اٹھا کر بیڈ پر لٹایا تھا دنانیر جو پہلے ہی رو رہی تھی اِس کی حرکت پر بے جان ہو گئی تھی آج تک اس نے کبھی اس طرح کا کُچھ ہوتے نہیں دیکھا تھا وہ عورتوں میں پلی بڑھی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ آخر کرے کیا دخان آگے بڑھ کر اس پر حاوی ہوا تھا دنانیر کی یہی بس ہوئی تھی ایک دم سے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی دخان ہوش کی دُنیا میں واپس لوٹا تھا ایک جھٹکے سے اِس پر سے اٹھ بیٹھا تھا/https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اس نے ایک نظر اِس وجود پر ڈالی تھی جو اب ہچکولے لے رہا تھا دخان نے اپنے بال موٹھیوں میں جکڑے تھے تبھی اس کا ہم شکل اِس کے سامنے استہزاء مسکراتے ہوئے آیا تھا دخان نے اسے نظریں اٹھا کر دیکھا تھا

تُمہیں زرا شرم نہیں آئی اپنی محبت کو روندتے ہوئے کم از کم اپنی اس محبت کا ہی لاج رکھ لیتے جو تُم اس سے کرتے ہو لوگ اپنی محبت کو حلال کرتے ہیں پر تُم نے تو اسے خود پر حرام کر دیا۔۔۔سامنے کھڑے اس ہیوالے نے اسے افسوس سے دیکھتے ہوئے کہا تھا اِس کی بات پر دخان کو اپنے جِسم میں آگ لگتی محسوس ہوئی تھی تبھی پوری شدت سے اس پر دھاڑا تھا دنانیر اس کی دھاڑ پر اچھلی تھی پھر اسے پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

مُجھے اس سے مُحبت نہیں عشق ہے اور اسے کوئی مجھ سے جدا نہیں کر سکتا سمجھے۔۔۔دخان کے کہنے پر اس نے جو اپنی کان میں اُنگلیاں ٹھونسی ہوئیں تھی وہ نکل کر اسے دیکھا تھا

اُو اچھارا کھیل بنا کر رکھو گے اسے اپنے پاس اچھا ہے بہت اچھا ہے۔۔۔اس نے استہزاء مسکراتے ہوئے دخان کے تن بدن میں آگ لگائی تھی

Posted On Kitab Nagri

یو بلڈی باسٹرڈ۔۔۔۔۔نکاح کروں گا اِس سے ابھی اور اسی وقت۔۔۔۔۔دخان کہتا جھٹکے سے بیڈ پر سے اٹھا تھا اور ایک نظر اِس ڈرے سہمے وجود پر ڈال کر گیٹ بند کر کے باہر نکالا تھا گیٹ اتنی شدت سے بند ہوا تھا دنانیر پوری ہل گئی تھی/ https://www.kitabnagri.com

---

دخان کے باہر آتے ہی حیان جو اسی کے انتظار میں کھڑا تھا اسے اتنی جلدی باہر آتے دیکھ اسے کچھ اچھا ہونے کا احساس ہوا تھا اِس نے دخان کے حلیہ پر نظر ڈالی تھی جو گیا کیسا تھا اور باہر کیسے آیا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

حیان مولوی صاحب کا بندوبست کرو فوراً ۔ دو منٹ کے اندر اندر مُجھے وہ یہاں کھڑے نظر آئیں۔۔۔۔۔دخان کی بات پر حیان نے پھٹی پھٹی نگاھوں سے اپنے سامنے کھڑے اس بے حس سفاک آدمی کو دیکھا تھا جبکہ زوریز اور زنیق نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی ان کے قریب آتے مسٹر وہاج کے ھونٹوں پر دلنشین مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھاwww.kitabnagri.com / https://www.kitabnagri.com

برو نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے تُم نے اتنی جلدی اُسے مار بھی دیا۔۔۔۔حیان کی بات پر دخان نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا جو اسے افسوس سے دیکھ رہا تھا پھر دوبارہ اپنے کمرے میں چلا گیا تھا

Posted On Kitab Nagri

دخان نے اسے دیکھا تھا جو اب منہ گوٹھنو میں دیے سسک رہی تھی دخان کا دل کیا وہ اپنے آپ کو آگ لگا دے دنانیر نے وہی مخصوص بوٹوں کی دھمک اپنے بہت پاس سنی اس نے گھٹنوں سے منہ نکال کر دیکھا وہ اس کو ہی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا دنانیر نے بیڈ پر پڑے دوپٹے کو فوراً جھپٹ کر خود کے گرد اچھی طرح لپیٹا تھا

دخان نے اس کی سیاہ بڑی بڑی آنکھوں اور ناک کو دیکھا جو لال ہو رہی تھی اس کے آنسو اسے تکلیف دے رہے تھے دخان اِس کی جانب قدم اٹھاتا ہوا آیا تھا دنانیر نے اسے اپنی جانب آتے دیکھ بیڈ کے دوسری طرف اتر کر کھڑی ہو گئی تھی اِس کی حرکت پر دخان کے ہونٹ مُسکراہٹ میں ڈھلے تھے جسے وہ با آسانی چھپا گیا تھا تبھی گھوم کر اِس تک آیا تھا دنانیر دوبارہ سے اسے اپنی جانب آتے دیکھ بیڈ پر چڑھی ہی تھی کے دخان نے اسے بازوں سے پکڑ کر اپنی طرف گھمایا تھا

Posted On Kitab Nagri

دنانیر نے اسے نظریں اٹھا کر دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اِس کی انکھوں میں دوبارہ خوف کی لہر دوڑ گئی تھی اس کی آنکھوں میں خوف دیکھ کر الگ ہی سرور مل رہا تھا وہ اس وقت تو بلکل بھی یہ سوچنا سوچنا چاہتا تھا کے وہ عائیق کی بیٹی ہےhttps://www.kitabnagri.com/

تھوڑی دیر میں مولوی صاحب آئیں گے تُم سے جو وہ پوچھیں گیں تُم نے صرف تین مرتبہ ہاں میں جواب دینا ہے انہیں۔۔۔۔۔دخان کی بات پر دنانیر نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا دخان نے اسے کڑے تیور لیے غصّے سے گھورا تھا جس پر دنانیر کی انکھوں سے اور تیزی سے آنسو بہنے لگے تھے اس نے دخان کی بات پر ہاں میں سر ہلایا تھا دخان نے اسے بیڈ پر بیٹھنے کو کہا جس پر اس نے دوبارہ خوف سے نفی میں سر ہلایا تھا دخان نے اسے بازوں سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا تھا پھر موڑ کر اپنی ورڈروب میں بند ہوا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دنانیر نے اسے ورڈروب سے باہر آتے دیکھا اِس کے ہاتھ میں بلیک کلر کی بڑی سی چادر تھی جسے اس نے عقیدت سے اپنے ہونٹوں سے لگا کر چوما تھا وہ لاویزا کی چادر تھی دخان بیڈ تک آیا تھا وہ چادر اس نے کھول کر دنانیر کے اوپر گھونگھٹ کی طرح ڈالی تھی اتنے میں دروازہ ناک ہوا تھا دخان نے موڑ کر دیکھا مسٹر وہاج، منہاج حازقhttps://www.kitabnagri.com/

Posted On Kitab Nagri

حوریہ، مفرا، آئزہ اسے حیرت سے دیکھ رہیں تھی اور وہ چاروں وہاں کھڑے تھے جبکہ زبر قان سوفے پر جا بیٹھا تھا گولی لگنے کی وجہ سے اِس کے بازو میں پٹی بندھی تھی اس کا چہرہ لال ہو رہا تھا زبر قان کی نظریں آئیزل پر جمی تھی جو اس سے بلکل بے خبر کھڑی بیڈ پر بیٹھی دنانیر کو دیکھ رہی تھی سب ہی موجود تھے کمرے میں سوائے انشاء کے جو کے زنیق کی نظروں سے چھپی نہیں تھی۔۔۔

دنانیر کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا کُچھ ہی دیر میں مولوی صاحب آئے اور نکاح جیسا پاک بندھن باندھا گیا ہر طرف مبارک باد کا شور بلند ہوا سب کے ھونٹوں پر دلنشین مسکراہٹ رکساں تھی سب سے پہلے مسٹر وہاج نے آگے بڑھ دخان کو گلے سے لگایا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دخان حوریہ مفرا اور آئزہ تک آیا تھا ان کے چہرے کھلے ہوئے گلاب کی طرح لگ رہے تھے

مبارک ہو بہت بہت مبارک ہو۔۔۔۔حوریہ نے مسکرا کر کہا تھا پنجوں کے بل اوپر اٹھ کر دخان کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا حوریہ اور دخان کو دیکھ کر سب مسکرائے تھے

Posted On Kitab Nagri

دخان بھائی دلہن کا گھونگھٹ آپ پلٹ نہیں رہے تو میں پلٹ دوں۔۔۔۔ایہاسب سے نظر بچا کر بیڈ تک پہنچ گئی تھی دخان نے پلٹ کر اس آفت کی پرکالا کو گھورا تھا جو مسکرا رہی تھی ایہا کے ہاتھ دنانیر کے پاس جا ہی رہے تھے زوریز نے اس کو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا تھا اب وہ زوریز کے برابر میں کھڑی اپنا بازو چھوڑوانے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی پھر تھک ہار کے سیدھی ہی کھڑی ہو گئی تھی ان دونوں کو دیکھ سب کھکھلا کر ہنس دیے تھے

ایہا کے رونگٹے تو تب کھڑے ہوئے جب زوریز کا ہاتھ اِس کے بازو سے سفر کرتا ہوا نیچے آیا تھا ایہا کی انگلیوں میں اپنی اُنگلیاں پھسا کر اِس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا تھا ایہا نے تھوک حلق میں نگلا تھا زوریز کو اس کی حالت مزہ دے گئی تھی ابھی صرف ہاتھ پکڑنے پر ہی ایہا مرنے والی ہو گئی تھی وہ تو اس کے شہ رگ سے زیادہ قریب آنا چاہتا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دخان نے آگے بڑھ کر دنانیر کا گھونگھٹ پلٹا تھا اس چادر کو اس کے کندھوں پر ہی ڈلے رہنے دیا تھا حوریہ مفرا اور آئزہ اسے ایسے دیکھ رہیں تھی جیسے سفید کپڑوں میں آسمان سے اُتری کوئی نورانی مخلوق ہو وہ/https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

چاند کا ٹکڑا۔۔۔حوریہ کے منہ سے بے ساختہ یہ لفظ نکلا تھا دانیر کو دیکھ کر جس پر دانیر بلش ہوئی تھی

اوہو کوئی بلش کر رہا ہے ہمیں سب دکھ رہا ہے۔۔۔ایہانے کہہ کر اپنی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کو ہونٹوں کے بیچ میں رکھ کر سیٹی بجائی تھی جو پوری کمرے میں گونجی تھی زوریز سمیت سب نے پھٹی پھٹی نگاھوں سے اسے دیکھا تھا آئزہ نے اپنا سر تھام لیا تھا حوریہ کے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ آئی تھی انھونے آئزہ کے کندھے پر تھپکی دی تھی کہ سدھر جائے گی بہت جلد

بڑے ڈیڈ ایسے نہیں دیکھیں مجھے میں کیا ہی کیا ہے ابھی صرف اس انگلی اور اس انگوٹھے کو ہونٹوں کے بیچ میں رکھ کر ایسے۔۔۔ایہانے ایک بار پھر سیٹی بجائی تھی

ایہا ابھی کے ابھی اپنے کمرے میں جاؤں۔۔۔حازق نے تیز آواز میں کہا تھا جس پر ایہا اپنی جگہ سے اچھلی تھی اس کی آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا اِس نے اپنا ہاتھ زوریز کے ہاتھ سے چھوڑوایا تھا جسے سب نے دیکھا تھا زوریز تھوڑا شرمندہ ہو گیا تھا ایہا کمرے سے نکلتی چلی گئی تھی اِس کے پیچھے آئیزل اور پریشے بھی کھسک لیں تھی

Posted On Kitab Nagri

سب لاؤنج میں پہُں بچو مُجھے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔حازق کہتے کمرے سے نکلتے چلے گئے تھے ان کے پیچھے سب ایک ایک کر کے کمرے سے نکلے تھے

/https://www.kitabnagri.com

وہ پانچوں لاؤنج میں داخل ہوئے تھے ان کی نظر حازق پر گئی تھی جو ان پانچوں کے انتظار میں کھڑے تھے ان پانچوں کو آتا دیکھ حازق نے ٹہلنا بند کیا تھا ان کو سوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے وہ آئزہ کے برابر میں جا بیٹھے تھے/https://www.kitabnagri.com

میں ابیہا کو دِن بادن بگڑتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اس کی بچکانہ حرکتیں ختم ہونے کو نہیں دے رہیں ہے آئے دن میں آئزہ کے منہ سے اس کی کوئی نہ کوئی عجیب و غریب حرکتیں سنتا رہتا ہوں اور آج تو اس لڑکی نے حد ہی کر دی ہے ۔۔۔۔حازق نے اپنے غصے کے طیش و اشتعال کو روکنے کے لیے اپنے بالوں میں ہاتھ چلایا تھا مسٹر وہاج اور منہاج ان کو غور سے سُن رہے تھے

حازق بچی ہے ابھی۔۔۔۔وقت کے ساتھ ساتھ سہی ہو جائے گی۔۔۔۔منہاج نے مسکرا کر حازق کی بات ٹالنی چاہی تھی پر حازق کے ماتھے پر پریشانی سے اور بل آئے

Posted On Kitab Nagri

حازق کیا کہنا چاہ رہے ہوں کھل کر بتاؤ آگر کوئی ضروری بات ہے تو بتاؤ اور ایہا کا یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے جو تُم نے ہم سب کو یہاں جمع کر لیا ہے۔۔۔۔۔منہاج کے کہنے پر مسٹر وہاج نے اسباب میں سر ہلایا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

بھائی میں چاہتا ہوں ایہا کی شادی کر دی جائے وہ بھی زوریز سے۔۔۔۔زوریز مُجھے بہت پسند ہے ایہا کے لیے پرفیکٹ ہے۔۔۔۔حازق کی بات پر زوریز کے ھونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ آئی تھی جسے وہ با آسانی چھپا گیا تھا(مطلب تھوڑی دیر پہلا کھیلا گیا داؤ رائیگا نہیں گیا تھا ایہا میڈم جتنا تُم میرے حواسوں پر قابض ہو رہی ہو اب میں تمھارے حواسوں پر قابض رہوں گا۔۔۔۔۔تمھاری کینچی کی طرح چلتی زبان تمھاری بچکانہ حرکتیں میرے مسکرانے کی وجہ بن گئے ہیں)زوریز سوچتے ہوئے استہزاء ہنسا تھا جسے دخان نے بہت باریک بینی سے نوٹ کیا تھا حازق کی بات پر مسٹر وہاج اور حوریہ مسکرائے تھے

www.kitabnagri.com

حازق آگر تُم یہ بات نہ بھی کرتے تو میں خود تُم سے یہ بات کرنے والا تھا۔۔۔۔مسٹر وہاج کے کہتے ہی ان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی حوریہ کا چہرہ خوشی سے کِھلے گلاب کی طرح لگ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

تو برخوردار تُمہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔ مسٹر وہاج کے پوچھنے پر زوریز نے نفی میں سر ہلایا تھا جس پر سب مسکرائے تھے حیان نے دخان کو التجائی نظروں سے دیکھا تھا کہ برو میری بھی نکاح زوریز کے ساتھ ہی پڑھ وادو پر دخان نے نفی میں سر ہلا دیا تھا حیان نے منہ بسور کر سوفے سے ٹیک لگایا تھا پھر اپنا پیر جھولانے لگا تھا حیان ایک جھٹکے سے سوفے سے کھڑے ہو کر لاؤنج سے باہر چلا گیا تھا اِس کا رُخ اپنے کمرے کے جانب تھا سادگی کے ساتھ نکاح کے ساتھ رُخصتی بھی طے کی گئی۔۔۔۔

حوریہ ایہا کے کمرے میں داخل ہوئیں تھی ایہا ھمیشہ توقع کے برعکس ہی نکلتی تھی حوریہ یہ سوچ کر اِس کے کمرے میں آئی تھی کے وہ کمفرٹر میں گھسی رو رہی ہو گی پر اِدھر ایہا میڈم اپنی وارڈروب سے چند ڈریسز نکل کر بیڈ پر پھیلائے کھڑی تھی / https://www.kitabnagri.com

ڈریس سلیکٹ کرنا بہت مُشکل ہے بہت اللہ جی ایک عدد دولہا ہی دے دیں کم از کم اکیلے کمرے میں تو نہیں بیٹھنا پڑے گا اچھی کمپنی تو دے ہی دے گا اور ساتھ میں یہ بھی بتا دے گا جان تُم یہ سوٹ پہن لو تم پر کافی سوٹ کرے گا۔۔۔ ایہا خود سے بڑبڑاتی یلو کلر کی پیروں تک چھوتی فراک کو خود سے لگاتی

Posted On Kitab Nagri

مر رمیں دیکھنے لگی تھی کے گیٹ کھول کر کوئی آیا تھا اسے شدید قِسم کی حیرت ہوئی کے حوریہ اِس کے سامنے کھڑی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

موم آپ وہاں کیوں کھڑی ہیں اندر آئیں۔۔۔۔ایہا کے منہ بسور کر کہنے پر وہ مسکرا کر سوفے پر جا بیٹھی تھی پھر خود بھی حوریہ کے برابر میں جا کر بیٹھ گئی تھی ایہا کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کہے (وہ کہتیں ہیں نہ بات ختم کرنے سے زیادہ بات شروع کرنا مشکِل ہوتا ہے) تبھی حوریہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما تھا ایہا صرف مسکرا ہی سکی

ایہا زوریز تُمہیں کیسا لگتا ہے میرا مطلب ہے دکھنے میں کیسا لگتا ہے وہ تمہیں۔۔۔۔۔حوریہ کی بات پر ایہا سوچ میں پڑھ گئی تھی پھر مسکرائی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زوریز بھائی دکھنے میں بلا کے ہینڈسم ہیں آپ کو پتہ ہے میری کُچھ کلاس فیلوز نے ان کا نمبر بھی مانگا تھا میں نے خوشی خوشی دے دیا پھر اگلے دن جب میں گئی تو کہتیں ہیں ہم نے میسیجز اور اتنی کالز کی پر ہار بار یہی سنے کو مِلتا آپ کا ملایا ہوا صارف اس وقت مصروف ہے برائے مہربانی کُچھ دیر بعد کوشش کریں۔۔۔۔ایہا کی بات پر حوریہ ایک دم کھلکھلا کر ہنس دیں ایہا بھی انہیں ہنستے دیکھ ہنس دی

Posted On Kitab Nagri

ایہامیں تُم سے پوچھ رہیں ہوں کہ تُمہیں زوریز کیسا لگتا ہے تُم اپنی فرینڈز کا بتا رہی ہو۔۔۔۔حوریہ کے کہنے پر ایہا نظریں جُھکا گئی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

موم زوریز بھائی دکھنے میں تو بہت پیارے ہیں اور ہینڈسم بھی ہیں آپ ان کی بڑھتی ہوئی عمر پر مت جایئے گا انہیں کوئی بھی لڑکی بہت آسانی سے مل جائے گی۔۔۔آخری جملہ پر ایہا کی آواز رندھ گئی تھی تبھی اس نے بہت آہستگی سے کہا تھا حوریہ اس کی آواز کا رندھ جانا دیکھ چکی تھی تبھی مسکرائی تھیں

اسے کوئی بھی لڑکی نہیں ایہا مل رہی ہے ایہا۔۔۔۔اپنا نام سنتے ہی ایہا کی آنکھیں پوری طرح کھل گئی تھی ایہا پلک جھپکنا بھول گئی تھی اِس نے یک ٹک حوریہ کو دیکھا جن کے ھونٹوں سے مُسکراہٹ جدہ ہو کے نہیں دے رہی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

ایہا تمھارے بابا نے تمہارا نکاح زوریز کے ساتھ طے کر دیا ہے تُمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔۔۔۔حوریہ کی بات نے اس پر حیرتوں کے پہاڑ توڑے تھے زوریز کے نام پر اِس کے دل کی ایک بیٹ مس ہوئی تھی دل ایک سو بیس کی رفتار سے دھڑک رہا تھا جس کی دھڑکن اسے اپنے کانوں میں

Posted On Kitab Nagri

بجتی ایہا کے چہرا ایک دم سے سرخ اناری ہو گیا تھا اس کے ھونٹوں پر دلنشین مسکراہٹ آئی تھی اِس نے فوراً حوریہ کی گود میں منہ چھپالیا تھا اس کی شرم اور اس کے منہ پر آئے رنگ نے حوریہ کو جواب دے دیا تھا تبھی حوریہ مسکرائیں تھیں/https://www.kitabnagri.com

---

زنیق لاؤنج سے سیدھا اپنے کمرے میں آیا تھا اس نے پورے کمرے میں نظر دوڑائی تھی پر اسے انشاء کہیں نظر نہیں آئی تھی زنیق نے ورڈروب میں جا کر دیکھا وہاں بھی نہیں تھی پھر دھڑھلے سے واشروم میں گھس گیا انشاء اسے وہاں پر بھی نہیں دکھی اس کا دماغ تھوڑی سی ہی دیر میں گھوم چُکا تھا اِس کا بس نہیں چل رہا تھا کے اگر اس کے سامنے انشاء کھڑی ہوتی تو اس کے کان کے نیچے دو لگاتا آخر اس کی جرت کیسے ہوئی اِس کمرے سے ایک قدم بھی باہر نکالنے کی تبھی تن فن کرتا ہوا اپنے کمرے سے نکالا تھا اِس کا رُخ آئزہ کے کمرے کی جانب تھا/https://www.kitabnagri.com

آئزہ کے کمرے میں بغیر پوچھے وہ دھڑلے سے گیٹ کھول کر اندر گھس گیا تھا سامنے ہی حازق اور آئزہ سوفے پر بیٹھے کوئی ضروری بات کر رہے تھے ان کو پتا تھا تھوڑی دیر میں صرف زنیق ہی آئے گا بغیر

Posted On Kitab Nagri

پوچھے آئزہ اور حازق اطمینان سے بیٹھے رہے پھر اسے ایسے دیکھا کہ کیا ہوا جس پر زنیق نے اپنا جبڑا بھینچ لیا تھا

زنیق کوئی ضروری بات کرنی تھی۔۔۔حازق نے اطمینان سے اس سے پوچھا تھا جس پر اسے اور آگ لگی تھی

ڈیڈ وہ کہاں ہے۔۔۔اس نے چبا چبا کر کہا تھا پر سامنے اس کا باپ بیٹھا تھا حازق کے ماتھے پر سلوٹیں نمودار ہوئیں

کون۔۔۔۔حازق نے بے نیازی سے ایک ائیبرو اچکا کر پوچھا تھا بے جس پر اس نے اپنی مٹھیاں کس لیں تھی

https://www.kitabnagri.com/

اگر آپ اس کا نام سنا چاہتے ہیں تو سنیں انشاء کہاں ہے۔۔۔جس پر حازق کے ماتھے پر سلوٹیں نمودار ہوئیں تھی

Posted On Kitab Nagri

مُجھے کیا پتا تُمہیں پتہ ہونا چاہیے آخر تمھاری بیوی ہے۔۔۔۔حازق بے نیازی سے کہہ کر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر سوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے تھےhttps://www.kitabnagri.com/

ٹھیک ہے پھر میں خود ڈھونڈ لوں گا اسے آگر اس کو چھپانے میں آپ دونوں میں سے کسی کا بھی ہاتھ ہوا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔دھواں دھواں چہرہ لیے وہ بھسم کر دینے والے انداز میں کمرے سے نکلا تھا

اس نے پورا مینشن چھان مارا تھا ہر کمرہ کھول کھول کر دیکھ آیا تھا یہاں تک نیچے بیسمینٹ بھی دیکھ آیا تھا پر وہ دشمنِ جاں کہی نظر نہیں آئی تھی اس نے ساری سی سی ٹی وی فوٹیج بھی دیکھ لی تھی اسے انشاء ناگھر کے باہر جاتی ہوئی نظر آئی نا اندر آتی ہوئی (کیونکہ حازق پہلے ہی ساری سی سی ٹی وی فوٹیج ڈیلیٹ کروا چُکے تھے) زنیق نے اپنی کنپٹیوں کو سہلایا تھا پھر خود کو پرسکون کرنے کے لیے اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا اس ننھی سی جان نے اسے انگاروں پر گھسیٹ لیا تھا

Posted On Kitab Nagri

زنیق اپنے کمرے میں آکر بیڈ پر اوندھے منہ گرا تھا اِس پر نیند کا غلبہ طاری ہو رہا تھا وہ جو پہلے ہی کئی راتوں کا جاگا ہوا تھا تھکن سے چور ہو کر اِس نے آنکھیں موند لیں تھی جلد ہی نیند کی وادیوں میں اتر گیا تھا۔۔۔۔۔۔

زبر قان بیڈ پر لیٹا گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا تبھی کسی خیال کے تحت بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا پھر کمرے سے باہر نکل گیا اس کے ھونٹوں پر دلنشین مسکراہٹ تھی تبھی سیڑھیاں اُترتے ہوئے لاؤنج تک ہی آیا تھا لاؤنج میں جو نظارہ دیکھنے کو ملا وہ اِس پر جیسے آگ لگا گیا تھا اس نے خونخوار نظروں سے لاؤنج میں بیٹھے لڑکے کو دیکھا تھا جو آئیزل کو فرصت سے نہار رہا تھا زبر قان نے اپنا جبڑا بھینچ لیا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

آئیزل ریڈ کلر کی پیروں تک چھوتی فراک پر چوڑی دار پاجامہ پہنی ہوئی تھی بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑا ہوا تھا اور ہلکے میک اپ پر لال رنگ کی لیپ گلوس لگائی ہوئی تھی اس کے بھرے بھرے ہونٹ گُلاب کی پنکھڑی کی طرح لگ رہے تھے زبر قان کی نظر اس کے ھونٹوں پر آکر ٹھہر سی گئی تھی اپنے اندر غصّے کے طیش و اشتعال کو روکنے کے لیے اس نے گہری گہری سانس لی تھی وہ چھوٹی سی لڑکی اس کے غصّے کو ہوا دے چکی تھی کیا وہ نہیں جانتی تھی کے وہ کسی کے نکاح میں ہے یا جان پوچھ کر انجان بن رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

لاؤنج میں وہاج اور حوریہ اور دخان بیٹھے ہوئے تھے وہاج لڑکے کے باپ کے ساتھ ہلکی پھلکی گفتگو کر رہے تھے مفرا اور منہاج منہ پر رسمی سی مُسکراہٹ سجائے بیٹھے ہوئے تھے حازق اور آئزہ بھی اُدھر ہی موجود تھے دخان اطمینان سے بیٹھا ان کے لائق فائق سپوت کو دیکھ رہا تھا جو ٹکٹکی باندھے آئیزل کو دیکھ رہا تھا اِس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے والے کی آنکھوں

زبر قان ایک خونخوار نظر سب پر ڈالتا ہوا آئیزل پر بھوکا شیر بنا جھپٹا تھا

یہ کیا بدتمیزی ہے چھوڑو اس کا ہاتھ ہوتے کون ہو تُم اسے ہاتھ لگانے والے ہاں۔۔۔۔۔

جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔وہ دھاڑا تھا شوہر ہوں اِس کا اور کہتے تو اپنی نظریں نیچی رکھ ورنہ تیری یہ نظریں کُچھ دیکھنے کے قابل نہیں رہیں گی آگر اپنے بیٹے کو زندہ سلامت دیکھنا چاہتے ہو اسی وقت نکلو یہاں سے ورنہ اپنے پیروں پر نہیں جا سکو گے۔۔۔۔وہ دھاڑا تھا

رخصتی چاہیے مُجھے ابھی اور اسی وقت آگر نہیں بھی دیں گے تو ایسی ہی لے جاؤں گا اسے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

صبر رکھو تھوڑا برخوردار ایسی پھیکی تو رخصتی نہیں ہو گی رات تک صبر کرو۔۔۔۔۔وہاج کے کہنے پر سب کھکھلا کر ہنسے تھے

وہ بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس کوئی شہزادہ لگ رہا تھا وہ ہری انکھوں والی بلا تھی جس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی وہ شیشے میں کھڑے ہو کر اپنی تیاری کو آخری ٹچ دے رہا تھا

وہ دولہا کیسا لگے گا جس کا بازو ٹوٹا ہوا ہو۔۔۔۔حیان نے زبر قان کے بازو بازو کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جس پر سب کا چھت پھاڑ تا قہقہہ چھٹا تھا وہ چاروں ہی آج اس کے کمرے میں موجود تھے اس کی زندگی تباہ ہو برباد کر رہے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زوریز حیان اور زنیق نے زبر قان کی طرح ہی بلیک سوٹ پہنا ہوا تھا وہ تینوں شہزادے لگ لگ رہے تھے زبر قان نے ان تینوں کو اتنا منع کیا تھا کہ تُم لوگ تو آج کے دن میری جیسی ڈریسنگ نا کروں پر وہ تینوں ابنِ ڈھیٹ ثابت ہوئے تھے/https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جبکہ دخان وائٹ تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا دخان کسی عربی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

زنیق بے دلی سے یہ سب دیکھ رہا تھا جو کہ دخان نوٹ کر چُکا تھا تبھی مسکرایا تھا کمرے سے نکل کر آئزہ کے کمرے میں پہنچا تھا https://www.kitabnagri.com/

اِدھر مفرا نے آئیزل کو دیکھا سیاہ چولی جو صرف سیناڈھانپی ہوئی تھی جس کا اوپری گلہ کافی گہرا تھا سینے سے نچلا حصّہ اس کا پیٹ اور پتلی کمر بلکل واضح تھی اس پر سیاہ جالی دار دوپٹہ جو اس کی رعنائیاں چھپانے کے لیے کافی نہیں تھا تبھی مفرا نے خود پر سے سرخ رنگ کی ویلویٹ کی چادر اُتار کر اس کو پہنائی تھی کمر تک آتے سیاہ بال جن کو کرلز دے کر کھلا چھوڑ دیا تھا ماتھے پر نازُک بندیا اور کانوں میں جھمکے ہوش روبا سراپائے حُسن تھی ہلکے میک اپ پر سفید چاندی سے چہرے پر ریڈ کلر کی لیپ اسٹک

Posted On Kitab Nagri

ایہااور پریشے جو ابھی کمرے میں آئی تھی اسے دیکھ کر ایہانے زور دار سیٹی ماری تھی جس پر سب نے کھکھلا کر ہنس دیے تھےhttps://www.kitabnagri.com/

اوئے ہوئے زبر قان بھائی تو گئے کام سے۔۔۔۔ایہا کے کہنے پر آئیزل نے اسے گھورا تھا

زوریز بھائی بھی آج گئے کام سے۔۔۔۔آئیزل نے ایہا کی تیاری کو مدے نظر رکھتے ہوئے کہا تھا ایہا بلیک کلر کی گھیر والی پیروں تک چھوتی فراک پہنی ہوئی تھی جو چولی سے بلکل فٹنگ کی تھی اور نیچے فراک کا گھیر ہی گھیر تھا جالی دار دوپٹہ اس نے ایک کاندھے پر ڈالا ہوا تھا پیروں میں ہم رنگ ہیل والی سینڈل براؤن بال جو کمر تک آتے تھے انہیں اسٹیٹ کر کے کمر پر کھلا چھوڑا ہوا تھا ہلکے میک اپ پر ایہا آسمان سے اُتری کوئی پری لگ رہی تھی زوریز کے نام پر ایہا کے چہرے پر لالی بھکر گئی تھی جس پر سب ہنس دیے تھےhttps://www.kitabnagri.com/

تبھی ایہانے پریشے کو دیکھا جو ان دونوں کو دیکھ کر ہنس رہی تھی کسی سے کم پریشے بھی نہیں لگ رہی تھی ایہانے اسے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا تھا اور سب کی توجہ کا مرکز پریشے کو بنایا تھا

Posted On Kitab Nagri

پریشے میڈم کس کے دل پر بجلیاں گرانے کا ارادہ ہے آج۔۔۔۔ایبہا کہ کہنے پر سب نے پریشے کو دیکھا تھا جو ایک دم سے بلش ہو گئی تھی (جو بلیک کلر کی ساڑھی پہنی ہوئی تھی جس کی آستینیں فل سلوز تھی پر بلاؤز ہاف تھا جالی دار پلو میں سے اِس کا پیٹ اور پتلی کمر صاف چھلک رہی تھی کانوں میں سلور رنگ کے بڑے بڑے جھمکے پہنی ہوئی تھی لمبی لمبی پلکیں جن میں بھر کر مسکرا لگایا گیا تھا بھرے بھرے ھونٹوں پر لال رنگ کی لیپ اسٹک لگائی ہوئی تھی)https://www.kitabnagri.com/

حیان تُم تو گئے کام سے۔۔۔۔۔مفرا نے پریشے کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا تھا

لاؤنج میں سب ہی بیٹھ گئے ہوئے تھے تبھی حوریہ مفرا اور آئزہ آئیزل کو لیے لاؤنج میں آئی زبر قان نے گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیا تھا وہ زبر قان کے دل پر بجلیاں گرا گئی تھی حوریہ نے اسے زبر قان کے پہلو میں بیٹھا دیا تھا زبر قان نے گردن موڑ کر آئیزل کو دیکھا تبھی ایبہا لاؤنج میں آئی تھی زبر قان کی ایک ہی جگہ ٹکٹکی باندھے دیکھ اِس نے سیٹی ماری تھی زوریز کی نظر ایبہا پر پڑی تھی جو کھکھلا کر ہنس رہی تھی اپنے کارنامے پر زوریز نے اسے پہلی مرتبہ اتنا تیار ہوتے ہوئے دیکھا تھا

Posted On Kitab Nagri

زوریز سانس روکے اسے یک ٹک دیکھ رہا تھا جو اب مسکرا کر اس کے برابر میں چھٹی جگہ پر آ کر بیٹھ گئی تھی زوریز نے بہت باریک بینی سے نوٹ کی تھا کہ ایہا نے اسے نظر اٹھا کر دیکھا تک نہیں ہے جبکہ ادھر ایہا کا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تھا اِس کی پیشانی عرق آلودہ ہو رہی تھی اس نے گردن موڑ کر زوریز کو دیکھا تھا نگاہیں نگاہوں سے ملی تھی زوریز کی نظریں اسی کے چہرے پر طوائف کر رہی تھی وہ اپنی نظروں سے اِس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چوم رہا تھا تبھی اس کی نظر اِس کے ھونٹوں پر گئی تھی جن پر لال رنگ کی لیپ اسٹک لگائی گئی تھی زوریز نے فوراً نظریں پھیری تھی اس کا منہ پھیرنا ایہا کے دل میں زبردست قسم کی ضرب لگا گیا تھا اس کی آنکھوں میں ہلکا سا پانی چھلکا تھا جسے اس نے پلک جھپک کر اپنے اندر اُتار لیا تھا اب وہ نہ ہی ٹوٹے گی نہ ہی جھکے گی اِس نے طے کر لیا تھا اب آگر کوئی جھکے گا تو وہ صرف زوریز ھو گا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایہا۔۔۔زوریز نے پکارا تھا ایک لمحہ لگا تھا اسے پگھلنے میں اور وہ پگلی ہوئے موم کا ڈھیر بن گئی تھی تھوڑی دیر پہلے کیے گئے خود سے وعدوں کو اس نے سائڈ پر رکھ دیا تھا مسکرا کر اس نے گردن موڑ کر اِس نے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

اور آئیبرو کو اوپر اچکا کر پوچھا کہ کیا ہوا جس پر زوریز نے نفی میں سر ہلا دیا اِس نے کندھے اچکا کر سامنے بیٹھی آئیزل کو دیکھنے لگی جو زبر قان کے پہلو میں بیٹھی ہولے ہولے لرز رہی تھی

ایہا نے اپنی مسکراہٹ ھونٹوں تلے دبائی تھی پھر زوریز کے تھوڑا قریب کھسک کر اِس سے سرگوشی نما کُچھ کہنے لگی اس کے کندھے سے زوریز کا کندھا مس ہوا تھا پر وہ آئیزل اور زبر قان کو دیکھ رہی تھی زوریز کے ھونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا

زوریز بھائی آپ میرا ایک کام۔۔۔۔ابھی اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی

نہیں میں تمہارا ایک بھی کام کر کے نہیں دوں گا جو کام کرنا ہے خود کرو۔۔۔۔ایہا نے اس کی بات پر منہ بسورا تھا اس کے دماغ میں ایک نام آیا تھا جس پر اس کے ھونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی

حیان بھائی میرا کام کر دیں گے ہاں وہی ہے۔۔۔۔ایہا کہتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی زوریز نے اس کی کلائی تھامی تھی اِسے کھینچ کر اپنے برابر میں بٹھایا تھا حوریہ اور مفرا نے مسکراہٹیں دبائیں تھی

Posted On Kitab Nagri

دخان لاؤنج میں بیٹھا دنانیر کا انتظار کر رہا تھا جسے پریشے لے کر آتی۔۔۔۔ادھر دخان سوفے سے ایک جھٹکے سے آٹھ کھڑا ہوا دیکھتے ہی دیکھتے لاؤنج سے نکل گیا حیان دخان کو جاتے ہوئے دیکھا

پریشے دخان سے ناراض تھی کہ وہ جب سے آیا تھا ایک دفعہ بھی اس سے ملنے کمرے میں نہیں آیا تھا ناراضگی کے باوجود وہ دخان کے کہنے پر اس کے کمرے میں چلی آئی

سامنے جو اسے دیکھنے کو ملا وہ اس کے ھونٹوں پر مسکراہٹ کا سبب بن گیا تھا دنانیر بیڈ پر چوکڑی مار کر بیٹھی ہوئی تھی اور منہ کے زاویہ بگاڑ بگاڑ کر بیڈ پر پڑی ساڑھی کے ہاف بلاوز کو دیکھ رہی تھی وہ تیار ھوئی وی تھی بس اسے چینج کرنا تھا جو وہ کر کے نہیں دے رہی تھی ابھی وہ اپنے باپ اور دادی سب کو جیسے ڈراؤنہ خواب سمجھ کر بھولی بیٹھی تھی ابھی جہاں تھی وہ اسے یہ جگہ یہاں کے رہنے والے سب انوکھے اچھوتے لگے تھے

Posted On Kitab Nagri

اس نے چونک کر کمرے میں آنے والے کو دیکھا وہ پہچان گئی تھی اِسے پر اِس کا نام یاد نہیں تھا اسے۔۔۔۔ دخان نے کسی کے بھی نام بتانے کی زحمت ہی کہاں کی تھی دنانیر نے اس کا جائزہ لیا وہ ساڑھی پہنی ہوئی تھی اور بہت پیاری بھی لگ رہی تھی دنانیر بیڈ سے اُتر کر اس تک پہنچی تھی

ہمیں آپ کا نام نہیں پتہ آپ ہماری مدد کریں گی یہ ساڑھی پہنے میں آپ نے بھی تو یہی اتنا لمبا تمبو پہنا ہوا ہے آپ ہمیں بھی بتا دیں یہ اتنا لمبا تمبو کیسے پہنتے ہیں۔۔۔۔۔ دنانیر بچوں کی منہ بسور کر بول رہی تھی جس پر پریشے نے مُسکرا کر سر ہاں میں ہلایا تھا

میں پریشے میں دخان بھائی کی سگی بہن ہوں۔۔۔۔ پریشے کی بات پر اِس نے ہاں میں سر ہلایا تھا تو ان کا نام دخان ہے اِس نے دخان کا نام زیرِ لب دہرایا تھا اِس کے چہرہ پر الگ ہی رنگ آئے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چلیں بھابھی آپ یہ چینج کر کے آئیں پھر مُجھے آواز دے دیے گا میں آپ کی ہیلپ کر دوں گی ٹھیک ہے۔۔۔۔ اس کی بات پر دنانیر ہاں میں سر ہلاتی بیڈ سے ساڑھی اٹھا کر ورڈروب میں چلی گئیں تھی پریشے اس کا انتظار کرنے لگی تبھی دخان گیٹ کھول کر کمرے میں داخل ہوا تھا پریشے نے دخان کو دیکھا جو بلا کا ہینڈسم لگ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

پری۔۔۔۔پریشے بنا اسے جواب دیے ناراضگی ظاہر کرتی رہی دخان نے سرد سانس خارج کی تھی

اس نے پورے کمرے میں نظر دوڑائی تھی پر دنانیر اسے کہیں نہیں دکھی تھی شاید واشروم میں تھی

پریشے ہم نے چینگ کر لیا ہے تُم اندر آکر یہ تمبو باندھنے میں ہماری مدد کر دوں۔۔۔۔اس کی بات پر پریشے کھکھلا کر ہنستے ہوئے ورڈروب والے رُوم میں چلی گئی تھی دخان کے ھونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی چند لمحے گزرنے کے بعد دروازہ کھلا تھا دخان نے نظریں اٹھا کر دیکھا جہاں کھڑا تھا وہی کھڑا رہ گیا وہ قدم آہستہ آہستہ اٹھا کر اس کی جانب ہی آرہی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سفید کلر کی ساڑھی جس کا بلاؤز ہاف تھا جس کا گلہ کافی ڈیپ تھا سینے سے نیچے بل کھاتی کمر اور پلو جالی دار تھا جو اس کے جِسم کے ڈھانپنے میں ناکام ہو رہا تھا ہوش ربا سراپا ساڑھی کے باڈر پر بے حد نفس کام ہوا واتھا درمیانے سائز کے جھمکے پہنی ہوئی تھی اُس کے گوٹھنوں تک آتے بالوں کو کرلز دے کر کھلا چھوڑا ہوا تھا ہلکا پھلکا سا میک اپ چاندی جیسے چہرے پر ہیل کی ٹک ٹک کرتی آواز پورے کمرے میں گونج

Posted On Kitab Nagri

رہی تھی پریشے اسے بہت سنبھال کر باہر لے کر آئی تھی اِس نے خود نے آج فرسٹ ٹائم پہنی تھی پری ساڑھی کیری کر پا رہی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

بھائی میں جا رہی ہوں نیچے سب ویٹ کر رہے ہونگے میرا۔۔۔۔پریشے کہتی کمرے سے نکل گئی

سفید ہنسنی۔۔۔۔۔دخان نے کہہ کر اپنے اور اس کے بیچ فاصلے کو آگے بڑھ کر ختم کیا تھا وہ جو نظریں جھکائے اس کے جوتوں کو دیکھ رہی تھی اپنی طرف آتا دیکھ اندر تک لرز گئی تھی دخان نے اس کا گہری نظروں سے جائزہ لیا تھا

دخان نے دونوں بازو اِس کی کمر گرد لپیٹے تھے پھر اسے خود میں بھینچا تھا۔۔۔جھک کر ماتھے پر محبت کی پہلی مہر ثبت کی تھی پھر باری باری اس کی انکھوں کو چوما اتنی سی ہی دیر میں دنانیر کا چہرہ خون چھلکانے کو ہو گیا تھا اوپر سے اس کے پھولے پھولے گُلابی گال جن پر دخان نے اپنے لب رکھے تھے جو مزید گلابی ھو گئے تھے بیئرڈ کی چبھن اس کی برداشت سے باہر تھیhttps://www.kitabnagri.com/

Posted On Kitab Nagri

دخان کی نظر اس کے بھرے بھرے ھونٹوں پر آکر ٹھہر سی گئی تھی اس نے ایک ہاتھ اس کے بالوں میں پھنسا کر اِس کا چہرہ اپنے چہرے کے بلکل قریب کر اس کے گداز لبوں پر جُھکا تھا

لمس میں بے پناہ شدت تھی۔۔۔دنانیر کو لگا وہ آج اس کی سانسیں بند کر دے گا تھوڑی ہی دیر میں دنانیر کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا اِس نے دخان کے سینے پر مکے برسائے تھے جس کا اس کوئی اثر نہیں ہوا تھا بلکہ اور شدت پسندی آگئی تھی اِس کے عمل میں اس نے اب کی بار دخان کا کالر موٹھی میں بھرا تھا دخان نے نرمی سے اس کے ھونٹوں کو آزادی بخشی تھی دنانیر نڈھال سی ہو کر اِس کے سینے سے جا لگی تھی دخان نے اس کی پیٹھ رب کی تھی دنانیر نے اس کے سینے سے منہ نکالا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ جادو کی چھڑی گھمائے اور دخان کی نظروں کے سامنے سے او جھل ھو جائے دخان نے اس کا لال ٹماٹر چہرہ دلچسپی سے دیکھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چلیں۔۔۔دخان کے کہنے پر دنانیر نے ہاں میں سر ہلایا تھا اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ کمرے سے باہر نکل گئے

Posted On Kitab Nagri

دخان کو گئے گئے کُچھ لمحے ہی بیتے تھے حیان بھی سوفے پر سے ایک جھٹکے سے آٹھ کھڑا ہوا تھا پھر لاؤنج سے نکلتا چلا گیا ابھی سیڑھیوں پر چڑھتا اس کی نظر سامنے سے آتی پریشے پر پڑی جو بلیک ساڑھی میں غضب ڈھا رہی تھی حیان نے اس کا گہری نظروں سے جائزہ لیا تھا وہ بہت سنبھل سنبھل کر نیچے آ رہی تھی تبھی خود پر کسی کی بے باک نظریں محسوس ہوئیں تھی اِس نے اس پاس دیکھا کوئی نہیں تھا پھر سامنے دیکھا پریشے جہاں کھڑی تھی وہی کھڑی رہ گئی کُچھ دیر کے لیے وہ حیان تھا جو اسے ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا وہ بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس میں بہت ہی ہینڈسم اور ڈیشنگ لگ رہا تھا۔۔۔

پریشے نے نظریں فوراً پھیر لیں تھی وہ شخص اس کا تھا ہی نہیں۔۔۔جب وہ اپنی زندگی میں بہت آگے بڑھ چکا تھا تو وہ اس کا کون سا انتظار کر رہی تھی اُس کے پلٹ کے آنے کا وہ کیسے پلٹ کر آتا کیا وہ اس سے محبت کرتا تھا جو پلٹ کر آتا نہیں کرتا تھا پر میں تو عشق کرتی ہوں حیان سے وہ کیسے کر سکتے ہیں دوسری شادی ہاں کیا انھیں میری انکھوں میں اپنے لیے کوئی جذبہ محسوس نہیں ہوا۔۔۔۔پریشے کا سانس لینا محال ہو گیا تھا اسے اپنا دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا اِس نے بے ساختہ اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا تھا اسے اپنا دل بند ہوتے ہوئے محسوس ہوا تھا وہ سیڑھیوں پر بیٹھتی چلی گئی تھی

Posted On Kitab Nagri

حیان اسے یک ٹک دیکھ رہا تھا آج حیان کے دل پر پریشے بجلی بن کر گری تھی پریشے خود کو کمپوز کرتی آہستہ آہستہ اس کی جانب قدم اُٹھانے لگی اِس کی انکھوں سے آنسو بہ کر اِس کے چہرے کو بھگو گئے تھے حیان کے دل کو کچھ ہوا وہ اس کی وجہ سے رو رہی تھی

پریشے اپنے آنسو صاف کرتی اٹھی تھی اس کی جانب دیکھنے سے اس نے گریز کیا تھا وہ حیان کے پہلو سے گزری تھی اس نے پلٹ کر حیان کو دیکھا اس کی پشت تھی اِس کی طرف

"تجھے موڑ کر دیکھنا

ایسا ہی ہے

جیسے کوئی اندھا ہونے کے بعد

پھر سے آنکھیں پالے۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com
/ https://www.kitabnagri.com

پریشے ھونٹوں پر رسمی مسکراہٹ سجا کر آگے بڑھ گئی تھی حیان بھی موڑ کر لاؤنج میں چالا گیا

Posted On Kitab Nagri

وہ سب لاؤنج میں بیٹھے تھے تبھی مسٹر وہاج کا فون رنگ ہوا جسے باہر جا کر انہوں نے اٹینڈ کیا تھا کال سن کر ان کے ماتھے پر سلوٹیں نمودار ہوئیں تھی انھونے لاؤنج میں جا کر منہاج اور حازق کو ایک مخصوص اشارہ کیا تھا جس پر حازق اور منہاج اپنی اپنی جگہوں سے کھڑے ہوئے ان پانچوں نے بھی اُٹھنے کی تیاری کی تھی پر مسٹر وہاج نے انہیں بیٹھے رہنے کا اشارہ کیا تھا مطلب اتنا کوئی خاص مسئلہ نہیں تھا صرف ایک میٹنگ تھی جس پر وہ پانچوں ہاں میں سر ہلا کر بیٹھ گئے تھے وہاج منہاج اور حازق کے جانے بعد حیان اور ایہا اپنی خطرناک والی ٹون میں واپس آ گئے تھے ابھی نے گلہ کھنکھرا تھا اور سب کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا

زبر قان بھائی آپ آئیزل کے لیے ایک شعر یا گانا گائے گیں وہ بھی ابھی۔۔۔۔ایہا کے کہنے پر پریشے نے زور دار ہوٹنگ شروع کر دی تھی دنانیر سب کو مسکرا کر دیکھ رہی تھی یہ سب اس کیے نیا تھا وہ بہت انجوائے کر رہی تھی زنیق کو کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا تبھی وہ وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا سب نے اسے جاتے ہوئی دیکھا تھا ایہا نے خونخوار نظروں سے اپنے کھڑوس بھائی کو گھورا تھا جو سب کا مونڈ خراب کرنے پر طلا ہوا تھا اس نے دوبارہ سب کو اپنی جانب متوجہ کر لیا تھا حوریہ مفرا اور آئیزہ آج بہت خوش تھی وہ بھی بچوں کا پورا پورا ساتھ دے رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

زبر قان سوفے سے تھوڑا آگے کھسکا تھا پھر اس نے آئیزل کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے تھے زبر قان کی بھاری اور مردانہ آواز پورے حال میں سور پھونک گئی تھی سب سانسیں تھام کر اسے سن رہے تھےhttps://www.kitabnagri.com/

اک ملی مینوں اپسرا

کناں دے وِچ والیاں،،،،زلفاں کالیاں کالیاں

اکھاں نیلیاں نیلیاں،،،،ہورے کدروں پالیاں

گورا گوراجامی،،،،جیوے ٹھنڈ وچ رامی

شہر اوداماسکو،،،،بڑے جادو نے اس کو

جادو ہے یا خدا کی مایا ہے

تاروں کی محفل میں ہائے چاند آیا ہے۔۔۔۔۔زبر قان نے آئیزل کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے آخری جملہ کہا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

Posted On Kitab Nagri

ایک دم پورے لاؤنج میں سب نے ہوٹنگ شروع کر دی تھی آئیزل خجل سا مُسکرادی زبر قان کی بے باک نظریں آئیزل خود پر محسوس کر کے بار بار پہلو بدل رہی تھی

اب کی بار میں گاؤں گی گانا۔۔۔۔ایہا کے کہنے پر سب نے اسے دیکھا تھا اِس نے میڈ کو گٹار لانے کو کہا

تم کس کے لیے گاؤ گی۔۔۔۔زوریز نے ایک آئیبرو اچکا کر پوچھا تھا جس پر یہ صرف مسکرادی تھی پر جواب نہیں دیا تھا اِس نے زوریز نے دانت پیسے تھے

حیان بھائی آپ ایک اچھی سی دھند بجائے گیں اپنی میجیکل فنگرز سے۔۔۔اس کے کہنے پر مسکرا کر حیان نے ہاں میں سر ہلا دیا تھا چند لمحے گزرنے کے بعد میڈ نے گٹار حیان کے ہاتھ میں تھمایا تھا پھر وہ وہاں سے چلی گئی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

حیان نے ایک بہت ہی خوبصورت سی دھند چھیڑی تھی پریشے نے اسے ہونکوں کی طرح دیکھا تھا

Posted On Kitab Nagri

ایہاسوفے پر بیٹھے زوریز کی طرف پورا گھوم گئی تھی اِس کی نظریں زوریز کے حسین چہرے پر جمی تھی زوریز نے اسے اپنی طرف دیکھتے پا کر اسے دیکھا تھا

حیان نے دھند بجانی شروع کی۔۔۔ایہا کی آواز جیسے سب کے کانوں میں سور پھونک گئی تھی پر سب نے اسے اچھنبے سے دیکھا تھا کیونکہ وہ کوئی پشتو گانا گا رہی تھی جو سب کی سمجھ سے باہر تھا

"دا جھنس تا داپارہ۔۔۔۔۔

"دا مینس تا داپارہ۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ہووووو

"داجھنس تاداپارہ۔۔۔۔

"دامینس تاداپارہ۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"داستاں محبتو نامیں کسادازندا گئیدا۔۔۔۔

"جانان۔۔۔۔❤

Posted On Kitab Nagri

"جانان۔۔۔۔❤

"جانان۔۔۔۔❤

"دااستر دگی جادو گری۔۔۔۔

"دیدامینہ لیونئدہ۔۔۔۔۔

جانان۔۔۔۔❤

جانان۔۔۔۔۔❤

"جانان چے پکے اسے سمرا۔۔۔۔

"خلکے دنیا گے دا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ایہا جو گا رہی تھی وہ کسی کے سمجھ نہیں آرہا پر اس کے الفاظ بہت مجیکلی تھے جو الگ ہی سرور پیدا کر رھے تھے زوریز نے اس چالاک لڑکی کو گھورا تھا

جانان چے پکے اسے سمرا۔۔۔

"خلکے دنیا گے دا۔۔۔۔

"جانان۔۔۔۔❤

"جانان۔۔۔۔❤

"جانان۔۔۔۔❤

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایہا کے گانا ختم کرنے کے بعد سب نے اسے ستائشی نظروں سے دیکھا تھا انکھوں میں ڈھیروں مُحبت سموئے زوریز کی نظروں میں نظریں ڈالی تھی نگاہیں نگاہوں سے ملی تھی بہت کُچھ عیاں ہوا تھا زوریز نے اس کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت سے آگے والا جذبہ دیکھا تھا وہ تھا عشق

Posted On Kitab Nagri

عشق۔۔۔۔زوریز کو وہ پھتر کا بنا گئی تھی وہ اس کے پاس سے اٹھی اور لاؤنج سے نکل گئی تھی سب نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تھا زوریز بھی اس کے پیچھے بھاگا تھا حوریہ اور آئزہ نے اپنی اپنی مسکراہٹیں چھپائی تھی

زبر قان بھی اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر اس نے آئیزل کو بازوں میں بھرا تھا پھر کسی کی طرف دیکھے بنا لاؤنج سے نکل گیا پیچھے سب اس کے بے صبرے پنے پر ہنس پڑھے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایبہا لاؤنج سے بھاگ کر اپنے کمرے میں آکر بند ہوئی تھی اِس کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا پھر مسکرا کر اِس نے اپنا دوپٹہ بیڈ پر پھینکا تھا اپنے پاؤں سینڈلز سے آزاد کیے پھر باہیں کھول کر کمرے کے بچو بیچ گول گول گھومنے لگیhttps://www.kitabnagri.com/

Posted On Kitab Nagri

یہ جذبہ بہت خوبصورت تھا وہ سمجھتی تھی وہ اس سے محبت کرتی ہے پر تھوڑی دیر پہلے اسے پتہ چلا وہ زوریز سے عشق کرتی ہے

زبر قان نے کمرے میں لا کر اسے آرام سے نیچے اُتارا تھا پھر اس کا شرم سے لال چہرہ دلچسپی سے دیکھا آگے بڑھ کر اِس کے ماتھے پر پہلی محبت کی مہر مثبت کی پھر اس کی چادر اس کا جالی دار دوپٹہ اس سے جدہ کیا آئیزل اس کی جسارتوں پر تھر تھر کانپ رہی تھی زبر قان کے ہاتھ اِس کی لال سرخ چادر میں الجھے تھے چادر اس کے تن سے جدا ہو کر فرش پر بوس ہوئی تھی نظریں اس کے حسین سراپے میں اُلجھ کر بھٹک سی گئیں تھی دو آتشہ حُسن اور گہرے گلے میں سے چھلکتی اس کی صاف رعنائیاں، نازُک کمر اور دودھائیاں بازو سے ہوتی ہوئی اس کے ھونٹوں پر آکر ٹھہر سی گئیں تھی

زبر قان نے ایک ہاتھ اس کے بالوں میں الجھایا تھا دوسرے ہاتھ اس کی کمر پر رکھ کر اسے ایک جھٹکے سے قریب کیا تھا اِس کی سانسیں خود کی سانسوں میں الجھائیں تھی

/https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اس کے عمل میں بے پناہ شدت پسندی تھی کہ آئیزل کو لگا وہ آج اسے مار ڈالے گا اسے اپنا سانس بند ہوتے ہوئے محسوس ہوا تھا اِس نے زبر قان کا کالر اپنی موٹھی میں دبوچا تھا زبر قان ہوش کی دُنیا میں واپس آیا تھا اِسے نرمی سے پیچھے ہٹاتا تھا آئیزل اس سے ایک قدم پیچھے ہو کر اپنی سانسیں ہموار کرنے لگی اِس کا چہرہ شرم سے لال ٹماٹر ہو گیا تھا زبر قان نے آگے بڑھ کر بازو میں بھر کر پھولوں سے سجی مسہری پر اسے نرمی سے بیڈ لٹایا تھا پھر اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا تھا آئیزل جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اِس کو شرٹ کے بٹن کھولتے اس نے اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھے تھے زبر قان شرٹ دور اچھلتا ہوا اِس کے اوپر حاوی ہوا تھا

اِس کے ہاتھ چہرے سے ہٹا کر اس کی اُنگلیوں کو اپنی اُنگلیوں میں پھنسا کر تکیہ سے پن کیے تھے وہ مدہوش سا ہو کر اس کی گردن پر جُھکا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زبر قان۔۔۔۔ آئیزل کے کہنے پر اس نے گردن سے منہ نکال کر اس کے کپکپاتے ہونٹوں کو دیکھا تھا جن سے کچھ لمحوں پہلے اس کا نام لیا گیا تھا زبر قان ایک مرتبہ پھر اس کے گداز لبوں پر جُھکا تھا خود کو

Posted On Kitab Nagri

دیر تک سیر اب کرنے کے بعد وہ آرام سے پیچھے ہوا تھا آئیزل ابھی اپنی سانسیں ہموار کرنے ہی لگی تھی کے اگلی سانس اِس کے حلق میں اٹک گئ تھی

وہ اس کی شہ رگ پر اپنے دہکتے لب رکھ چکا تھا لمحے کافی فسوں خیز تھے زبر قان نے ہاتھ بڑھا کر سائڈ لیپ سے آتی واحد روشنی بھی بند کر دی تھی اِس نے زبر قان نے کروٹ لی اور اسے خود پر گرایا تھا

زبر قان پلیز آج نہیں مُجھے تھوڑا وقت دیں۔۔۔۔ آئیزل نے روہانسی ہو کر کہا تھا اِس کی پلکیں بھیگ چُکی تھیں زبر قان نے اس ظالم لڑکی کو دیکھا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

میری نیلی انکھوں والی بلی آج گریز ناممکن ہے۔۔۔۔اس نے کہہ کر اس کے بلاؤز کی زب کھولی تھی اور کندھوں سے شرٹ کھسکائی تھی آئیزل ایک دم سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی

زبر قان کے جذبات بھک سے اڑے تھے وہ رو ایسے رہی تھی کہ اس کے ساتھ زبردستی کی جاری ہوں زبر قان نے جبڑے بھینچ لیے تھے پھر اس کے بلاؤز کی زیب بند کی تھی آئیزل کو اپنی کمر پر زیب بند ہوتی محسوس ہوئی تھی اس نے زبر قان کو دیکھا جس کے گلے کی رگیں ابھر چکیں تھی جس کی آنکھوں

Posted On Kitab Nagri

میں پہلا والا سرد پن در آیا تھا کسی بھی طرح کے جذبات سے خالی آنکھیں لیے اس نے آئیزل کی انکھوں میں آنکھیں ڈالی تھیں

اب تُم میری قربت کے لیے تڑپو گی بھی نا تو میری قربت حاصل نہیں کر پاؤ گی میں تمھارے قریب نہیں آؤں گا اب۔۔۔۔تُم نے مجھے آج دو دکارا ہے میں تُمہیں تُمہاری آخری سانس تک دو دھکارتا رہوں گا جاؤ تمھیں وقت دیا۔۔۔۔زبر قان اسے خود پر سے دھکیلتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا بیڈ پر پڑی شرٹ پہن کر وہ کمرے سے نکل گیاhttps://www.kitabnagri.com/

پیچھے اسے ساحت کر گیا تھا آئیزل نے سر جھٹک دیا پھر پیروں میں پڑا کمفرٹر اٹھا کر سینے تک تان کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔پر ساتھ کھڑی نیند کی دیوی اِس پر قہقہہ لگا کر ہنس رہی تھی آج کے بعد اس سے نیند کی دیوی روٹھنے والی تھی

آگے کیا ھو گا۔۔۔۔نیند کی دیوی نے کھلے آسمان میں اڑتے کسی آزاد پنچھیوں کی طرح وقت سکون اور عشق کے کان میں سر گوشی کرتے ہوئے پوچھا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

Posted On Kitab Nagri

اس پر نیند اور سکون حرام ھو گا اور عشق مہربان ہو گا۔۔۔۔وقت کے کہنے پر نیند کی دیوی سکون کھلا آسمان اور ڈھیر سارے تاروں نے افسوس سے اس ننھی سی جان کو دیکھا تھا

وہ کمرے سے تن فن کرتا ہوا ٹیرس پر آیا تھا پر سامنے ہی وہ چاروں بھی ٹیرس پر بدروں کی طرح اِدھر اُدھر بھٹک رہے تھے اسے اپنے اور اِن چاروں کے حال پر بے حد ہنسی آئی زبر قان چلتا ہوا ان چاروں کی طرف آیا تھا

ان لوگوں کو اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس ہوئی گھوم کر دیکھا تو زبر قان کھڑا ان لوگوں کو ہی دیکھ رہا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تُمہیں تو اس وقت اپنے کمرے میں ہونا چاہیے تھا نا تُم اِدھر کیا کر رہے ہو۔۔۔دخان کے پوچھنے پر حیان اور زوریز نے ھونٹوں تلے مُسکراہٹ دبائی تھی/ https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر یہی سوال میں تُم سے کرو تو تم کیا جواب دو گے۔۔۔۔۔اس کی بات پر دخان نے سرد سانس خارج کی تھی اِس کا کوئی مونڈ نہیں تھا وہ زبر قان کو جواب دے زبر قان نے زوریز کے ھونٹوں میں دبی سگریٹ اپنی اُنگلیوں سے نکال کر اپنے ھونٹوں میں دبائی اور پھر ایک گہرا کش لے کر اس کا دھواں ناک اور منہ سے باہر نکالا

وہ پانچوں ایک ایک کر کے ٹیرس سے چلے گئے تھے پیچھے حیان اور زبر قان ہی بچے تھے حیان بھی اپنے کمرے میں چلا گیا تھا ابھی وہ سکون سے بیڈ پر لیٹا ہی تھا کہ زبر قان گیٹ کھول کر دھڑلے سے اندر داخل ہوا تھا حیان نے اسے بھوئیں سکیڑ کر دیکھا اِس کے ھونٹوں پر مسکراہٹ رینگ رہی جلانے والی مسکراہٹ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تو آپ میرے کمرے میں سوئے گیں آج یا پھر ہمیشہ۔۔۔۔اِس کی مسکراہٹ ھونٹوں سے جدہ ہو کر نہیں دے رہی تھی زبر قان نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا پر کوئی جواب نہیں دیا چلتا ہوا بیڈ تک آیا حیان پورے بیڈ پر پھیل کر لیٹا ہوا تھا زبر قان نے کلس کر اسے دیکھا اِس کی آنکھ لگ چکی تھی

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں ایک دم سناٹا چھا گیا ہر طرف خاموشی تھی حیان نے آنکھیں بند کر لیں اِس پر نیند کا غلبہ طاری ہو رہا تھا پر اگلے ہی لمحے کمرے کا سکون واطمینان غارت کرنے والے بھی حیان تھا کمر پر پڑھنے والی لات سے وہ اسپائیڈر مین کی طرح ہوا میں اچھل کر بیڈ سے نیچے جا گرا تھا اس کے منہ سے ایک چیخ بر آمد ہوئی تھی اِس کا سر بہت زور سے زمین پر لگا تھا زبر قان نے بیڈ پر بیٹھ کر آگے ہو کر اسے دیکھا ایک دم زبر قان کھکھلا کر ہنس پڑا تھا حیان زمین پر بے سد لیٹا ہوا تھا حیان نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا تھا

اس نے بیڈ کا سہارا لیا تھا اٹھ کر بیٹھنے میں اس نے زبر قان کو دیکھا جو پورے بیڈ پر پھیل کر لیٹ گیا تھا ایک تکیا اس کے سر کے نیچے تھا جبکہ دوسرا تکیہ اس کے نیچے دبا پڑھا تھا

www.kitabnagri.com

بھائی یار تھوڑی سی تو جگہ دے دو۔۔۔۔اِس نے مسکین سی شکل بناء کر اسے بولا تھا جس پر

زبر قان نے ایک تکیا اپنے برابر میں چھٹی جگہ پر رکھ دیا تھا اور تھوڑا سا ئڈ میں کھسک گیا تھا ایک لمبی سی جمائی لے کر زبر قان نے آنکھیں بند کر لیں تھی حیان مسکرا کر زبر قان کے برابر میں لیٹ گیا تھا

Posted On Kitab Nagri

چند لمحے گزرنے کے بعد پورے کمرے میں ان دونوں کی خراٹوں کی آواز گونج رہی تھی یقیناً وہ دونوں کافی زیادہ تھک گئے تھے

ادھر دخان زوریز کے کمرے میں موجود تھا زوریز اور دخان سوفے پر آمنے سامنے بیٹھے تھے زوریز کو پتہ تھا اِس کے سامنے کوئی مافیہ بوس نہیں بلکہ اس کے بچپن کا جگری دوست بیٹھا ہوا ہے

تُم اب کچھ بتائے گا بھی کے نہیں کیا چاہتا ہے تو کیوں خود کو اتنی اذیت دے رہا ہے۔۔۔۔زوریز نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میں اس کے قریب نہیں جانا چاہتا تھا پر چلا گیا جب اسے دیکھتا ہوں نا مُجھے پوری دُنیا بھول جاتی ہے صرف وہ یاد رہتی ہے اسے دیکھتے ہی میں خود پر سے میں سارے اختیارِ کھو دیتا ہوں۔۔۔۔دخان نے کہہ کر اپنی کنپٹی کو سہلایا تھا

https://www.kitabnagri.com/

Posted On Kitab Nagri

تومان لے تُجھے اس سے محبت ہے کیوں خود کو اتنی سزا دے رہا ہے۔۔۔وہ ایک کورا کاغذ تھی جس پر تونے اپنی چھاپ چھوڑ دی ہے اور اب وہ چھاپ مٹانے سے بھی نہیں مٹے گی تو بہتر ہے اُسے قبول کر وہ اس کی بیٹی تھی پر اب تیرے نام سے جانی جائے گی وہ اب تیری ہے اور تیری ہی رہے گی۔۔۔اس کی بات پر دخان نے کوئی جواب نہیں دیا آخر کیا جواب دیتا وہ۔۔۔دخان سوفے سے اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا اِس کا رُخ اپنے کمرے کی جانب تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

دخان گیٹ کھول کر کمرے میں آیا تھا بنا کسی آواز کے بنا کسی چاپ کے کہ دنانیر سو رہی ہو گی پر دنانیر جاگ رہی تھی بلکہ دیوار پر لگی تصویر کو بھوئیں سکیڑ کر دیکھ رہی تھی وہ تصویر اس وقت کی تھی جب ہارون سبزے پر بیٹھ کر لاویزا کی اُنگلی میں رنگ پہنا رہے تھے لاویزا بلش ہو کر ہارون کو ہی دیکھ رہی تھی پر دنانیر کو تصویر میں صرف لاویزا ہی پوری نظر آ رہی تھی جبکہ ہارون کی پُشت نظر آ رہی تھی

دنانیر اس تصویر کو میں بلکل گم سی ہو گئی تھی اسے اپنے پیچھے کھڑے دخان کی بھی آہٹ محسوس نہ ہوئی دخان قدم اٹھاتا ہوا اِس تک آیا تھا

Posted On Kitab Nagri

کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔۔دخان کے کہنے پر دنانیر پہلے تو اپنی جگہ سے اچھلی تھی پلٹ کر اسے دیکھا جو اسے ایک آئبرو اچکا کر دیکھ رہا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

ہم تو کچھ نہیں دیکھ رہے بس انہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔دنانیر نے تصویر کی طرف اشارہ کیا تھا جس پر دخان نے مُسکراہٹ چھپاتے ہوئے اسے چھوٹی آنکھیں کیے گھوری سے نوازہ تھا

https://www.kitabnagri.com/

سوئی کیوں نہیں ابھی تک۔۔۔۔۔سخت لہجے میں کہا گیا

آپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔اس نے مجرموں کی طرح سر جُھکا کر ہلکی سی آواز میں منمنا کر کہا تھا دخان کے ھونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میرا کیوں انتظار کیا جا رہا تھا۔۔۔۔دخان نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورتے ہوئے پوچھا جس پر اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا پھر نظریں نیچے کر لی دخان نے اس کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا تھا پھر جھک کر اِس کی تھوڑی چومی تھی پھر باری باری اس کے پھولے پھولے گُلابی گالوں کو چوما تھا اتنی سی ہی

Posted On Kitab Nagri

دیر میں دنانیر کا چہرہ خون چھلکانے کو ہو گیا تھا دخان نے اس کے چہرے پر آئے ان رنگوں کو دلچسپی سے دیکھا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

تُم اتنا بلش کیوں کرتی ہوں ابھی تو میں نے کچھ ایسا ویسا کیا بھی نہیں ہے۔۔۔اس کی انکھوں میں واضح شرارت کی چمک تھی اور ھونٹوں میں مُسکراہٹ دنانیر اس کی بات پر سر کے بال سے لے کر پیر کے ناخن کانوں تک سرخ ھو گئی تھی اِس نے اپنے بلش ہونے پر خود کو دو حروف بھیجے تھے

بہت پیاری ہو تُم مجھے۔۔۔دخان نے کہ کر اس کے ماتھے پر بوسا دیا تھا پھر جُھک کر اسے بازوں میں بھرا تھا دنانیر نے شرم کے مارے اس کے سینے میں منہ چھپا لیا تھا دخان نے اسے بیڈ پر آرام سے لٹایا تھا اِس کے پیروں میں پڑا کمفرٹر اٹھایا ہی تھا وہ اٹھ بیٹھی اور ناراضگی سے اسے گھورنے لگی اس کے ایسے گھورنے پر دخان آش آش کر اُٹھا تھا اس کا دل کیا وہ صدقے واری جائے اس کی ادا پر

ہمیں سونا نہیں ہے ہمیں بھوک لگی ہے ہمارے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں اور کھانا کھائے بغیر ہمیں بلکل نیند نہیں آئی گی۔۔۔دنانیر بیڈ سے اتر کر اِس تک ایک ہی جست میں اس تک پہنچی تھی دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر وہ اسے غصے سے گھورے ہی جا رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

تو میڈم صاحبہ کو غصّہ بھی آتا ہے۔۔۔۔دخان نے دل میں سوچا تھا پھر اس کا غصے سے لال پیلا ھوتا چہرہ دیکھا اسے ٹوٹ کر پیار آیا تھا اپنی سفید ہنسنی پر/ https://www.kitabnagri.com

تو شہزادی بتائیں کیا کھانا پسند کریں گیں آپ۔۔۔۔دخان نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا تھا اس کی بات پر دنانیر سوچ میں پڑ گئی تھی اِس کے چہرے پر ایک ساتھ کئی رنگ آئے تھے پر اس نے منہ بسور کر دخان کو دیکھا جو اس کے بولنے کے انتظار میں تھا/ https://www.kitabnagri.com

ہم وہ ہرے پتے نہیں کھائے گیں ہم کوئی بکری تھوڑی ناہیں ہم آلو کے پراٹھا کھائیں گے۔۔۔۔آخر والی بات پر دنانیر نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیری تھی اور منہ میں آیا پانی کو حلق میں نگلا تھا دخان کا ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں چہرہ لال ہو گیا تھا کیا چیز تھی یہ دخان سوچ کر ہی رہ گیا

لندن میں تو آلو کے پراٹھے بلکل نہیں ملتے شہزادی کیا کروں میں۔۔۔۔دخان نے اسی کی طرح معصومیت سے منہ بسور کر کہا تھا لندن کا نام سن کر اس کی آنکھیں پھٹنے کو تھیں پر اس پر ابھی بھوک غالب تھی/https://www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اچھا یہاں نہیں ملتے۔۔۔۔اس نے سوچنے والے انداز میں کہا تھا تو پھر کچن تو ہو گا اتنے بڑے گھر میں آپ ہمیں کچن تک لے چلیں ہم خود بنالیں گے۔۔۔۔اس کی بات پر دخان نے شہزادوں کی طرح سر کو خم دے کر اسے بازوں میں دوبارہ بھرا تھا اب کی بار دنانیر جھٹپٹائی تھی اِس نے نیچے اترنے کے لیے مزاحمت کی تھی دخان کی گرفت اور مضبوط ہو گئی تھی تھک ہار کر دنانیر نے مزاحمت بند کر دی

دخان نے اسے کچن میں لا کر ہی نیچے اُتارا تھا دنانیر نے ایک نظر پورے کچن میں ہر چیز پر ڈالی تھی کچن بے حد حسین تھا اِس نے آج تک ایسا کچن نہیں دیکھا تھا دخان سیلب پر چڑھ کر بیٹھ گیا تھا پھر اسے دیکھا جو کیبنیٹس کھول کھول کر مختلف مثالے نکال رہی تھی پھر فرج سے اس نے آلو اور دیگر اشیاء نکال کر اسے دھویا آلو کو اس نے ایک گہرے پین میں چند اور آلو ڈال کر اسے ابلنے کے لیے درمیانی انچ پر چولہے پر رکھ دیا تھا اس کے ابلنے کا انتظار کرنے کے بجائے اس نے آٹا گوندھ کر اس کی ڈو بنائی تھی دخان اِس کا پھرتیلا پن دیکھتا ہی رہ گیا چند لمحے گزرنے کے بعد ایک آلو کا پراٹھا پلیٹ میں رکھ کر اس نے دخان کی طرف بڑھایا تھا دخان نے اس کے ہاتھ سے پلیٹ لے کر سیلب پر ہی رکھ دی تھی دنانیر نے دو پراٹھے اور بنائے اسے پلیٹ میں رکھ کر جیسے ہی مڑی دخان اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر اس کے برابر میں رکھی پلیٹ پر گئی جس میں پراٹھا ایسے ہی پڑا تھا جو ان چھوا پڑا تھا اِس نے اپنا ماتھا پیٹا تھا

Posted On Kitab Nagri

ہم نے آپ کو وہ پراٹھا کھانے کو دیا تھا سجانے کو نہیں۔۔۔۔دنانیر کہتی وہ پراٹھا اٹھا کر کچن میں لگی ٹیبل پر رکھ چکی تھی پھر ایک چیئر کھسکا کر اِس نے دخان کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا دخان سلب سے اتر کر کُرسی پر بیٹھ گیا تھا دوسری چیئر کھسکا کر دنانیر بھی اسی کے برابر میں بیٹھ گئی تھی

یہ دو پراٹھے تُم کھاؤ گی۔۔۔۔دخان نے اس کی پلیٹ میں رکھے دو پراٹھوں کو دیکھا تھا جس پر دنانیر نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا تھا دخان کو لگا اس کی دماغی توازن خراب ہو گیا ہے

تمھیں پتا ہے کتنی کیلاریز ہوتیں ہے اس میں۔۔۔۔ میں نہیں کھاؤ گا یہ اور نہ ہی تُم کھاؤ گی۔۔۔۔دخان نے اس کے سامنے رکھی وہ پلیٹ اٹھائی تھی دنانیر کے دل کو کچھ ہوا تھا ہمارا پراٹھا وہ صرف یہ ہی سوچ سکی اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے دخان نے اسے رونے کی تیاری کرتے دیکھ شرافت سے پلیٹ واپس اِس کے سامنے رکھ دی تھی دنانیر نے آنسوں سے بھری آنکھیں لیے مسکرا دی تھی

Posted On Kitab Nagri

آپ پر اٹھا کھا کر بتائیں کیسا بنایا ہے ہم نے۔۔۔۔دنانیر کے کہنے پر اس نے مجبوراً ہاں میں سر ہلایا تھا دنانیر نے پر اٹھے کا ایک نوالہ توڑ کر دخان کو دیکھا تھا اِس کا دل کیا اپنا ماتھا پیٹ لے وہ جناب چھوری اور کانٹے سے پلیٹ میں رکھے پر اٹھے سے جنگ کر رہا تھا دنانیر نے اس کے ہاتھ سے چھوری اور کانٹا آرام سے لے کر سائڈ میں رکھ دیا تھا پھر اپنے ہاتھ میں موجود نوالہ اس نے جھجھکتے ہوئے دخان کی طرف بڑھایا تھا دخان نے مُسکرا کر وہ نوالہ جُھک کر کھایا تھا اِس کی اُنگلیاں دخان کے ھونٹوں سے مس ھوئیں تھی اِس نے فوراً ہاتھ کھینچا تھا منہ میں رکھتے ہی اس کی آنکھیں بند ہو گئیں تھی اس نے آہستہ آہستہ چبا کر اسے حلق سے نیچے اُترا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

کیسا ہے۔۔۔۔دنانیر نے مسکرا کر پوچھا تھا اُسے جواب دخان کی بند آنکھیں دے چکی تھی لیکن پھر بھی اس نے پوچھنا اپنا فرض سمجھا دخان نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جو مسکرا رہی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ تو میں پورا پر اٹھا کھا کر ہی بتاؤں گا پر مُجھے یہ کھانا نہیں آرہا۔۔۔۔دخان نے معصومیت سے کہا تھا اگلے ہی لمحے دنانیر نے دوسرا نوالہ اس کی طرف بڑھایا تھا وہ اس کو دیکھتا رہ گیا جو اسے دو تین نوالے کھلا کر خود بھی کھا رہی تھی پھر اسے بھی کھلا رہی تھی اِس کی نظریں شرم کی وجہ سے جھکی ہوئی تھی اِس کی پلکوں میں واضح طور پر جنبش دخان دیکھ سکتا تھا

Posted On Kitab Nagri

دنانیر نے پورا ایک پراٹھا کھایا تھا جبکہ دخان بیٹھے بیٹھے دو پراٹھے کھا گیا تھا آخری نوالہ اس نے دخان کی جانب بڑھایا تھا جسے دخان نے اس کی ہاتھ سے لے کر اِس کی طرف بڑھا دیا تھا دنانیر نے جھجھکتے ہوئے جھک کر وہ نوالہ کھایا تھا ٹیبل پر پڑی پلیٹس کو اٹھا کر وہ سنگ میں رکھ چکی تھی وہ کاؤنٹر سے سنے ہوئے برتن اٹھا کر سینگ میں ڈال رہی تھی آستینیں کہنیوں تک فولڈ کر کہہ وہ سنگ کی طرف بڑھ گئی تھی تھوڑی ہی دیر بعد کچن دوبارہ اپنی اصلی حالت میں واپس آچکا تھا دنانیر آستینیں نیچے کرتی اس کی جانب گھومی تھی دخان بھی اسے کام ختم کرتے دیکھ کر سی سے اٹھ کھڑا ہوا

تو بتائیں کیسا لگا پراٹھا آپ کو۔۔۔۔دنانیر اپنی اُنگلیاں چٹخاتی بولی اِس کی نظریں جھکی ہوئیں تھیں

شہزادی کیا بتاؤ میں آپ کو کہ پراٹھا کیسا بنا۔۔۔دخان مُسکراہٹ چھپاتے ہوئے کڑوے کڑوے منہ بنا کر بولا جس پر اس نے اسے نظریں اٹھا کر حیرت سے دیکھا تھا دخان قدم اٹھاتا ہوا اِس تک آیا تھا پھر اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے تھے پھر جھک کر دونوں ہاتھوں پر باری باری لب رکھے تھے دنانیر خفت کے مارے سرخ ہو گئی تھی تبھی خجل سا مُسکرا دی

Posted On Kitab Nagri

چلیں شہزادی۔۔۔۔دخان کے پوچھنے پر اس نے ہاں میں سر ہلا دیا تھا دخان نے اسے پھر سے بازوں میں بھرا تھا اب کی بار دنانیر نے کوئی مزاحمت نہیں کی تھی اسے پتا تھا مزاحمت کرنا بے کار ہے تبھی اس کے سینے میں منہ چھپالیا تھا دخان مدھم سا مسکرا دیا پھر اسے لیے کچن سے نکل گیا

/https://www.kitabnagri.com

وہ پانچوں دو مہینوں سے کہیں غائب تھے اگر کسی نے مینشن میں چکر لگایا تھا تو وہ صرف زنیق تھا جو مسٹر بلیک کے بلانے پر آتا اور جاتا ہوا دکھائی دیا تھا اس نے بھی دو مہینوں میں صرف دو ہی چکر لگائے تھے مینشن کے۔۔۔۔اس نے ان دو مہینوں میں ہر وہ جگہ چھان لی تھی جہاں اسے شک تھا کہ انشاء کو اس کے ڈیڈ اور موم نے چھپا کر رکھا ہوا ہے پر اسے وہ کہیں نہیں ملی تھی اِس نے اب تلاش رد کر دی تھی پر اپنے پرسنل گارڈز کو اس کام پر لگایا ہوا تھا نیند تو جیسے اس سُرمئی آنکھوں والے جن پر حرام کر دی گئی تھی انکھوں کے پردوں پر صرف انشاء کی آنسو سے بھری لبالب آنکھیں لہراتی رہتی تھی

اِدھر آئیزل شروع کے دنوں میں کافی سکون میں رہی تھی پھر یہ سکون کہی غارت ہو گیا تھا آئیزل اپنی کیفیت سے کافی بیزار ہو گئی تھی عجیب بے چینی اور جھنجھلاہٹ کا شکار ہو گئی تھی کسی چیز میں اس کا دل

Posted On Kitab Nagri

نہیں لگ رہا تھا عجیب خالی خالی پن سا محسوس ہوتا تھا نجانے کیوں وہ خود کو زبر قان کے بارے میں سوچنے سے بعض نہیں رکھ پا رہی تھی اِس کی سوچ کا مرکز زبر قان ہی ہوتا تھا ہر شے سے جیسے اس کا دل اچاٹ ہو گیا تھا اس کی اس دن کی اس کی بے باک جسارتیں یاد کر کے آئیزل لال ٹماٹر ہو گئی تھی اس کا جان لیوا لمس اسے اب بھی اپنے جِسم پر محسوس ہو رہا تھا اِس کے ھوٹنوں پر شرمیلی سی مسکراہٹ رینگ گئی اس دشمن جاں کا انتظار کر کر کے تھک گئی تھی تبھی کمرے سے نکل گئی اِس کا رُخ مفرا کے کمرے کی جانب تھا پر اس کے آخری الفاظ یاد کر کر کے اسے ہول اٹھ رہے تھے

دنانیر ان دو ماہ میں ان سب سے کافی زیادہ گھل مل گئی تھی اپنی چھوٹی موٹی شرارتوں سے سب کو ہنسنے پر مجبور کر دیتی تھی اِس کی ابیہا پریشے اور آئیزل سے بھی کافی بنے لگی تھی وہ اپنا دھیان دخان کی طرف سے ہٹا کر خود کو پریشے کے ساتھ باتوں میں مگن کر لیا کرتی تھی اور اس کا دھیان واقعی میں بھٹک جاتا تھا دخان سے وہ سخت ناراض تھی وہ دو ماہ سے اس ننھی سی جان کو سولی پر چڑھا کر پتہ نہیں کہاں چلا گیا تھا وہ رات کو دخان کی تصویر سے مخاطب ہوتی تھی اور پھر پورے دِن کی داستاں اس کو ایسے سناتی تھی کے دخان اِس کے سامنے بیٹھا ہو

https://www.kitabnagri.com/

Posted On Kitab Nagri

انتظار ختم ہوا تھا اِن ننھی سی جانوں کا مفرا نے آئیزل کو بھی بتا دیا تھا کہ زبر قان آج آرہا ہے یہ خبر سنتے ہی آئیزل شرما گئی تھی کے کیسے وہ اس کا سامنا کرے گی پر یہ خیال جھٹک کر ایک لال رنگ کی لونگ فراک نکال کر واشروم میں گھس گئی تھی مفرا پریشے کے کمرے میں بھی کہہ آئی تھی کہ آج حیان آرہا ہے ان کی بات سن کر پریشے صرف ہاں میں ہی سر ہلا سکی

جبکہ حوریہ نے دنانیر کو بھی بتا دیا تھا جس پر دنانیر بچوں کی طرح خوش ہو کر ان کے گلے جا لگی تھی حوریہ نے اسے تیار ہونے کا کہہ کر چلی گئی پیچھے وہ کمفرٹر منہ تک تان کر سوتی بن گئی اِس کا ارادہ ناراضگی ظاہر کرنے کا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

حوریہ ابیہا کے کمرے میں ناک کر کے اندر داخل ہوئی تھی انہیں حیرت ہوئی ابیہا بیڈ پر بیٹھی منہ گھٹنوں میں چھپائے رو رہی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

ابیہا میری بچی کیا ہوا۔۔۔۔حوریہ کہتی اس تک پہنچی تھی ان کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی ابیہا بیڈ سے اٹھ کر ان کے گلے جا لگی تھی

Posted On Kitab Nagri

ایہا بتاؤں تو بیٹا رو کیوں رہی ہو۔۔۔حوریہ نے اس کی پیٹھ پر آہستہ آہستہ تھپکی دی تھی ایہا ان سے دور ہوئی تھی پھر اس نے اپنے آنسو صاف کیے تھے

موم بس تھوڑا سا دل گھبرا رہا تھا میرا اور کچھ نہیں۔۔۔اس کی بات پر حوریہ نے مسکراہٹ ھونٹوں تلے دبائی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

اچھا جی تو دولہنیا آنے والے وقت کا سوچ کر گھبرا رہی ہیں۔۔۔حوریہ نے اسے چھیڑا تھا جس پر اس کا چہرہ لال سرخ ہو گیا تھا اس نے ان کی بات کی نفی کی تھی

نہیں موم ایسی بات نہیں ہے وہ۔ہ۔ہ ان کی وجہ سے دل تھوڑا گھبرا رہا تھا اور کوئی بات نہیں ھے ۔۔۔اس کے جھجھک کے کہنے پر حوریہ مدھم سا مسکرا دی تھی

زوریز آج مینشن آرہا ہے۔۔۔حوریہ مسکرا کر کہتی اس کے کمرے سے نکل گئیں تھی پیچھے ایہا کا دل بہت تیزی سے دھڑکا تھا اِس کے ھونٹوں پر شرمیلی سی مسکراہٹ رینگ گئی تھی

Posted On Kitab Nagri

پورچ میں پانچ گاڑیاں ایک جھٹکے سے آکر رکی تھی وہ پانچوں شاہانہ انداز میں گاڑیوں سے اُترے تھے شان بے نیازی سی چال چلتے ہوئے تھے مینشن کے اندر داخل ہوئے تھے پھر لاؤنج کی طرف بڑھ گئی تھے سامنے ہی سوفے پر مسٹر بلیک اور منہاج بیٹھے کوئی ضروری بات کر رہے تھے انہیں ان پانچوں کے انے کی اطلاع ہوگئی تھی تبھی وہ سب لاؤنج میں موجود تھے

حوریہ نے آگے بڑھ کر ان پانچوں کے باری باری ماتھے پر بوسے دیے تھے اور پانچوں کو گلے لگایا تھا مفرانے ان پانچوں کو اپنے اپنے کمرے میں آرام کرنے کو بھیج دیا تھا خاص طور پر زبر قان کو انھونے جانے کو کہا تھا وہ پانچوں ان کی بات پر ہاں میں سر ہلاتے اپنے اپنے کمروں کی جانب بڑھ گئے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زبر قان اپنے کمرے میں آیا تھا سامنے ہی وہ لال جوڑے میں غضب ڈھا رہی تھی اور آج ہلکا پھلکا سا تیار بھی ہوئی وی تھی ہونٹوں پر لال رنگ کی لیپ اسٹک سجائے وہ اپنے نچلے ھونٹ کو دانتوں تلے دبا رہی تھی زبر قان کا دل کیا وہ اسے ایسا کرنے سے روک دے اور کہے کے ایسا کرنے کا حق صرف اس کا ہے پر اس نے خود کو بعض رکھا ایسا کرنے سے وہ کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی تبھی اس کی طرف

Posted On Kitab Nagri

متوجہ نہیں ہوئی تھی آئیزل جو زبر قان کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی خود پر کسی کی ایکسرے کرتی نظریں کا گمان ہوا اِس نے چوکنے ہوتے ہوئے اپنے اس پاس دیکھا اسے زبر قان اپنا کورٹ اُتارتا ہوا نظر آیا پر اس کی نظروں کا زاویہ اس کی طرف نہیں تھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

زبر قان نے اسے چوکنا ہوتے دیکھ اپنی نظروں کا زاویہ بدل دیا تھا اِس نے کورٹ اُتار کر بیڈ پر رکھا اسے پتا تھا آئیزل کی نظروں کا مرکز ابھی وہی تھا اس نے اپنی ٹائی خود سے نوچنے والے انداز میں بیڈ پر پھینکی تھی پھر کف کو کہنیوں تک فولڈ کیا پھر شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے آئیزل پر ایک نگاہ بھی ڈالے بغیر ورڈروب کی طرف بڑھا تھا آئیزل کا دل کیا وہ خود کو آگ لگا دے جس کے لیے تیار ہوئی تھی اس نے ایک نظر دیکھنا تک گوارا نہیں کیا تھا آئیزل کا دل کیا خود کو پیٹرول چھڑک کر آگ لگا ڈالے جس کے لیے اتنا سجی سنواری تھی اس نے اس پر ایک نگاہ ڈالنا تک گوارہ نہیں کیا تھا

میں نکال دوں آپ کے کپڑے۔۔۔ آئیزل نے اسے اپنی جانب متوجہ کرنے کے لیے پہلی کوشش کی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نہیں۔۔۔۔زبر قان نے پلٹے بنا ہی اسے جواب دیا تھا پھر ورڈروب میں گم ہو گیا آئیزل کی انکھوں میں ایک دم سے پانی چھلکا تھا جسے اس نے بے دردی سے ہاتھ کی پُشت سے صاف کیا تھا چند منٹ گزرنے کے بعد زبر قان اپنے ہاتھ میں ایک آرام دہ شرٹ اور ٹراؤذر لیے باہر آیا تھا پھر باتھروم میں بند ہو گیا

Posted On Kitab Nagri

تھا آئیزل کا دل کیا دھاڑے مار مار کر روئے آخر اِس نے ہی تو وقت مانگا تھا پھر اب کیوں ترس رہی تھی اس کی قربت کے لیے/ https://www.kitabnagri.com

تھوڑی دیر بعد زبر قان شرٹ اور ٹراؤزر پہنے باتھروم سے باہر آیا تھا ڈریسنگ مرر تک اکر اس نے ایک نظر بیڈ پر بیٹھی آئیزل پر ڈالی تھی اِس کی انکھوں سوجی ہوئیں تھی اور ناک لال ہو رہی تھی انکھوں نے رونے کی چغلی کر دی تھی زبر قان استہزاء مسکرایا تھا سامنے بیٹھی لڑکی کیا سمجھ رہی تھی کے وہ اس کے ایک بار دود کارنے پر دوبارہ اپنی انا کو سائڈ پر رکھ کر اِس کے قریب آئے گا وہ اِس وجہ سے وہ رو رہی تھی زبر قان کو بے حد ہنسی آئی تھی اِس کی عقل پر وہ بیغیرتوں کی طرح اِس کے دود کارنے پر دوبارہ اس کے قریب نہیں جائے گا زبر قان اس کی جانب دیکھے بنا بیڈ کی دوسری طرف جا کر لیٹ گیا تھا پیروں میں پڑا کمفرٹر اٹھا کر اس نے اپنے سینے تک اوڑھ لیا تھا آئیزل کا دل کیا زور سے دھڑکا تھا وہ اس کے برابر میں آکر لیٹ گیا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ لائٹ آف کر دو آئیزل۔۔۔اِس کے لہجے میں اپنے لیے اتنی اجنبیت دیکھ کر اِس کا دل کیا کے خون کے آنسو روئے اس کی بات کی تاکید کرتی اِس نے لائٹس اف کر دی تھی آئیزل بھی اسی کے برابر میں لیٹ گئی تھی کمفرٹر اس نے اوڑھ لیا تھا کیونکہ اے سی کافی تیز چل رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

زبر قان اس کی طرف پشت کیے لیٹا تھا آئیزل کی انکھوں میں ایک دفعہ پھر پانی چھلکا تھا وہ اب بغیر آواز کے رو رہی تھی اِس نے دوپٹہ اتار کر تکیہ کی طرف رکھ دیا تھا کُچھ دیر بعد زبر قان نے نیند میں کروٹ بدلی تھی آئیزل جو اس کی پشت کو ٹکٹکی باندھے دیکھ روئے جا رہی تھی اِس کے ایک دم پلٹنے پر گھبرا گئی تھی پر وہ گہری نیند میں تھاhttps://www.kitabnagri.com/

آئیزل رونا بھول کر اس کے چہرے کو یک ٹک دیکھنے لگی وہ بے حد پر کشش و جیہہ چہرے والا تھا اِس کی آنکھیں بند تھی اِس کی گھنی جھلاریں جو آرزو گلگوں کو چھو رہی تھی آئیزل کی نظریں اس کی ستواناک سے ہوتی ہوئی اِس کے عنابی لبوں تک آئی تھی پھر اس کے تھوڑی پر پڑتے گڑھے پر اکر ٹھہر گئی تھی اِس کی نظر زبر قان کے اس تل پر گئی تھی جو نچلے ہونٹ سے کافی نیچے تھا وہ بے حد حسین و جمیل مرد تھا وہ کئی حسیناؤں کا دل دھڑکانے کی صلاحیت رکھتا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

آئیزل کی آنکھیں بند ہو رہی تھی وہ نیند کی وادیوں میں آہستہ آہستہ اتر رہی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جو دو ماہ بعد تڑپتے سلگتے دل کے ساتھ اپنے کمرے میں آیا تھا پر سامنے ہی وہ کمفرٹر میں دوبکے سو رہی تھی دنانیر ناراضگی ظاہر کرنا چاہتی تھی پر گیٹ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا تھا دنانیر کے ہونٹ مُسکراہٹ میں ڈھلے تھے وہ دخان کو دیکھنا چاہتی تھی پر ایسے کمفرٹر میں گھس کر تو دیکھ نہیں سکتی تھی تبھی خود پر سے کمفرٹر کو ہٹا کر اٹھ بیٹھی تھی دخان اِس کے ایسے اٹھ کر بیٹھنے پر مسکرایا مطلب ناراض تھی میڈم صاحبہ اس سے اب منانا بھی اسے ہے تھا دخان نے ابھی چند قدم اس کی طرف ہی بڑھائے تھے دنانیر بیڈ سے آ اٹھی تھی پھر اس کی جانب آئی اِسے اپنے دوپٹے کا بھی ہوش نہیں رہا تھا جو بیڈ پر پڑا تھا

دخان کو دیکھ کر اِس کی انکھوں میں ایک دم پانی چھلکا تھا چند آنسوں انکھوں سے ٹوٹ کر گالوں پر بہ نکلے تھے دخان نے اس کے اور اپنے درمیان فاصلہ دو قدم میں سمیٹا تھا پھر آگے بڑھ کر اسے خود میں بھینچتا اس سے پہلے ہی دنانیر اس کے سینے سے آلگی تھی دخان نے مُسکرا کر دونوں بازو اِس کی کمر پر لوک کر کے اسے خود میں زور سے بھینچا دنانیر نے ایک دم اس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی دخان کو اس کے آنسو تکلیف پہنچا رہے تھے تبھی اس کا چہرا ہاتھوں کے پیالوں میں بھر کر اِس کے آنسو اپنے ہونٹوں سے چنے پھر آہستہ سے اس کی انکھوں پر باری باری لب رکھے تھے دنانیر نے آج

Posted On Kitab Nagri

اسے ایسا کرنے سے نہیں روکا تھا بلکہ وہ آنکھیں موند کر اس کے لمس کو محسوس کر رہی تھی دخان نے یہ چیز نوٹ کر لی تھی تبھی گہرا مسکرایا تھا

کہاں چلے گئے تھے آپ ہمیں چھوڑ کر۔۔۔۔دنانیر سوں سوں کرتی بولی جس پر دخان کی ھونٹوں پر مسکراہٹ اور گہری ہو گئی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

ہم نے آپ کو بہت مس کیا۔۔۔۔دنانیر دوبارہ اس کے سینے سے جا لگی تھی اِس نے اپنے دونوں بازو سے دخان کو کس کر پکڑا ہوا تھا کے کہی وہ دوبارہ نا بھاگ جائے

مُجھے کیوں مس کیا۔۔۔۔دخان نے انجان بنتے ہوئے پوچھا تھا جس پر دنانیر نے اس کے سینے سے منہ نکال کر سوچنے ہوئے اسے دیکھا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پتہ نہیں ہم نے آپ کو کیوں مس کیا نیچے لان میں بندھے اس خونخوار کتے کو مس کر لیتے تو زیادہ بہتر رہتا۔۔۔۔دنانیر نے منہ بسورتے ہوئے کہا تھا جس پر دخان کھکھلا کر ہنس دیا

Posted On Kitab Nagri

میں کیسے مان لو کے تُم نے مُجھے مس کیا کوئی ثبوت دکھاؤ۔۔۔دخان کی بات پر دنانیر سوچ میں پڑ گئی تھی

ہمارے پاس تو کوئی ثبوت ہے ہی نہیں جس سے ہم ثابت کر سکیں۔۔۔اس نے اپنے نچلے ہونٹ کو دانتوں تلے دبا کر اس سے پوچھا تھا دخان نے اس کی کمر پر ایک ہاتھ رکھ کر اسے خود کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب کیا تھا دنانیر کا دل زور سے دھڑکا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

تُم ثبوت دے سکتی ہو۔۔۔دخان کے کہنے پر اس نے دونوں آئیبرو اوپر اچکا کر پوچھا تھا کیسے

بس ایک کس وہ بھی یہاں پر۔۔۔دخان نے اپنے ہونٹوں کی طرف اشارہ کیا تھا اِس کی بات سن کر دنانیر شرم کے مارے لال ہو گئی تھی اِس نے فوراً نفی میں سر ہلا دیا

مُجھے پتہ تھا تُم مُجھے مس کر ہی نہیں سکتیں بس ناٹک کر رہی ہو۔۔۔دخان نے استہزاء مسکراتے ہوئے کہا تھا جس پر دنانیر نے اسے نظریں اٹھا کر دیکھا تھا پھر اس کے کندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر خود کو پنجوں کے بل پورا اوپر اُٹھایا تھا دخان گہرا مسکرایا اسے کمر سے پکڑ کر تھوڑا اور اوپر اٹھایا تھا دنانیر کے

Posted On Kitab Nagri

پیر اب زمین پر نہیں دخان کے پیروں پر تھے نگاہیں نگاہوں سے ملی تھی دنانیر نے فوراً نظریں چرائی تھی سامنے والی کی انکھوں میں بے حد بے باک پن تھا

دنانیر کی ناک دخان کی ناک سے ٹچ ہو رہی تھی گرم سانسیں ان دونوں کے منہ کو جھلسا رہی تھی دخان مبہم سا ہو کر اِس کی پلکوں کا وہ جان لیوا رقص دیکھ رہا تھا تبھی دنانیر نے اپنا ہاتھ اِس کی انکھوں پر رکھا پھر مسکرا کر اس کے عنابی لبوں پر آرام سے اپنے لب رکھے تھے دخان نے وہ لمس اپنے ہونٹوں پر ابھی سہی سے محسوس کیا بھی نہیں تھا دنانیر فوراً پیچھے ہٹی تھی لمحہ کافی فسوں خیز تھا دخان نے اس کا ہاتھ اپنی آنکھوں سے ہٹا دیا تھا نگاہیں نگاہوں سے ملی تھی

نوٹ بیڈ۔۔۔۔ تُم نے جتنی آرام سے کس کی مجھے اس کا یہی مطلب تا کے تم نے مجھے بس اتنا ہی مس کیا اب جانا چاہوں گی میں نے تمہیں کتنا مس کیا۔۔۔۔دخان اس کا جواب سنے بغیر اس کے بالوں کو اپنی مو ٹھی میں جکڑ کر اس کا چہرہ اپنے چہرے کے بلکل قریب کیا تھا پھر اپنے دہکتے ہوئے لبِ اس کے گداز لبوں پر رکھے اِس کے بھڑکتے سلگتے دل پر جیسے ٹھنڈے پانی کی پھوار پڑ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

اس کا لمس جان لیوا تھا دنانیر کو اپنی سانسیں بند ہوتی محسوس ہو رہی تھی تبھی اس نے اس کا کالر اپنی مٹھی میں دبوچا تھا دخان ہوش کی دنیا میں واپس آیا مبتھا پھر نرمی سے اس کے لبوں کو آزادی بخشی دنانیر نڈھال سی ہو کر اس کے سینے سے لگی گہرے گہرے سانس لینے لگی تھی دخان نے اسے بازوں میں بھر کر بیڈ پر اسے نرمی سے لٹا دیا تھا دنانیر جو تھوڑا کھسک کر اپنے برابر میں اس کے لیے جگہ بنا رہی تھی پر اگلے ہی لمحے دخان اس پر حاوی ہو چکا تھا کسرتی اور آہنی جسم کا سارا وزن اِس نازک سی جان پر آیا تھا دنانیر سانس تک نہیں لے پا رہی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

دخان نے دنانیر کے ہاتھ پکڑ کر بیڈ سے لگائے تھے پھر اس کی گردن میں منہ دے کر اِس کی خوشبو اپنے اندر اُتارنے لگا تھا دنانیر کی دل کی دھڑکن اسے محسوس ہو رہی تھی تبھی مدھم سا مسکرایا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دخان۔ن۔ن۔۔۔۔دخان نے اس کی گردن سے منہ نکال کر اس کے ھونٹوں کو دیکھا تھا جن سے تھوڑی دیر پہلے اس کا نام لیا گیا تھا

ایک بار پھر لو میرا نام۔۔۔۔دخان انگوٹھے سے اس کے لب مسلتا بولا

Posted On Kitab Nagri

دخان۔ن۔۔۔دنانیر نے مسکرا کر اِس کی انکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا پر اگلے ہی لمحے دخان پھر اس کے ھونٹوں پر جُھک چُکا تھا خود کو دیر تک سیر اب کرنے کے بعد وہ اس سے نرمی سے پیچھے ہٹا تھا دنانیر نے گہری گہری سانسیں لیتے ہوئے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھا دخان اس کے گھورنے پر کھکھلا کر ہنس دیا تھا تبھی اس کے دائیں گال پر گڑھا پڑھا تھا دنانیر مبھم سی ہو کر اس کے گال پر پڑھنے والے گڑھے کو دیکھنے لگی دخان نے مسکرا کر اِس کے پھولے پھولے گُلابی گال پر اپنے لب رکھے تھے جو ایک دم سے اور گلابی ھو گئے تھے

اس نے کروٹ لے کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود سے لگایا تھا دنانیر کا سر اِس کے سینے سے ٹکرایا دخان نے پیروں میں پڑا کمفرٹر اپنے اور اس کے اوپر ڈال کر اس کی پیٹھ تھپکنے لگا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دنانیر سو جاؤں۔۔۔اس نے کہہ کر اسے خود میں زور سے بھینچ لیا تھا جب تک وہ سو نہیں گئی دخان اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا رہا جب اس کا شک یقین میں بدل گیا کہ وہ سو گئی ہے دخان نے اس کے چہرے کو دیکھا جہاں بچوں والی معصومیت تھی اس کے ہونٹ استہزاء مسکراہٹ میں ڈھلے تھے آنکھوں میں نفرت در آئی تھی

Posted On Kitab Nagri

جس رات تُم خود اپنے منہ سے اعتراف کرو گی کہ تُمہیں مجھ سے محبت ہے اس رات میں تُمہیں اپنے عشق اور جنوں کی ہلکی سی جھلک دکھاؤں گا اور اگلی صبح تُم سے اظہار محبت کرنے کے بجائے اظہار نفرت کرو گا۔۔۔دخان کہتا اِس کے برابر سے آٹھ کھڑا ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے کمرے سے باہر نکل گیا

صبح زبر قان کی آنکھ کھلی سامنے ہی وہ اس کی طرف کروٹ لیے ہی سو رہی تھی اُس کے چہرے پر بے حد معصومیت چھائی ہوئی تھی انکھیں سوجی ہوئیں تھی اور گالوں پر آنسو کے مٹے مٹے نشان واضح طور پر دکھائی دے رہے تھے کیا وہ پوری رات روتی رہی ہے آخر کیوں زبر قان اس کے رات بھر رونے کی وجہ ڈھونڈ رہا تھا آخر رات کو تو وہ اس کے قریب بھی نہیں گیا تھا پھر آنسوں کے مٹے مٹے نشان کیوں تھے اِس کے گالوں پر۔۔۔وہ سوچ کر ہی رہ گیا پھر سر جھٹک کر بیڈ سے اُٹھ کر واشروم میں بند ہو گیا چند لمحے بیتنے کے بعد زبر قان باتھروم سے باتھ روب پہنے نکلا اس کی نظر بیڈ پر لیٹی آئیزل پر گئی جو ابھی تک سو رہی تھی زبر قان اس پر ایک نظر ڈالتا ہوا ورڈروب میں چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

چند منٹ کے بعد وہ ورڈروب سے باہر آیا پھر ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی تیاری مکمل کرنے لگا اِس کی نظریں بیڈ پر لیٹی آئیزال آئیزل پر ہی جمی تھی آئیزل جان لیوا انگڑائی لے کر نیند سے بیدار ہوئی تھی خود بھی سے کمفرٹر ہٹا کر اس نے اپنے کمر پر کھلے ہوئے بالوں کو جوڑے قید کیا تھا آئیزل کو خود پر کسی کی نظریں محسوس ہوئیں اِس نے اس پاس دیکھا کوئی نہیں دکھا بلکے خالی بیڈ منہ چڑھا رہا تھا اِس نے منہ بسور کر سامنے دیکھا جہاں زبر قان کھڑا اپنے ہاتھ میں گھڑی باندھ رہا تھا اس نے پلٹ کر اِس پر ایک نظر ڈالی اس کی آنکھیں کسی بھی جذبے سے پاک تھی ان میں سرد پن تھا پھر واپس اپنے کام میں مشغول ہو گیا / https://www.kitabnagri.com

یہ تو وہ زبر قان نہیں تھا جسے آئیزل جانتی تھی۔۔۔آئیزل کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گال پر بہ نکلا جسے اس نے فوراً صاف کیا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مجھے اگنور کر رہے ہیں پر کب تک کریں گے آج رات میں نے نہ آپ کے ہوش اڑا دیے تو میرا نام بھی آئیزل نہیں۔۔۔آئیزل کے ھونٹوں پر مسکراہٹ گہری مسکراہٹ آئی تھی جسے زبر قان بہت اچھے سے دیکھ چکا تھا آئیزل بیڈ سے اُٹھ کر واشروم میں بند ہو گئی

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد وہ واشروم سے باہر آئی زبر قان جو سوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کوئی ضروری کام کر رہا تھا اِس کی نظر آئیزل پر پڑی یک دم گیلے بال جو کمر پر کھلے تھے اور ان کی وجہ سے قمیض جسم سے چپکی ہوئی تھی اس کے بالوں سے اٹھتی شیمپو کی دھیمی خوشبو اس کے اعصاب چٹخا رہی تھی آئیزل کو خود پر زبر قان کی بے باک نظریں محسوس ہو رہی تھی اِس نے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا کر اسے نظریں اٹھا کر دیکھا زبر قان اپنی جگہ پتھر کا ہو گیا تھا دونوں کی نظریں آپس میں ملی تھی دونوں کی انکھوں میں عشق اور جنوں کی الگ ہی داستاں تھی اسے یہ بات اِس کے لیے کافی حیران کر گئی تھی پر اس نے سر جھٹک دیا اور اپنے کام میں مشغول ہو گیاhttps://www.kitabnagri.com/

اس کے ایسے دیکھ کر اگنور کرنے پر اس کی انکھوں میں یک دم پانی چھلکا تھا جسے اس نے اپنے گالوں پر بہنے دیا ڈریسنگ مرر سامنے کھڑے ھو کر شیشے میں نظر آتے زبر قان کے عکس کو دیکھنے لگی پھر سر جھٹک کر تیار ہونے لگیhttps://www.kitabnagri.com/

کُچھ ہی دیر بعد آئیزل سادا اورنج کلر پیروں تک چھوتی فراک پہنی ہوئی تھی جس کے نیچے چوڑی دار پاجامہ تھا اور آستینیں بھی چوڑی دار تھی ہلکے میک اپ پر اورنج کلر کی لیپ اسٹک ھونٹوں پر سجائے

Posted On Kitab Nagri

شیشے میں نظر آتے اپنے عکس کو مسکرا کر دیکھنے لگی کانوں میں گولڈن کلر کے جھمکے ڈلے ہوئے تھے اور کمر تک آتے بالوں کو کرلز کر کے کمر پر اس نے کھلا چھوڑ دیا تھا اِس نے اسے ابھی تک نظریں اٹھا کر نہیں دیکھا تھا وہ اس کا اپنے کمرے میں اس کی چہل قدمی دیکھ رہا تھا اِس کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے جو اس کے کمرے کے اس پاس بھی نہیں بھٹکتی تھی وہ آج بے پرواہ سی ہو کر اس کے کمرے میں بڑے آرام سے گھوم رہی تھی وجہ وہ شاید زبر قان کے غصّے کو بھلا چکی تھی اس کے دل میں اس کے لیے ڈر ختم ہو رہا تھا جو زبر قان کو بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا

وہ اب اسے پہلا والا زبر قان بن کر دکھائے گا اِس نے ارادہ کر لیا تھا۔۔۔ایک دم سے پورے کمرے میں زبر قان کے پسندیدہ پرفیوم کی اسمیل پھیلی تھی ایسا نہیں تھا کہ زبر قان نے نہیں لگائی ہوئی تھی اس نے بھی لگائی ہوئی تھی پر ایک دم سے آنے والی خوشبو پر اس نے آئیزل کو نظر اٹھا کر دیکھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جو غضب ڈھا رہی تھی زبر قان کی نظریں اس نازک سراپے میں اُلجھ سی گئیں تھی وہ زبر قان کا مخصوص پرفیوم ہاتھ میں لیے خود پر چھڑک رہی تھی پھر اس نے گہری سانس لے کر یہ خوشبو خود میں اُتاری تھی زبر قان ایک جھٹکے سے سوفے سے اٹھا پھر اس کی جانب بھناتا ہوا بڑھا آئیزل نے پرفیوم کو

Posted On Kitab Nagri

اپنی جگہ رکھا ہی تھا کہ زبر قان نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی جانب گھمایا تھا آئیزل نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جو اسے کڑے تیور لیے غصّے سے گھور رہا تھا آئیزل کی جان پر بنی وہ جی جان سے لرز رہی تھی

آئیزل کو اپنے بازو میں اس کی اُنگلیاں پیوست ہوتی محسوس ہوئی اسے شدید قسم کی تکلیف ہو رہی تھی

میرا بازو چھوڑیں درد ہو رہا ہے مُجھے۔۔۔۔وہ مچلی تھی جس پر زبر قان نے اس کا دوسرا بازو بھی پکڑ کر اِسے زور سے جھٹکا دیا تھا آئیزل کی انکھوں میں ایک دم پانی چھلکا تھا اِس نے خوف زدہ ہو کر اسے دیکھا جو اسے ہی کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

کس کے لیے اتنا سجی سنواری ہوں ہاں۔۔۔زبر قان دھاڑا تھا جس پر آئیزل اپنی جگہ سے اچھلی تھی وہ اس اسے پہلی بار اتنے غصّے میں دیکھ رہی تھی اُس نے اسے کیا کہا تھا تھوڑی دیر پہلے

جواب دو کچھ پوچھا ہے تُم سے۔۔۔۔ایک ہاتھ سے اس کا منہ دبوچ کر اب کی بار اور شدت سے دھاڑا تھا جس پر آئیزل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے پر سے ہٹایا تھا اِس کے ہاتھ جھٹکنے پر زبر قان نے

Posted On Kitab Nagri

اس کے بال اپنی موٹھی میں دبوچ کر اس کا چہرا اپنے چہرے کے قریب ترین کیا زبر قان کی گرم سانسیں اسے اپنے چہرے پر محسوس ھو رہیں

آج۔ج۔ج ایہا چھوٹا سا۔اڈھولکی۔ی فنکشن۔ن ہے۔۔ے۔۔۔۔۔آئیزل ہکلا کر بولی اِس کی آنکھوں میں آنسو کے بجائے زبر قان کے لیے نفرت در آئی تھی بے حد افسوس تھا اِس کی انکھوں میں زبر قان کے لیے وہ اپنی بیوی سے پوچھ رہا تھا کہ وہ کس کے لیے تیار ہوئی ہے۔۔۔۔زبر قان کی گرفت ڈھیلی پڑی تھی آئیزل نے ایک دم سے آنکھیں بند کر کے بہت سے آنسو اپنے اندر اُتارے تھے اِس کی ناک لال ہو گئی تھی اور چہرہ آنسو ضبط کرنے کے چکر میں لال بھبوکا ھو گیا تھا زبر قان اسے سر تا پیر دیکھنے لگا جو ہولے ہولے لرز رہی تھی ایک دم سے اس کے آنکھیں کھول کر دیکھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آئیزل اپنے اندر ساری ہمت جمع کرتی کمرے سے جانے کے لیے گیٹ کی طرف بڑھی زبر قان اطمینان نے واپس جا کر سوفے پر بیٹھ گیا وہ اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا

کس کی اجازت سے کمرے سے باہر جا رہی ہوں فوراً اِدھر میرے پاس آؤں۔۔۔۔آئیزل نے گیٹ کے لوک پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ اس کی آواز پر پلٹی اس نے آنکھیں بند کر لیں تھی

Posted On Kitab Nagri

یہاں میرے پاس آکر بیٹھو۔۔۔زبر قان کی بات پر اس کے دل زور سے دھڑکا تھا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی سوفے تک آئی تھی زبر قان کے برابر میں چھٹی جگہ پر ابھی بیٹھنے ہی والی تھی زبر قان نے اس کمر سے پکڑ کر اپنی تھائی پر بیٹھایا تھا آئیزل کا جسم شل ہو گیا تھا وہ سانس روکے بیٹھی تھی وہ اس کے اِس عمل سے بلکل سن ہو گئی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

زبر قان نے اس کے بال سمیٹ کر ایک کندھے پر ڈالے تھے وہ اس کی اُنگلیوں کا لمس اپنی بیک پر محسوس کر سکتی تھی زبر قان نے اس کے کندھے پر اپنی تھوڑی ٹکائی تھی آئیزل کا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تھاhttps://www.kitabnagri.com/

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مُجھے بتا دو کے وہ کون ہے تاکہ مُجھے آسانی ہو اُسے قتل کروانے میں۔۔۔آئیزل اس کی بات کا مطلب سمجھ کر ایک جھٹکے سے اس کی گود سے اُٹھی تھی اور پلٹ کر اسے دیکھا جو اس کے بولنے کے انتظار میں تھا اس کے الفاظ اس کے جسم پر کوڑے مار گئے تھے اِس کی آنکھوں میں پانی ایک دم چھلکا تھا

Posted On Kitab Nagri

اگر ان کا نام جاننا چاہتے ہیں تو سنیں زبر قان بنت منہاج جو میرا پہلا اور آخری عشق تھے۔۔۔۔وہ کہتی اِس کے سامنے ٹرکش کارپیٹ پر بیٹھتی چلی گئی ایک دم سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی زبر قان اس کے اعتراف پر سانس روکے اسے دیکھ رہا تھا پھر اس کے تھے کہنے پر اسے کچھ ہوا وہ تو اس کے سامنے زندہ کھڑا تھا وہ اسے مارنے پر کیوں طلی ہوئی تھی

انہیں قتل کروانے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو شادی کی پہلی رات کو میں نے خود انہیں مار دیا تھا میں انہیں کھو چکی ہوں وہ مجھ سے ناراض ہو کر کہیں چلے گئے ہیں اور آپ پتہ نہیں کون ہے جو ان کے جیسے دکھتے ہیں آپ اپنی باتوں سے روز میرے جسم پر کوڑے برساتے ہیں۔۔۔۔اور میرے زبر قان مُجھے نیلی آنکھوں والی بلی کہتے تھے مُجھے محبت بھری نظروں سے دیکھتے تھے انہوں نے کبھی مُجھے ہرٹ نہیں کیا جیسے آپ کرتے ہیں۔۔۔۔ آئیزل کی کہتے کہتے ہچکیاں بندھ گئی تھی اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

سہی تو کہہ رہی تھی وہ۔۔۔۔زبر قان خود کو کھو چُکا تھا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسے واقعی سامنے بیٹھی لڑکی کے آنسوں سے ذرہ برابر فرک نہیں پڑھ رہا تھا اِس نے آگے بڑھ کر اِس کو گلے لگانا بھی مناسب نہیں سمجھا تھا وہ سنگ دل بنا بیٹھا رہاhttps://www.kitabnagri.com/

Posted On Kitab Nagri

آپ مجھے آزاد کر دیں۔۔۔۔اس کی بات پر برہم ہو کر زبر قان سوفے سے اٹھ کھڑا ہوا اس کے پاس دوزانوں ہو کر بیٹھا

تمہیں میری قید سے رہائی صرف میری موت ہی دلا سکتی ہے میں تو جیتے جی تمہیں آزاد نہیں کروں گا۔۔۔۔پر تُم آزاد ھو سکتی ہو۔۔۔۔زبر قان کے کہنے پر آئیزل نے اسے پوچھا کیسے جس پر زبر قان کا ہاتھ پسٹل پر گیا تھا اِس نے پسٹل نکال کر اِس کی طرف بڑھائی تھی آئیزل کا رنگ سفید ھو گیا تھا وہ اسے شوٹ کرے گا آئیزل لرز اٹھی تھی زبر قان اس کا دِماغ پڑھ چکا تھا تبھی معنی خیز مسکرایا تھا

ڈرو نہیں تمہیں مارنے کے لیے نہیں نکالی ہے تُم مُجھے اس سے شوٹ کر دو تو تمہیں آزادی مل جائے گی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زبر قان نے اپنی طرف سے اسے بہترین مشورہ دیا تھا وہ اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے کوئی پاگل انسان کو دیکھتا ہے

دیکھو میں تمھارے لیے پہلا والا زبر قان نہیں بن سکتا تو بہتر ہے مُجھے شوٹ کر دو صحیح ہے میرے قریب آجاؤں تاکہ جب تم مجھے گولی مارو تو میں تمھاری گلے لگ کر تمھاری باہوں میں دم توڑوں اور

Posted On Kitab Nagri

میرا جتنا خون بھی تمھارے ان کپڑوں پر لگے ان کپڑوں کو میری موم کو دے دینا وہ سنبھال کر رکھ لیں گی۔۔۔اس کی بات پر آئیزل نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا زبر قان نے اسے سرد آنکھیں لیے اسے دیکھا تھا

اس کا ایک ہاتھ پکڑ کر اس میں گن تھمائی تھی گن اتنی بھاری تھی کے آئیزل کو اپنی کلائی ٹوٹتی محسوس ہوئی اِس نے پھر نفی میں سر ہلا کر وہ گن اپنے پیچھے چھپالی زبر قان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سامنے کیا پھر اسے گن پکڑوائی پھر اپنی اور اس کی اُنگلی ٹریگر پر رکھوائی اسے اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا آئیزل نے پھر نفی میں سر ہلایا وہ سن ھو کر اسے دیکھ رہی تھی تبھی زبر قان نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود سے لگایا تھا پھر اس کے کندھے پر اپنی تھوڑی ٹیکہ دی تھی پسٹل اس نے اپنے دل کے مقام پر رکھی تھی

زبر قان۔ن۔ن ایسا نہ کریں آپ مجھے ایسے بھی اچھے لگتے ہیں آپ مجھے ایسے بھی قبول ہیں آپ میرے زبر قان ہیں میں آپ کو خود سے محبت کرنے پر۔۔۔۔آئیزل کے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے تھے جب پسٹل سے گولی چلنے کی آواز آئی زبر قان کا جسم ڈھیلا پڑ چکا تھا آئیزل کے کندھے پر رکھی اِس کی تھوڑی جو ایک طرف لٹک گئی تھی آئیزل کی سماعتوں میں ایک دم سے بہت سے دھماکے

Posted On Kitab Nagri

ہوئے تھے اسے اپنے کانوں میں سیٹی جیسی آواز سنائی دے رہی تھی کُچھ دیر کے لیے آئیزل اپنی جگہ سن بیٹھی رہ گئی پھر اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گال پر بھا تھا آہستہ آہستہ ان میں روانی آگئی تھی

ز۔ز۔زبر قان۔ن۔ن زبر قان آپ مجھے یوں چوڑ کر نہیں جاسکتے میں آپ سے محبت کرتی ہوں میں آپ سے محبت کرتی ہوں میں نے آپ کو کھو دیا مُجھے آپ کی قید سے رہائی نہیں چاہیے تھی ہاں نہیں چاہیئے تھی زبر قان پلیز واپس آجائیں میں آپ کے بغیر مر جاؤں گی۔۔۔۔۔ آئیزل زبر قان کے گلے لگی دیوانوں کی طرح اسے پکار رہی تھی اس نے دونوں بازو اِس کی گردن کے گرد حمائل کیے ہوئے تھے جبکہ زبر قان کا وجود ڈھیلا اور ٹھنڈا پڑ چکا تھا وہ بے جان ہو کر اس کے گلے لگا ہوا تھا

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کس کو اپنی مدد کے لیے بلائے وقت ہاتھ میں سے ریت کے مانند نکل چُکا تھا کئی لمحے وہ اس کے گلے لگی دیوانوں کی روتی رہی آنکھیں بند کیے وہ زبر قان کی خوشبو اپنے اندر اُتار رہی تھی تبھی اس کو اپنے کندھے پر چُبھا پھر اس چیز نے اپنے دانت اِس کے کندھے پر رکھ کر گاڑھ دیے اِس کے منہ سے ایک سسکی نکلی شاید کوئی کیڑا تھا یہ سلسلہ آب حد سے بڑھ چکا تھا اسے اپنی بیوٹی بون پر پھر وہی تکلیف کا احساس ہوا اب کی بار پہلے والے سے کہیں گناہ شدت تھی اِس کیڑے کے کاٹنے میں آئیزل کو گردن پر کسی کے ہونٹ سفر کرتے ہوئے محسوس ہوئے

Posted On Kitab Nagri

جانِ زبر قان تُمہیں کیا لگا کے میری قید سے رہائی صرف موت ہے اتنی جلدی آزاد ہو جاؤں گی میری قید سے ابھی تو دو مہینوں کی سزا پینڈنگ میں پڑی ہے ایک رات میں ہی جھیلنی پڑے گی میری نیلی آنکھوں والی بلی۔۔۔زبر قان اس کے کان کی لو کو اپنے دانتوں سے کاٹ کر بولا آئیزل اپنی جگہ پر پتھر کی طرح جم گئی زبر قان کی محبت سے چور آواز اسے اپنے کانوں میں سنائی دی اور اس کا لمس اس کا دل زور سے دھڑکا تبھی اپنی کمر پر زبر قان کے سرسراتے ہوئے ہاتھ محسوس ہوئے اس نے زبر قان کے کندھے سے منہ نکال کر اسے دیکھنا چاہا زبر قان نے اسے کمر سے پکڑ کر گھما دیا تھا آئیزل کی پیٹھ زبر قان کے سینے سے لگی ہوئی تھی زبر قان نے ایک بازو اس کے سینے پر رکھ کر اسے خود میں زور سے بھینچا تھا آئیزل نے اس کے بازو پر اپنے ہونٹ رکھ کر انھیں چوما تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زبر قان میری فراک میں کچھ ہے میرے پیٹ پر ہے اب۔۔آئیزل نے بوکھلا کر زبر قان کو پکارا تھا اور اس کے سینے میں جا گھسی تھیhttps://www.kitabnagri.com/

جی میری جان میرا ہاتھ ہے۔۔۔زبر قان نے بڑے آرام سے کہہ کر اِس کا دل زور سے دھڑکایا تھا آئیزل اس کا ہاتھ سرسراتا ہوا ہاتھ اپنے پیٹ پر محسوس کر رہی تھی آج وہ اسے بلکل دودکارنے والی

Posted On Kitab Nagri

نہیں تھی تبھی نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا کر اس کی جسارتیں برداشت کرنے لگی جان حلق میں تب اٹکی جب اس کا ہاتھ پیٹ سے اوپر آیا آئیزل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا

زبر قان۔ن۔ رات میں۔ں۔ں مُجھے ابھی نیچے جانا ہے اور سب ویٹ کر رہیں ہونگے میرا پلیز پلیز۔۔۔ آئیزل تلے مینتے کرنے پر آگئی تھی زبر قان نے ہاں میں سر ہلا کر اِس اپنی طرف گھمایا تھا آئیزل نے اسے سہی سلامت دیکھ اس کے گلے لگی تھی بہت سے آنسو آنکھ سے ٹوٹ کر زبر قان کی شرٹ میں جذب ہوئے تھے زبر قان نے اس کی پیٹھ سہلائی تھی اِس کے کندھے سے منہ نکال کر آئیزل نے اپنا ماتھا اس کے ماتھے سے ٹکایا تھا

آپ میرا عشق ہیں اور۔۔۔۔ تُم میرا جنوں ہوں۔۔۔زبر قان مسکرا کر بولا تھا جس پر آئیزل نے مسکرا کر اپنا بازو اس کی گردن کے گرد حمائل کیا جبکہ دوسرا ہاتھ اس کے کالے سیاہ بالوں میں الجھایا تھا زبر قان اس کے ارادے بھانپ چکا تھا تبھی تھوڑا اور آگے ہوا پھر مسکرا کر اِس نے آئیزل کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے اِس کے ھونٹوں پر جھکی تھی آئیزل نرمی سے اس کے ھونٹوں کو چوم کر پیچھے ہٹتی اس سے پہلے ہی زبر قان اس کے گداز لبوں پر جُھک چُکا تھا تھوڑی ہی دیر میں وہ آئیزل کو نڈھال کر چُکا تھا

Posted On Kitab Nagri

آپ تو آج میری ساری سانسیں بند کرنے پر تُلے بیٹھے تھے۔۔۔آئیزل اس کے سینے سے لگی گہرے گہرے سانس لیتی بولی جس پر زبر قان گہرا مسکرایا تھا

اتنا پیارا تحفہ کس خوشی میں۔۔۔زبر قان اس کو تھوڑی دیر پہلے کی گئی اِس کی کاروائی یاد دلا رہا تھا

آپ کو واپس پا لینے کی خوشی میں۔۔۔آئیزل کہتی اِس کے سینے میں اور چھپی زبر قان گہرا مسکرایا تھا

تو بیڈ پر چلیں یا نیچے۔۔۔زبر قان نے مسکراہٹ چھپا کر کہا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

نیچے۔۔۔۔آئیزل نے فوراًاس کی بات کا جواب دیا تھا

تو اس حلیہ میں تو جاؤں گی نہیں نیچے جاؤ فریش ہو کر آؤں۔۔۔زبر قان کہ کہنے پر آئیزل اس کے فورا اٹھ کر واشروم میں بند ھوئی تھی زبر قان بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لال سرخ دوپٹہ جس کو حوریہ اور مفرا نے دو کناروں سے پکڑ کر اِس کے سر پر گُلاب کی پتیوں کی طرح ڈالا تھا سرخ اناری رنگ کی پیروں تک چھوتی فراک جو زمین کو چوم رہی تھی اِس کا لباس بھی شرما رہا تھا آنے والے وقت کا سوچ سوچ کر ایسے ہی تو نہیں اناری ہو رہا تھا اس کے فرصت سے تراشے گئے

Posted On Kitab Nagri

حسین نین نقوش کو جیسے میک اپ نے چار چاند لگا دیے ہوں وہ پرستان سے آئی کوئی شہزادی لگ رہی تھی

اس نے جھکی پلکوں کو اٹھا کر اپنا شیشے میں نظر آتا عکس دیکھا ساتھ کھڑے سائے نے بھی اسے پہچانے سے منع کر دیا تھا اِس نے منہ بنا کر اسے گھوری سے نوازہ سر جھٹک کر خود کو آئینے میں ہر اینگل سے دیکھنے لگی پیچھے کھڑی حوریہ کے ساتھ وہ دونوں بھی کھکھلا کر ہنس پڑی

ابیہا پر آج الگ ہی روپ آیا تھا

تبھی گیٹ پر ہلکی سی دستک ہوئی تھی اِن چاروں نے پلٹ کر گیٹ کی طرف دیکھا وہ چاروں گیٹ کھول کر کر اندر کمرے میں داخل ہوئیں پریشے جامنی رنگ کی سادہ قمیض شلوار میں ملبوس تھی بالوں کو اسٹریٹ کلر کے کمر پر کھلا چھوڑا ہوا تھا پیروں میں ہم رنگ خصے پہنی ہوئی تھی اس نے کوئی خاص تیاری نہیں کی تھی آخر گھر میں سادگی سے نکاح پڑھا کر رخصتی کر دینی تھی اس کی طرح ہی آئیزل بھی ریڈ کلر کے سادہ قمیض شلوار پر بلیک کلر کی گرم شال لی ہوئی تھی وہ کچھ دنوں سے شرمائی گھبرائی سی رہتی تھی الگ ہی روپ آیا ہوا تھا اس پر وجہ زبر قان تھا

Posted On Kitab Nagri

جس نے اس کی دِن رات جینا حرام کر کے رکھا ہوا تھا وہ اسے دوپہیر میں بھی نہیں چھوڑتا تھا اب تو اس کی آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے پڑھنے لگے تھے نیند نہ پوری ہونے کی وجہ سے سر میں بھی درد رہنے لگا تھا تبھی اس نے آج پریشے کے کمرے میں ٹھہرنے کا ارادہ کیا تھا

دنانیر پریشے کے ساتھ کھڑی تھی وہ بھی حیرت سے ایہا کو دیکھ رہی تھی جو بہت پیاری لگ رہی تھی اِس نے آج سفید رنگ کو چھوڑ کر آسمانی بلیو کلر کی قمیض اور ہم رنگ گھیر دار پلازو پہنا ہوا تھا ہم رنگ دوپٹہ جو اس نے سینے پر اچھی طریقے سے پھیلایا ہوا تھا اور ہلکا پھلکا سا میک اپ بھی کیا ہوا تھا وہ پریشے کے ساتھ کھڑی اس سے ہلکی پھلکی سی گُفتگو کر رہی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آج انشاء بھی ان سب کے بیچ میں موجود تھی ان سب سے وہ کافی گھل مل گئی تھی پر زنیق کی نظروں سے اوجھل جب جب وہ مینشن میں موجود ہوتا تھا وہ کمرے میں نظر بند ہو جاتی تھی اسے ایسا کرنے کو آئیزہ نے کہا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

Posted On Kitab Nagri

وہ تین مہینوں سے ان سب کے بیچ میں موجود تھی گھر کے اہم افراد کی طرح ان کے ساتھ بیٹھتی اُٹھتی کھاتی پیتی بس زنیق اپنے کمرے کا ہو کر رہ گیا تھا وہ زیادہ تر وقت اپنا اپنے کمرے میں گزارتا تھا یا پھر مہینوں ہفتوں مینشن کا چکر نہیں لگاتا وہ دیوانہ سا ہو گیا تھا

بڑھی ہوئی شیو آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے رات کو دیر تک جاگ کر سگریٹیں پھونکنا جیسے اس کا پسندیدہ مشغلہ بن گیا تھا بال بھی کافی حد تک بڑھ چکے تھے جو کے آب پونی میں مقید ہو چُکے تھے وہ دن رات اپنی جان اب جم میں پھونکتا رہتا تھا جسم پہلے سے کہیں زیادہ کسرتی ہو چکا تھا اُس کا غصّہ کا لیول بھی پہلے سے کہیں گناہ بڑھ چکا تھا انشاء اس کی رگوں میں خون بن کر دوڑنے لگی تھی ہر پل ہر لمحہ اس کے خیالوں کا مرکز صرف وہ ایک ننھی سی جان ہی ہوتی تھی اس نازک سی جان نے اس دیو ہیکل کو انگاروں پر گھسیٹ لیا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انشاء کا بھی کچھ یہی حال تھا اس دشمن جاں کا دیدار کیے ایک عرصہ بیت چکا تھا آئیزہ کے منع کرنے کے باوجود وہ پلر کے پیچھے چھپ کر زنیق کا انتظار کرنے لگتی پر اسے وہ کہیں نظر نہیں آتا تھا تھک ہار کے اس نے بھی ہاتھ پیر ڈھیلے چھوڑ دیے تھے انشاء کو یہ بات بہت رُلاتی تھی کے اس نے اسے ڈھونڈھنے

Posted On Kitab Nagri

کی کوشش تک ناکی آخر وہ اس پر مسلط جو کر دی گئی تھی کیوں ڈھونڈھتا وہ اسے محبت تھوڑی تھی اسے۔۔۔۔

انشاء وائٹ کلر کی قمیض پر پنک کلر کا پلازو پہنی ہوئی تھی وائٹ کلر کا شیفوں کا دوپٹہ سینے پر پھیلایا ہوا تھا ہاتھوں میں پنک کلر کی چوڑیاں جن کی چھنکار ہر طرف پھیلی ہوئی تھی پیروں میں پازیب اور خصے پہنی ہوئی تھی ہلکا پھلکے سے میک اپ پر پنک کلر کی لیپ گلوز لگائی ہوئی تھی کانوں میں چھوٹے چھوٹے سے جھمکے جگمگا رہے تھے وہ آسمان سے اُتری کوئی پری لگ رہی تھی۔۔۔۔اس نے مسکرا کر آئیزہ کو دیکھا پھر گول گھوم کر آئیزہ کو اپنی تیاری دکھائی آئیزہ نے آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا

بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔آئیزہ نے کھل کر تعریف کی تھی جس پر انشاء مسکرا دی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آپ بھی بہت پیاری لگ رہی ہیں ماما۔۔۔انشاء نے آئیزہ کی تیاری کو مدے نظر رکھتے ہوئے کہا تھا جس پر آئیزہ صرف مسکرا دی پھر ایہا کی طرف متوجہ کیا انشاء نے ایہا کو دیکھا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی انشاء ایہا تک گئی اور اسے گلے لگا کر مبارک باد دی

Posted On Kitab Nagri

آج تو زنیق بھائی گئے کام سے۔۔۔۔ایہانے انشاء کا جائزہ لیتے ہوئے چھیڑا تھا جس پر انشاء خفت کے مارے سرخ ہو گئی تھی جب بات کی گہرائی سمجھ آئی اس نے لرزتے وجود کے ساتھ آئیزہ کو موڑ کر دیکھا جس پر آئیزہ نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا انشاء نے التجائی نظروں سے پلٹ کر ایہا کو دیکھا جس پر ایہانے ہاتھ اوپر اٹھا دیے مطلب میں کُچھ نہیں کر سکتی آپ تو آج گئیں ایہانے ہاتھ اپنے گلے پر رکھ کر چھری کی طرح پھیرا تھا اِس کی حرکت پر ایک دم سے مفرا اور حوریہ ہنس پڑی

تُم بھی گئی آج ایہا میڈم۔۔۔آئیزل نے بھی حساب برابر کرنا اپنا فرض سمجھا تھا پورے کمرے میں ایک دم سب کا بلند بے باک قہقہہ گونجا تھا ایہا خفت کے مارے سرخ ہو گئی

تبھی دروازہ پر دستک ہوئی تھی حازق کے ساتھ وہاج اور منہاج بھی کمرے میں داخل ہوئے آئیزہ نے آگے بڑھ کر ایہا کے دوپٹے کا گھونگٹ ڈالا تھا سب خواتین نے سر پر دوپٹہ لے لیا تھا تبھی زنیق مولوی صاحب کو اندر لے کر آیا اِس کا دھیان انشاء پر گیا ہی نہیں اِس نے نظریں اٹھا کر کسی کو دیکھنا تک گوارا نہیں کیا تھا وہ مولوی صاحب کو لیے سیدھا ایہا تک آیا تھا انشاء اسے پلک جھپکے بنا دیکھ رہی تھی جو کافی بدل گیا تھا اس کی جسامت دیکھ کر اس نے تھوک حلق میں نگلا تھا وہ گم سم سی ہو کر اس کو بولتے ہوئے دیکھ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

مولوی صاحب نے نکاح کی کاروائی شروع کر دی تھی جلد ہی ابیہا کی طرف سے ایجاب و قبول کا مرحلہ طے پایا زنیق کی نظر انشاء پر پڑتی انشاء آرام سے وہاں سے کھسک گئی تھی کمرے میں ایک دم پایال کی چھنکار گونجی تھی زنیق نے نظریں اٹھا کر دیکھا اسے صرف انشاء کی ہلکی سی جھلک ہی نظر آئی تبھی مولوی صاحب بیڈ سے اٹھ کھڑے ہوئے زنیق سر جھٹک کر مولوی صاحب کو لیے کمرے سے باہر نکل گیا

زوریز سوفے کے بیچ میں بیٹھا ہوا تھا عام سے حلیہ میں بھی وہ شہزادہ لگ رہا تھا دخان زبر قان اور حیان بھی عام سے حلیہ میں ہی تھے تبھی زنیق مولوی صاحب کو لیے لاؤنج میں آیا تھا مولوی صاحب زوریز کے برابر میں جا کر بیٹھ گئے تھے

Posted On Kitab Nagri

مولوی صاحب نے زوریز سے بھی رضامندی لی اِس نے مسکرا کر تین بار قبول ہے کہا تھا پھر پیپرز پر سگنیچرز کیے لاؤنج میں ایک دام مبارک باد کی صدائیں بلند ہوئی تھی سب سے پہلے زنیق نے آگے بڑھ کر زوریز کو گلے لگایا تھا پھر حیان نے

یار بڈی تمہارا نکاح سب سے ذیادہ رکھا سوکھا ہوا ہے۔۔۔حیان نے مسکرا کر کہا جلانے والی مسکراہٹ

تیری شادی پر ہم ساری کسر نکال لیں گے تیری مائیوں بھی ہو گی برات اور ولیمہ بھی ہو گا وہ بھی پاکستان میں ھو گا بہت دھوم دھام سے۔۔۔زوریز کی بات پر حیان نے مسکرا کر سر ہاں میں ہلا دیا تھا کے جیسا آپ چاہیں اس کی حرکت پر زبر قان اور دخان ہنس دیے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زنیق مولوی صاحب کو لاؤنج سے لے کر جا چکا تھا

پیچھے زوریز زبر قان اور دخان لاؤنج سے ایک ساتھ نکلے تھے سب کا رُخ اپنے اپنے کمروں کی جانب تھا لاؤنج ایک دم خالی سا ہو گیا تھا

Posted On Kitab Nagri

ایہا کو حوریہ زوریز کے کمرے میں لے آکر اسے آرام سے بیڈ کے بیچو بیچ بیٹھا دیا تھا پھر چند ایک باتیں کہہ کر وہ کمرے سے چلی گئی

ایہا ہولے ہولے لرز رہی تھی اِس کی جسم میں کپکپی طاری ہوئی وی تھی اِس کا آنے والے لمحوں کا سوچ سوچ کر ہی شرم سے بُرا حال تھا تبھی گیٹ کھول کر زوریز کمرے میں داخل ہوا تھا اس نے ایک نظر بیڈ پر بیٹھی آئیزل پر ڈالی جو اس کے لیے اتنا سج دھج کے بیٹھی ہوئی تھی وہ کیا سمجھ رہی تھی

ایہا فوراً بیڈ سے اُٹھو اور چینج کر کے آؤں اِس جھمیلے کو اتارو فوراً ۔۔۔۔زوریز نے سخت لہجے میں کہا تھا ایہا نے اسے گھونگھٹ کی آڑ میں سے دیکھا جس کے چہرے پر ساخت تاثرات تھے ایہا کو لگا کے ذوریز کا دماغ کا کوئی اسکرو ڈھیلا ہو گیا ہے وہ اپنی نئی نویلی دلہن کو چینج کرنے کا بول رہا تھا ابھی تو اس کا اس نے گھونگھٹ بھی نہیں پلٹا تھا وہ اسے پھٹی پھٹی نگاھوں سے دیکھ رہی تھی زوریز نے جب اسے ہلتے ہوئے نا پایا تو خود تن فن کرتا ہوا ڈروب میں بند ہو گیا

Posted On Kitab Nagri

ایہا کے ھونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی مطلب وہ اس کے لیے منہ دکھائی کا تحفہ لینے کے لیے گیا تھا ورڈ روب سے

بریسلیٹ یا رینگ کیا دیں گے اِس میں سے۔۔۔وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کے زوریز ورڈ روب سے باہر نکل کر بھناتا ہوا اِس کی جانب بڑھا تھا بازو سے پکڑ کر اسے بیڈ سے نیچے اُتارا تھا اور تقریباً اسے گھسیٹے ہوئے واشروم کی طرف لایا ایہا اِس حملے کے لیے بلکل بھی تیار نہیں تھی اس کے ایسے دبوچ کر پھر گھسیٹنے پر اسے ایک دم طیش چڑھا تھا

ہاتھ چھوڑیں میرا کیا بدتمیزی ہے ہاں۔۔۔ایہا بھوکی شیرنی بنی غرائی تھی جس پر زوریز نے اپنے جبڑے بھینچ لیے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نیچی رکھو آواز۔۔۔زوریز نے دھاڑتے ہوئے ایک جھٹکے سے اس کے بازو کو پکڑ کر اس کو ایک زور دار جھٹکا دِیا اِس کا دوپٹہ سر سے ڈھلک کر زمین میں بوس ہوا تھا ایہا کی انکھوں میں ایک دم پانی چھلکا تھا زوریز کی پکڑ ڈھیلی پڑی تھی اِس کی انکھوں میں آنسو دیکھ کر اِس نے اسے ایک جھٹکے سے اپنے سینے

Posted On Kitab Nagri

سے لگایا تھا ایہا اس کے سینے میں منہ چھپا کر ایک دم ہچکیوں سے رونے لگی تھی زوریز کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا تھا

تبھی اس نے ایک جھٹکے سے اسے بازوں میں بھرا ایہا اس کے سینے میں اور گھس کر رونے لیگی سے زوریز نے اسے آرام سے لا کر بیڈ پر لٹا دیا تھا

اب منہ چھپائے رو رہی تھی تبھی اپنے آنسو صاف کرتی وہ بیڈ سے اُٹھ بیٹھی تھی اِس نے زوریز کو دیکھا جو بے باک نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا ھونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ تھی ایہا نے اپنے جبڑے بھینچ کر اسے دیکھا جو پہلے ہی اسے دیکھ رہا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میں ایک منٹ بھی آپ کے ساتھ نہیں رہو گی آپ نے میرے ساتھ پہلے دن ہی اتنی بد تمیزی کی میں حوریہ موم اور بڑے ڈیڈ کو بتاؤں گی بلکہ سب کو۔۔۔ایہا اسے دھمکی دیتی بیڈ سے اُترتی اس سے پہلے ہی زوریز نے اس کو بازو سے پکڑ کر بیڈ پر پٹخا تھا ایہا ابھی سنبھلی بھی نہیں تھی زوریز اس پر حاوی ہوا کسرتی آہنی جسم والے کا وزن نازک سی جان پر آیا تھا ایہا سانس تک لے نہیں پا رہی تھی اس لیے خود

Posted On Kitab Nagri

کو ڈھیلا چھوڑ دیا تھا زوریز نے اس کے ہاتھ بیڈ سے لگائے تھے پھر اس کی گردن میں منہ دے کر اس کی خوشبو خود میں اُتارنے لگاhttps://www.kitabnagri.com/

ایہا اس کے اِس عمل پر جیسے سانس روکے لیٹی تھی وہ اس کے شہ رگ سے بھی زیادہ قریب تھا

ایہا سانس لو۔۔۔زوریز کے کہنے پر ایہا نے سانس نہیں لی بلکے اِس نے جان بوجھ کر سانس روکے رکھی

ٹھیک ہے نہ لو۔۔۔زوریز نے کہہ کر اس کی شہ رگ پر لب رکھے تھے ایہا نے ایک دم گہری سانس لی تھی پھر گہری گہری سانس لینے لگی تھی زوریز کے ھونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی بیوٹی بون تک آکر ایک جھٹکے سے اس نے اپنے دانت گاڑھے تھے اِس کے منہ سے ایک سسکی نکلی

ہیییہی کاٹا کیوں۔۔۔ایہا نے بچوں کی طرح منہ بنا کر کہا تھا زوریز نے گردن سے منہ نکال کر اسے دیکھا تھا جو سرخ اناری ھو رہی تھی چہرے پر درد کے آثار نمایاں تھے نگاہیں نگاہوں سے ملی تھی ایہا کی

Posted On Kitab Nagri

نظریں حیا سے فوراً جھکی تھی جبکہ زوریز اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا زوریز معنی خیز مسکرایا تبھی جھک کر ماتھے پر لب رکھے تھے پھر باری باری دونوں گال چومے

اسے لو بائیٹ بولتے ہیں جاناں۔۔۔وہ کہہ کر اس کے گلابی گداز لبوں پر جُھکا اس کی حرکت پر اس کی آنکھیں پھٹنے کو تھی اس نے اپنے بلیوں جیسے بڑے بڑے ناخن زوریز کے کندھے پر گاڑھے تھے زوریز نے آنکھیں کھول کر اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا پھر اس کے ھونٹوں کو اپنے دانتوں سے کاٹ کر اور شدت سے اس کے ھونٹوں کو چومنے لگا تھا ایہا کی انکھوں میں ایک دم آنسو چھلکے تھے تبھی وہ تکلیف کے مارے رونے لگی تھی۔۔۔تھوڑی دیر بعد اس کی سانس اکھڑنے لگا تھا ایہا نے اس کا کالر پکڑ کر اسے جھنجھوڑا اِس نے اسے نرمی آزادی بخشی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پھر دلچسپی سے اس کا لال ٹماٹر چہرا دیکھا اور بھیگے بھیگے ہونٹ ایہا نے روتے ہوئے اسے دیکھا جو مسکرا رہا تھا جلانے والی مسکراہٹ

آئندہ آگر یہ ناخن چبانے والی حرکت دوبارہ کی تو اس سے بھی زیادہ ہیوی ڈوز ملے گی تمہیں۔۔۔۔زوریز نے اس کے کان کی لو کو ھونٹوں سے چھوتے ہوئے کہا تھا اِس کی گھمبیر آواز ایہا

Posted On Kitab Nagri

کی جان نکال چکی تھی وہ جو دوبارہ ناخن چبھانے والی تھی اِس کے ہاتھ اِس کی گردن کے گرد ہی رہ گئے تھے اِس نے ہاتھ پیچھے کر کے تکیے پر رکھ دیے تھے

زوریز اس کی حرکت پر مسکرایا تھا مطلب دھمکی کام کر گئی تھی

تبھی اس نے کروٹ لے کر اسے ایک جھٹکے سے اپنے سینے پر گرایا تھا ایہا نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اس پر سے اٹھنا چاہا تھا جو کے زوریز نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود میں بھینچ کر ناکام بنا دیا تھا

زوریز مُجھے نیند آرہی ہے پیچھے ہٹیں۔۔۔ ایہا اس کے ارادے بھانپ کر اندر تک لرز اُٹھی تھی تبھی خود کو کمپوز کرتی دانت پیستے ہوئے بولی تھی جس کا زوریز پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا بلکہ آگے سے ملنے والے جواب پر وہ کانوں تک سرخ ہو چکی تھی

آج تو ہماری گولڈن نائٹ ہے نہ جان من آج کون سوتا ہے۔۔۔۔زوریز نے کہہ کر فراک کی زیب کھولی تھی کمر سے زیب کھولتی ہوئی محسوس ہوئی تھی سہی معائنوں میں اس کے رونگٹے اب کھڑے

Posted On Kitab Nagri

ہوئے تھے ایک جھٹکے سے زوریز نے ایہا کو بیڈ پر لٹا کر اپنی شرٹ اتار کر ہوا میں اچھالی تھی ایہا جھٹپٹا رہی تھی کافی زیادہ تبھی اس نے اس کے ھاتھوں اپنے میں ہاتھ پھسا کر تکیہ سے لگا دیے تھے ایک جھٹکے سے وہ ایک بار پھر اس پر حاوی ھو چکا تھا اِس کی گردن میں ایک بار پھر منہ دے گیا تھا

زوریز میں مر جاؤں گی ایسا مت کریں پلیز۔ز۔ز۔۔۔۔ایہا نے ہکلاتے ہوئے کہا تھا

نہ نا میری جان صرف مجھ پر مرنا۔۔۔۔زوریز نے کہہ کر اِس کی شہ رگ پر لب رکھے تھے پھر کندھے تک آیا تھا کندھے سے شرٹ کھسکا کر وہاں لب رکھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

زوریز۔ز۔ز۔۔۔ایہا کے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے جب زوریز کے ھونٹوں کا بھیگا لمس کندھے سے سینے تک آیا تھا ایہا نے تھک ہار کر خود کو اس کے سپرد کر دیا تھا اور مزاحمت بند کر دی تھی تبھی زوریز نے پیروں میں پڑا کمفرٹر اٹھا کر سر تک تان کر اسے خود میں بھینچا اسے مزاحمت نا کرتے دیکھ زوریز گہرا مسکرایا جھک کر اِس کے ماتھے پر لب رکھ کر وہ پھر شروع ہو چُکا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آئیزل زبر قان سے نظر بچا کر اس وقت پریشے کے روم میں موجود تھی بلیک شال اس نے اُتار کر سوفے پر پھینک دی تھی وہ منہ ہاتھ دھو کر بیڈ پر بیٹھی تھی کمر پر کھلے بال اب ڈھیلے جوڑے میں مقید ھو گئے تھے

تبھی آئیزل لمبی سی جمائی لیتے ہوئے پیروں میں پڑا کمفرٹر خود پر درست کرتی آنکھیں بند کر چکی تھی پریشے اسے اس طرح سوتے ہوئے دیکھ ہنس دی پھر سر جھٹک کر واشروم میں بند ہو گئی

زبر قان اپنے کمرے میں آیا تھا پر اسے ناپا کر جل کر خاکستر ہوا تھا آندھی طوفان بنا وہ اپنے کمرے سے نکل کر آئیزل کے کمرے میں داخل ہوا تھا اسے وہ وہاں بھی نہیں دکھی تھی تبھی اس کے کمرے سے نکلا تھا پر سامنے حیان جو اسے ہی کافی دیر سے کھڑا تاڑ رہا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com
https://www.kitabnagri.com/

کسی کو ڈھونڈ رہے ہو برو۔۔۔۔

آئیزل۔۔۔۔ایک لفظی جواب حیان اس کی بات سن کر مسکرایا تھا

Posted On Kitab Nagri

مُجھے پتہ ہے کہاں ہیں پر بدلے میں مُجھے کیا ملے گا۔۔۔حیان مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا جس پر زبر قان نے اسے گھورا تھا

توچاچو بنے گا۔۔۔اِس کی بات سن کر حیان کھکھلا کر ہنس پڑا تھا

پریشے کے کمرے میں ہیں۔۔۔۔حیان کی بات مکمل ہوتے ہی زبر قان اس کے کندھے پر تھپکی دے کر وہاں سے آگے بڑھ گیا تھا حیان سر جھٹک کر کچن میں چلا گیا کافی کے دو کپ بنانے

ادھر پریشے باتھروم کا گیٹ کھول کر باہر آئی تھی پر سامنے جو دیکھنے کو ملا وہ اس کی مسکراہٹ کی وجہ ضرور بن گیا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زبر قان آئیزل کو کمفرٹر سمیت باہوں میں اُٹھائے کھڑا تھا اور ادھر آئیزل اس کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی پریشے کے واشروم سے باہر آنے پر زبر قان نے اسے نظریں اٹھا کر دیکھا تھا جو مسکراہٹ دبائے کھڑی تھی زبر قان کچھ بھی کہے بغیر آئیزل کو پریشے کے کمرے سے لے کر باہر نکل گیا

Posted On Kitab Nagri

پریشے ان دونوں کو جاتے دیکھ سرد سانس خارج کر کے اپنا دوپٹہ بیڈ پر پھینک چکی تھی اِس نے ایک لمبی سی جمائی لیتے ہوئے ایک جان لیوا انگڑائی لی تھی تبھی کوئی دروازہ کھول کر اِس کے کمرے میں آیا تھا پریشے نے ہڑبڑا کر بیڈ پر پڑا دوپٹہ جھپٹ کر پہنا تھا

حیان کافی کے دو بھاپ اڑاتے مگ پریشے کے کمرے میں بے دھڑک گھس گیا تھا پر اس کے بغیر ناک کیے کمرے میں گھسے چلے آنے پر ہڑبڑا ضرور گئی تھی

سوری سوری میں بغیر ناک کیے اندر آ گیا ناک کرتا بھی کیسے۔۔۔۔حیان نے بولتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں موجود مگز کی طرف اِشارہ کیا تھا پریشے نے پہلے اسے دیکھا پھر اس کے ہاتھ میں موجود مگز کو

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کوئی بات نہیں ہو جاتا ہے ایسا۔۔۔پریشے اسے شرمندگی سے باہر نکلاتی ہوئی عام سے لہجے میں بولی جس پر حیان نے نظریں اٹھا کر اسے غور سے دیکھا

بیٹھنے کا نہیں کہو گی۔۔۔۔حیان مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا

Posted On Kitab Nagri

س۔س۔سوری وہاں سوفے پر بیٹھ جائیں۔۔۔۔پریشے خجل سا مُسکرا کر بولی وہ مسکرا کر سوفے پر جا بیٹھا پریشے بھی اس کے برابر میں موجود سنگل صوفے پر بیٹھ گئ

/https://www.kitabnagri.com

اس نے کوفی کا ایک مگ پریشے کی طرف بڑھایا جسے پریشے نے مسکرا کر تھام لیا

میں نے سوچا تُم تو بنا کر پلاؤ گی نہیں کیوں نہ میں تمہیں بنا کر پلا دوں۔۔۔۔۔اس کی بات پر پریشے ہلکا سا ہنس دی

تُم اس دِن سیڑھیوں پر بیٹھ کر رو کیوں رہی تھی۔۔۔۔حیان نے اس موضوع کو جان پوچھ کر شروع کیا تھا جس پر پریشے کے چہرے پر ایک سایہ سا اک لہرایا تھا پر وہ بہت جلد سنبھل گئ تھی

وہ۔ہ۔ہ۔ہ مُجھے موم اور ڈیڈ یاد آ گئے تھے بس اس لیے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ڈیڈ کی وال پر بڑی سی پک لگی ہے نا تو اسے ہی دیکھ کر بس۔۔۔۔پریشے نے بات بنانی چاہی اپنی طرف سے اس کی بات سن کر

Posted On Kitab Nagri

حیان نے ہاں میں سر ہلا دیا تھا پر پریشے کی اگلی بات پر اِس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی جو آسانی سے پریشے سے چھپ گیا تھا وہ

وہ آپ نے پاکستان میں شادی کر لی ہے کسی کو بھی بتائے بغیر آگر گھر میں کسی کو پتہ چلا تو سب کتنا ناراض ہونگے آپ کو پتہ ہے۔۔۔۔

ہاں ہونگے تو سہی پر ان کو بتائے گا کون کے میں نے پاکستان میں شادی کر لی ہے۔۔۔۔اس کی بات پر پریشے نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھا نگاہیں نگاہوں سے ملی تھی کتنی خواہش تھی پریشے کی کے اِس حسین نقوش والے شہزادے کے چہرے کو چھونے کی وہ بھی بیوی بن کر اِس کی رگ رگ میں اُترنے کی پر اس کے وہ حسین خواب جو اس نے اپنے ہاتھوں سے توڑ دیے تھے اب ہاتھ کے ساتھ ساتھ دل سے بھی خون رس رہا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جہاں تک رہی موم کی بات تو وہ کسی کو نہیں بتائیں گی اتنا تو مُجھے یقین ہے ان پر۔۔۔۔ہاں البتہ تُم ضرور سب کو بتا سکتی ہوں پر تُم بھی نہیں بتاپاؤں گی اب ان کو بلکے کسی کو بھی پتہ ہے کیوں۔۔۔۔اس کی بات پر پریشے نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا تھا

Posted On Kitab Nagri

کیوں کہ تمہاری کافی میں زہر ہے جو آواز کو ھمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیتا ہے۔۔۔۔حیان کے چہرے پر بہت گہری معنی خیز مسکراہٹ تھی پریشے کے چہرے کا رنگ سفید ہو گیا تھا اس نے ہونکوں کی طرح حیان کو دیکھا پھر کافی کو۔۔۔۔

حیان کو اس کی حالات کافی مزہ دے گئی تھی وہ بنا پلک جھپکے بغیر اسے دیکھ رہی تھی تبھی حیان کا کمرے میں بلند ترین قہقہہ چھٹا تھا

ہاہاہاہا۔۔۔۔مذاق کر رہا ہوں پری چری۔۔۔۔یار تم تو بلکل سیریس ہو گئی۔۔۔۔اس کی بات پر پریشے نے ایک دم گہری سانس خارج کی تھی پر نظریں اس پر سے ہٹا نہیں پائی تھی وہ ہنستے ہوئے اور بھی حسین لگتا تھا پریشے خود کو کمپوز کرتی ہلکا سا مسکرا دی جبکہ کافی کے مگ کو چھونے کی ہمت نہیں ہوئی تھی اس کی اب

یہ بات حیان نوٹ کر چُکا تھا تبھی گہرا مسکرا کر ٹیبل پر پڑا اس کے کافی کا مگ اٹھا چکا تھا تبھی اس مگ میں سے دو چار گھونٹ بھر کر اس مگ کو دوبارہ اپنی جگہ واپس رکھ دیا

Posted On Kitab Nagri

اب تو پی لو کوئی زہر نہیں ہے اس میں۔۔۔۔حیان کے مسکرا کر کہنے پر پریشے نے ایک نظر اسے دیکھا پھر آرام سے مگ اٹھا کر ہونٹوں کو لگایا تھا پھر پیچھے کر کے اسے دیکھا

یہ تو آپ کی منہ لگی ہوئی کافی ہے۔۔۔۔اس کی بات پر حیان کی بھوئیں سکڑ گئی تھی

اس سے پہلے جب میں نے پی تو یہ تمھارے منہ کی تھی یہ تمھارے منہ کی ہی ہے تو شاباش پی لو۔۔۔۔حیان کے کہنے پر اس نے بچّوں کی طرح ہاں میں سر ہلا کر کافی کا گھونٹ بھر لیا تھا اس کی معصومیت پر اسے ٹوٹ کر پیار آیا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حیان نے اسے سر کے بال سے لے کر پیر کی ناخن تک گہری نظروں سے دیکھا تھا پریشے خود پر اس کی ایکسرے کرتی نظریں محسوس کر سکتی تھی تبھی خود میں سمٹی تھی

اس کی سمجھ سے باہر تھا کے وہ اسے ایسے کیوں دیکھ رہا ہے تبھی حیان صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کے کمرے سے نکل گیا

Posted On Kitab Nagri

پریشے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی

اے کاش وہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہے ہمیشہ۔۔۔۔۔پریشے صوفے سے اٹھی پھر اس کی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی جگہ ابھی بھی گرم تھی اور حیان کی گود میں رکھا وہ کشن اس نے خود میں زور سے بھینچا اور آنکھیں موند لیں اس کے کمرے میں اس شخص کی خوشبو پھیل گئی تھی اس نے لمبی سانس لے کر خارج کی پھر صوفے سے اٹھ کر بیڈ پر جا کر لیٹ گئی کُشن کو سینے لگا کر آنکھیں بند کر لیں

چند لمحے گزرنے کے بعد نیند کی دیوی اس پر مہربان ہو چکی تھی

پر دوسری طرف حیان پر حرام ہو چکی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

زنیق گیٹ کھول کر اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا وہ اپنی ہی دھند میں کمرے میں داخل ہوا تھا کسی اور کی موجودگی تک نوٹ نہیں کر سکا کہ اس کے علاوہ بھی کمرے میں کوئی ہے

انشاء کو کمرے کے باہر مخصوص بوٹوں کی دھمک سنائی دی اِس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا تھا اِس کی وجود پر کپکپی طاری ہو گئی تھی تبھی وہ ڈر کے مارے پردے کے پیچھے جا کر چھپ گئی تھی زنیق کمرے میں داخل ہو کر بیڈ پر دھپ سے گرا تھا آنکھیں موندلیں تھی

/https://www.kitabnagri.com

انشاء کو اپنی دل کی دھڑکن اپنے کانوں میں سنائی دے رہی تھی اِس کو سوچ سوچ کر رونا آ رہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ کیا کرے گا آخر وہ تین مہینوں کے لیے اس کی نظروں سے اوجھل رہی تھی تبھی اس نے اس کمرے سے بھاگنے میں ہی عافیت جانی۔۔۔۔ تبھی بنا کسی چاپ کے آرام سے قدم آگے بڑھایا تھا پر شاید انشاء بھول گئی تھی کے اِس کے پیروں میں پازیب بھی موجود ہے

پایل کی چھنکھار پورے کمرے میں گونجی تھی۔۔۔۔ زنیق نے پٹ سے آنکھیں کھول دی تھی اِس کی بھوئیں سکڑ گئی تھی ماتھے پر بے شمار سلوٹیں نمودار ہوئیں تھی اٹھ کر اس نے پورے کمرے میں نظر

Posted On Kitab Nagri

دوڑائی اسے وہی پنک پلازو اور وائٹ دوپٹہ کی ہلکی سی جھلک دکھائی دی اِس نے اچھنبے سے اسے دیکھا ایک جھٹکے سے بیڈ سے اُٹھ کھڑا ہوا تھا

شرافت سے پردے سے نکل کر باہر آؤ دیکھ چکا ہوں میں تُمہیں۔۔۔۔زنیق نے غراتے ہوئے کہا تھا انشاء اپنے پکڑے جانے پر تیزی گیٹ کی طرف بھاگی تھی وہ پردے سے نکل کر گیٹ تک پہنچ چکی تھی اِس کی پُشت زنیق کی طرف تھی اس نے لوک پر ہاتھ رکھ کر اسے گھمایا گیٹ نہیں کھلا اس نے عجلت میں بار بار لوک کھولنے کی کوشش کی پر ناکام رہی گیٹ لوک ہو چکا تھا زنیق پہچان گیا تھا اسے تبھی بجلی کی رفتار سے اِس تک پہُنچا تھا

اس نے انشاء کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کو ایک جھٹکے سے اپنے سینے سے لگایا تھا دوسرا بازو سے اس نے انشاء کے سینے پر لوک کیا تھا انشاء سانس روکے اس کے سینے سے لگی تھی اپنے پیٹ پر اس کا سرارتا ہاتھ اس کی جان نکال رہا تھا اِس کا جسم ہولے ہولے لرز رہا تھا اِس پر کپکپی طاری ہو گئی تھی جو زنیق کو مزہ دے گئی تھی تبھی معنی خیز مسکرایا تھا

Posted On Kitab Nagri

زنیق نے اسے ایک جھٹکے سے بازوں میں بھرا پھر بیڈ تک آیا تھا اسے آرام سے بیڈ کے درمیان میں لٹا کر اس پر حاوی ہوا تھا انشاء سانس تک لے نہیں پا رہی تھی زنیق کے ہاتھ اِس کے دوپٹے میں اُلجھے تھے انشاء بوکھلا گئی تھی

زنیق۔ق۔ق۔۔۔انشاء کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے زنیق نے اس کا دوپٹہ اتار کر سائڈ پر رکھا تھا انشاء نے شرم کے مارے آنکھیں بند کر لیں تھی وہ گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا انشاء کو خود پر اس کی ایکسرے کرتی نظریں محسوس ہو رہی تھی زنیق نے اس کی گردن میں منہ دے دیا تھا

تم پہلے سے کئی گناہ خوبصورت ہو گئی ہوں۔۔۔زنیق اس کی کان کی لو کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے بولا جس پر انشاء نے پٹ سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آپ بھی تو پہلے سے کئی گناہ ہینڈسم ہو گئے ہیں ہم نے آپ کو نہیں کہا نا۔۔۔زنیق نے اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی وہ سب کہہ تو چکی تھی

Posted On Kitab Nagri

پر تمھاری تو بات الگ ہے یہ تمھارے گُلابی ہونٹ دِل چاہتا ہے انہیں ہونٹوں سے چھو کر محسوس کروں۔۔۔۔زنیق آرام سے اس کے ھونٹوں پر جھکا تھا انشاء کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کو تھی اِس کے لمس میں بے پناہ شدت بھی تھی پر وہ اسے پہلے کی طرح ہرٹ نہیں کر رہا تھا بلکہ بہت نرمی اختیار کیے ہوئے تھا تھوڑی دیر بعد زنیق نے آرام سے اسے آزادی بخشی تھی انشاء اسے گھوری سے نوازتی اپنی سانس ہموار کرنے لگی اِس کے ایسے گھورنے پر زنیق کا دل کیا وہ صدقے واری جائے

تبھی باری باری دونوں آنکھیں چومی پھر اس کی ناک کی لونگ پر اپنے لب رکھے جو اسے پہلے دِن سے ہی بہت انوکھی اچھوتی لگتی تھی

زنیق۔ق۔ق۔۔۔۔اس نے مری ہوئی آواز میں اسے پکارا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جی میری جان۔۔۔۔زنیق نے اس کی شہ رگ پر لب رکھے تھے انشاء کو جھرجھری سی آئی تبھی گھبرا کر ایک سسکی سی بھری

Posted On Kitab Nagri

آب وہ گردن پر جابجا اپنے ھونٹوں کا بھیگا لمس چھوڑ رہا تھا بیئرڈ کی چبھن اِس کی برداشت سے باہر تھی اوپر سے اس کے ہاتھ جو دوسری گستاخیاں کر رہے تھے وہ الگ جان نکال رہے تھے وہ اس کے غصّے کی وجہ سے اسے دو تکار نہیں سکی تھی اور دود تکارتی بھی کیسے یہ اس کا حق تھا جو وہ اس سے پوچھے بغیر بھی حاصل کر سکتا تھا تبھی انشاء نے اسے خود کو اس کے سپرد کر دیا زنیق نے اسے تھوڑا اوپر اُٹھا کر کمر سے اس کی پوری زیب کھول دی تھی

ز۔۔۔نی۔۔۔ق۔۔۔۔اس کے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے جب وہ کندھے سے شرٹ کھسکا کر دوسری گہرائیوں میں اُترا تھا زنیق نے اپنے ہونٹ اس کے دل کے مقام پر رکھے

زنیق۔۔۔وہ اِس کی شدتیں برداشت کرتی رو پڑی تھی زنیق نے اوپر ہو کر اس کی آنکھوں میں آئے قیمتی موتی اپنے ہونٹوں سے چنے پھر ماتھا چوم کر وہ پھر اپنی شدتیں لٹانا شروع کر چُکا تھا اس پر

Posted On Kitab Nagri

رات کے تین بجے دخان گیٹ کھول کر کمرے میں داخل ہوا تھا پر سامنے کو جو دیکھنے کو ملا دنانیر صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی اس کا سر صوفے کی ٹیگ پر ایک طرف لٹکا ہوا تھا وہ آسمانی بلیو کلر کے پلازو اور شارٹ کمیض میں ہی ملبوس تھی ہم رنگ دوپٹہ سینے پر پھیلا ہوا تھا جبکہ اس کے بالوں میں ڈھیلے بل ڈلے ہوئے تھے اور چند آوارہ بد معاش لٹیں اس کے ملائی جیسے چہرے سے کھیلنے میں مصروف تھی جو دخان کو زہر لگ رہی تھی

وہ اس سادہ سے چہرے میں اور اس عام سے حلیے میں سیدھا دخان کے دل میں اتر رہی تھی یقیناً وہ اس کا انتظار کرتے کرتے یہاں سو گئی ہو گی اس کے جسم میں غصے کی ایک لہر دوڑ گئی صبح تک اس کی گردن اکڑ جائے گی اس لڑکی کو ذرا خیال نہیں تھا اپنا

تبھی دخان کی آنکھوں کے پردوں پر عائیق کا چہرہ لہرایا تھا دخان کی آنکھوں میں کچھ دیر پہلے جہاں ڈھیروں محبت تھی دنانیر کے لیے وہاں اب نفرت بھلا دنانیر کے لیے دخان کی آنکھوں میں نفرت ہو سکتی ہے نہیں کبھی نہیں

Posted On Kitab Nagri

دخان نے جبڑے بھینچ لیے تھے تبھی اس نے نوچنے والے انداز میں کورٹ اُتار کر بیڈ پر پھینکا تھا پھر جھک کر شوز اتارے تھے شرٹ کے پورے بٹن کھول کر اس نے شرٹ بھی خود سے نوچنے والے انداز میں اُتار کر پھینک دی تھی وہ اب شرٹ لیس بیڈ پر دھپ سے لیٹ گیا تھا ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹک رہیں تھی

وہ گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔دخان نے کچھ سوچتے ہوئے ایک نظر صوفے پر سوئی دنانیر پر ڈالی تھی جس کے چہرے پر بلا کی معصومیت تھی

بھاڑ میں جائیں سب۔۔۔۔دخان کہتا بیڈ سے ایک جھٹکے سے اٹھا تھا پھر آرام سے صوفے کی جانب قدم اٹھائے تھے جھک کر دنانیر کو باہوں میں اٹھایا دنانیر جو کچی نیند میں تھی اس کے ایسے اُاٹھانے پر ہڑبڑا کر اٹھی تھی پر سامنے دخان کو دیکھ کر مسکرا کر اس کے سینے سے سر لگا کر آنکھیں بند کر چکی تھی

دخان کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے تبھی دخان نے اسے آرام سے بیڈ کے بیچوں بیچ لٹایا تھا دنانیر نے پٹ سے آنکھیں کھول کر دخان کو دیکھا اس کا رنگ سفید پڑھا تھا اس نے جلدی سے بیڈ پر سے اٹھنا چاہا پر دخان معنی خیز سا مسکرا کر اس پر حاوی ہو چکا تھا دنانیر نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اسے

Posted On Kitab Nagri

خود سے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی پر دخان نے وہی ہاتھ تکیہ سے لگا دیے تھے اب وہ اس کی گردن میں منہ دیئے اس کی خوشبو اپنے اندر اُتار رہا تھا اسے محسوس ہو رہا تھا دنانیر ہلکے ہلکے لرز رہی ہے

دنانیر کا چہرہ گلنار ہو رہا تھا ہونٹوں کپکپا رہے تھے دخان بے خود سا ہو کر اس کے بھ
https://www.kitabnagri.com/رے بھرے گلابی ہونٹوں پر جھکا تھا اس کے بھڑکتے تڑپتے سلگتے دل پر جیسے ٹھنڈی پھوار پڑھ رہی تھی اس کے جسم میں سکون کی ایک لہر دوڑ گئی تھی پر دنانیر کو لگا وہ آج اس کی سانسیں بند کر دے گا اس نے کندھوں سے پکڑ کر اسے جھنجھوڑا پر دخان کے عمل میں اور شدت آگئی تھی وہ دیر تک خود کو سیراب کرتا رہا جب اسے لگا کے دنانیر ہوش گنوا بیٹھے گی تبھی وہ آرام سے اس سے پیچھے ہوا تھا

پھر دلچسپی سے اِسے دیکھا جو گہرے گہرے سانس لے رہی تھی تبھی دخان نے اس کے گالوں کو باری باری چوما تھا پھر آرام سے ماتھے پر لب رکھے وہ اس کے اس عمل پر ساخت ہوئی تھی پھر آرام سے اسے تھوڑا اوپر اٹھا کر وہ کمر سے پوری زیپ کھول چکا تھا

Posted On Kitab Nagri

دخان۔ن۔ن۔۔۔اس نے کپکپاتے لہجے میں اسے پکارا تھا دنانیر کا چہرہ سرخ اناری ہو رہا تھا وہ دخان کی آنکھوں میں دیکھنے سے اجتناب برت رہی تھی اس کی آنکھوں میں دنیا جہاں کی خماری تھی اور لو دیتی نظریں وہ خود پر محسوس کر سکتی تھی

تبھی دخان نے سائڈ لیپ سے آتی روشنی کو بھی ہاتھ بڑھا کر بند کیا تھا پھر اس نے اس کی گردن میں منہ دے دیا تھا

تبھی کندھے سے سرکتی شرٹ اس کی جان نکال رہی تھی تقریباً تبھی دخان کے ہونٹوں کا بھیگا بھیگا لمس گردن سے کندھے تک آیا تھاhttps://www.kitabnagri.com/

وہ اب اپنی بے باکیوں اور گستاخیوں میں اتنا آگے بڑھ چکا تھا کہ دنانیر کو اسے اپنا آپ شرافت سے سپرد کرنا پڑا

Posted On Kitab Nagri

صبح ہو چکی تھی پر کمرے میں سورج کی ایک کرن تک نظر نہیں آ رہی تھی

ایسے میں ایہاسن سی ہو کر چھت کو گھور رہی تھی آخر کیوں اس نے اپنے آپ کو رات میں زوریز کے سپرد کیا آخر کیوں نہ وہ اسے پوری رات دو تکار سکی وجہ دل تھا جو اس سے محبت کر بیٹھا تھا جو اس کی قربت چاہنے لگا تھا اور گزری رات میں اس نے اپنے دل کی ہی تو سنی تھی تو اب اسے پچھتاوا کیسا تھا

پچھتاوا نہیں اسے پچھتاوا نہیں تھا بس دل اور دماغ میں ایک ہی بات چل رہی تھی

کے اگر وہ اس سے محبت نہیں کرتا تھا نہ ہی اسے پسند کرتا تھا پھر رات میں اتنی شدت پسندی اور اتنی عقیدت سے اسے چھونا اور بار بار اس کے گال اور ماتھا چومنا کیا تھا وہ سب۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زوریز جو کب سے اٹھا ہوا تھا بس ایہا کے اُٹھنے کا انتظار کر رہا اس کے اٹھ کر ایسے خاموش رہنے پر اسے عجیب لگا تھا زوریز مندی مندی آنکھیں کھول کر اسے ہی دیکھ رہا تھا جو سن ہوئی وی تھی شاید کچھ سوچ رہی تھی پر کیا

Posted On Kitab Nagri

ہاں ایہا تم زوریز کی ہوس کو محبت کا نام مت دینا اس نے اپنی ہوس مٹائی ہے جسے تم محبت سمجھ رہی ہو وہ اس کی ہوس ہے ہوس۔۔۔۔اب کی بار دماغ نے اسے جواب دیا تھا اس نے گردن ہلکی سی ترچھی کر کے زوریز کو دیکھا جس کا چہرہ اسے کی طرف تھا وہ شرٹ لیس تھا

زوریز کا ایک بازو ایہا کے سینے پر تھا جبکہ دوسرا بازو ایہا کی گ
www.kitabnagri.com/https://ردن کے نیچے تھا ایہا نے خود پر سے اس کا بازو ہٹانے کی کوشش کی پر وہ بازو کو پکڑ کر تھوڑا سا اوپر بھی نہیں اٹھا سکی تھوڑی دیر تک وہ مزاحمت کرتی رہی پھر تھک ہار کے اس نے مزاحمت بند کر دی

ایہا ایک دم سے رونے لگی تھی اسے روتے دیکھ زوریز نے پٹ سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا پھر اس پر حاوی ہوا ان دونوں کا چہرہ بے حد قریب تھا کے وہ دونوں اپنا عکس ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ سکتے تھے زوریز نے اس کے ہاتھوں میں ہاتھ پھسا کر تکیہ سے لگائے تھے ایہا کی نظریں جُھکی ہوئی تھی جبکہ زوریز اس کے چہرے کو محویت سے دیکھ رہا تھا ناک سرخ ہو رہی تھی جبکہ آنکھوں لال ہو چُکی تھی وہ بنا آواز کے رو رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

کیوں رو رہی ہو۔۔۔زوریز نے اس کے چہرے پر پھونک مار کر کہا جس پر ایہانے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا پھر نیچے کر لیں

آپ نے میرے ساتھ وہ سب کیوں کیا۔۔۔اس کی بات سن کر زوریز کی بھوئیں سکڑی تھی

شوہر ہوں تمہارا حق تھا میرا۔۔۔زوریز نے عام سے لہجے میں جواب دیا تھا اس کی بات پر ایہا خاموش ہو گئی تھی سہی تو کہہ رہا تھا وہ حق تھا جو وہ رات وصول کر چکا تھا۔۔۔

ایہا نے اس کے ہاتھوں میں سے اپنے ہاتھ نکال کر ہاتھ کی پُشت سے اپنے آنسو صاف کیے تھے پھر اسے خود پر سے دھکیل کر ایہا نے پیروں میں پڑا کمفرٹر اٹھا کر سر تک اوڑھ لیا تھا کروٹ بدل کر دونوں ہاتھ اسنے اپنے منہ پر رکھ کر اپنی سسکیاں دبائی تھی پر نہیں دبی دو چار سسکیاں منہ سے نکل ہی گئیں جبکہ آنسو اب بھی رواں تھے

زوریز کمفرٹر میں دبکے ہچکولے کھاتے ہوئے اس کے وجود کو دیکھ رہا تھا تبھی زوریز نے بھی کمفرٹر اوڑھ لیا ایہا کو اپنے پیٹ پر کچھ سرسراتا ہوا محسوس ہوا تھا وہ زوریز کا ہاتھ تھا تبھی زوریز نے اسے ایک جھٹکے

Posted On Kitab Nagri

سے کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا تھا ایہا کی پُشت زوریز کے سینے سے ٹکرائی تھی زوریز ایک بار پھر اس پر حاوی ہوا تھا کمفرٹر اس نے ہٹا دیا تھا

ایہا تم رو ایسے رہی ہو جیسے میں نے تمہارے ساتھ زبردستی کی ہوں تم نے رات میں خود اپنی رضامندی سے مجھے اپنا آپ سونپا تھا تو پھر رو کیوں رہی ہو ہاں۔۔۔۔زوریز اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تھا جس پر ایہا نے اپنے آنسو پونچھے تھے

ہاں سونپا تھا ہوش و حواس میں رہ کر اس دل کے ھاتھوں مجبور ہو کر جو آپ کی قُربت چاہتا تھا بلکہ چاہتا ہے کیوں کہ محبت کرتی ہوں آپ سے پر۔۔۔ آپ کیوں قریب آئے میرے آپ تو مجھ سے محبت بھی نہیں کرتے پھر کیوں کیا ہاں شاید ہوس مٹائی تھی آپ نے اپنی۔۔۔اس کے اعتراف پر زوریز ہلکا سا مسکرایا تھا پر اس کی اگلی بات پر برہم ہو کر اس کے بال اپنی مٹھی میں دبوچ چُکا تھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اگر ہوس ہوتی تو ابھی تمہارے جسم پر نیل ہوتے نہ کے یہ میری محبت کی نشانیاں۔۔۔زوریز نے دوسری گہرائیوں کی طرف اشارہ کیا تھا ایہا اس کی بات پر لال سرخ ہو چکی تھی نظریں حیا سے جھک چکی تھی پر محبت کا لفظ سنتے ہی اس نے زوریز کی آنکھوں میں دیکھا تھا

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں بہت۔۔۔زوریز نے کہہ کر اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے ایہا نے آنکھیں بند کر کے اس کے لمس کو محسوس کیا تھا زوریز نے اسے مسکرا کر دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

تبھی ایہا نے ایک ہاتھ زوریز کے بالوں میں پھسائے تھے زوریز نے آگے بڑھ اس کے گلابی گداز لبوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا وہ بے تاب سا ہو کر ایہا کے ہونٹوں کو چوم رہا تھا ایہا بھی زوریز کا پورا پورا ساتھ دے رہی تھی تھوڑی ہی دیر بعد ایہا کا سانس اکھڑنے لگا تھا تبھی وہ آرام سے اس سے الگ ہوا تھا وہ اس کے سینے سے لگ کر اپنی سانس ہموار کرنے لگی کمرے میں فسوں خیز خاموشی چھائی ہوئی تھی ایہا نے منہ بنا کر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

کیا ہوا۔۔۔۔زوریز نے پوچھا

میری منہ دکھائی وہ تو دی ہی نہیں آپ نے۔۔۔۔ایہا اُداسی سے بولی جس پر زوریز نے تکیہ کے نیچے سے ایک لمبی سی ڈبیا نکالی تھی ڈبیا کھول کر اس میں سے لاکٹ باہر نکالا تھا اس پر بہت ہی خوبصورتی سے انگلش میں زوریز کا نام لکھا تھا اس کے نام کے اندر ڈائمنڈ فکس تھے جو چمک مار رہے تھے زوریز نے آرام سے وہ پینینڈ نکال کر ایہا کو پہنا دیا تھا

ایہا بچوں کی طرح خوش ہو رہی اس لاکٹ کو دیکھ کر تبھی اس نے زوریز کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا اسے دیکھ کر

Posted On Kitab Nagri

شکریہ۔۔۔۔۔ایہا نے لاکٹ کو دیکھتے ہوئے زوریز کو دیکھا جو اس کے چہرے پر جھک رہا تھا تبھی ایہا نے اِس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا تھا جس پر زوریز کی بھوئیں سکڑی تھی جسم میں غصے کی لہر دوڑ گئی تھی ایہا اسے لال پی https://www.kitabnagri.com/ لا ہوتے دیکھ کر کھکھلا کر ہنس پڑی تھی تبھی زوریز نے اس کے بال مٹھی میں دبوچ کر اس کا چہرہ اپنے چہرے کے بے حد قریب کیا تھا ایہا کو اپنا چہرہ جھلستا محسوس ہو رہا تھا تبھی زوریز ایہا پر سے ایک جھٹکے سے ہٹا تھا ایہا نے اسے بھوئیں سکیڑ کر دیکھا جو دیکھتے ہی دیکھتے واشروم میں بند ہو چکا تھا

کیا زوریز مجھ سے ناراض ہو چکے ہیں۔۔۔۔ایہا نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے سوچا پھر خود پر نظر پڑی تو لال سرخ ہوئی تھی تبھی پاس پڑی زوریز کی شرٹ جھپٹ کر فوراً پہنی پھر لمبی سانس خارج کر کے وہ بیڈ پر سے اٹھ کھڑی ہوئی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تھوڑی دیر بعد زوریز واشروم کا گیٹ کھول کر باہر آیا تھا سامنے ایہا دانتوں میں انگلی دیئے کھڑی تھی بیڈ پر دو سوٹ پڑے تھے جن کو منہ بنا بنا کر دیکھ رہی تھی اس کی نظر زوریز پر نہیں پڑی تھی تبھی زوریز ڈریسنگ کے سامنے جا کھڑا ہوا وہ آئینے میں آتے اس کے عکس کو دیکھ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

اس کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے کیونکہ ایہا اس کی شرٹ میں ملبوس تھی زوریز اس کو دیکھتے دیکھتے اپنی تیاری مکمل کر رہا تھا

اللہ جی ایک عدد شوہر ہی دے دیتے کم از کم کپڑوں کا تو بتا دیتے وہ کے۔۔۔ایہا کپڑوں کو دیکھتے ہوئے اپنی ہی دھند میں بولے جا رہی تھی تبھی زوریز نے اس کی بات بیچ میں ہی اوچک لی کے تھی

کے جانان تم پر وہ پنک والی فراک اچھی لگے گی۔۔۔زوریز ہاتھ میں گھڑی پہنتے ہوئے مسکراتے ہوئے پلٹا تھا جس پر ایہا نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر مسکرا دی تبھی کچھ یاد آنے پر اس نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بیڈ پر پڑی پنک کلر کی پنک فراک اٹھائی تھی پھر زوریز کی جانب قدم اٹھائے تھے

زوریز اور اس کے بیچ صرف دو قدم کا ہی فاصلہ تھا جو ایہا نے ہے آگے بڑھ کر سمیٹا تھا اپنے بازو اس نے زوریز کی گردن کے گرد حمائل کیے تھے پھر آہستہ سے اپنا سر اس کے سینے پر رکھ دیا تھا ایہا کو زوریز کی

Posted On Kitab Nagri

دھڑکن واضح طور پر سنائی دے رہی تھی تیز۔۔۔۔پر جوش۔۔۔۔کچھ کہتی ہوئی ۔۔۔کچھ کہنے کی کوشش کرتی ہوئی۔۔۔۔وہ اس کے سینے پر سر رکھے اس وقت اس کے دل تک پہنچی ہوئی تھی

زوریز نے کافی دیر کے بعد آہستہ سے اس کے گرد بازو حمائل کیے اس کے ایسے کرنے پر ایہا مدھم سا مسکرائی تھی مطلب وہ ناراض نہیں تھا

ایہا۔۔۔۔زوریز نے بہت دھیرے اور بہت محبت سے اس کا نام پکارا تھا ایہا کو لگا آج سے پہلے کسی نے اسے ایسے نہیں پکارا تھا وہ محویت سے اس کے منہ سے نکلتا اپنا نام سن رہی تھی

میرا نام ان کے منہ سے نکلتا ہوا کتنا حسین لگتا ہے۔۔۔ایہا نے سوچا تھا اور مسکرائی تھی پھر نظریں اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

آپ ناراض تو نہیں ہیں مجھ سے۔۔۔۔ایہا نے اس کی آنکھوں میں جھانکا تھا جہاں ناراضگی کہیں نہیں تھی

Posted On Kitab Nagri

نہیں۔۔۔۔زوریز نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا تھا جس پر ایبہا ہنس کر ایک دم زوریز کے حمائل کو توڑ کر اس سے دور کھڑی ہو گئی تھی مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی آنکھوں چھوٹی ہو گئیں تھی گھورنے والی آنکھیں

میں نے رات میں کیا کہا تھا کے میں حوریہ موم اور بڑے ڈیڈ کو بتاؤں گی کہ آپ نے میرے ساتھ رات میں کتنی بد سلوکی کی بھلا کوئی اپنی نئ نویلی دلہن کے ساتھ ایسا کرتا ہے نہیں نہ پر آپ نے کیا۔۔۔۔۔ایبہارات والی ٹون میں واپس آچکی تھی

اچھا کیا بتاؤں گی موم اور ڈیڈ کو کے کتنی بد سلوکی کی میں نے تمھارے ساتھ رات میں شوق سے بتاؤں جان من بلکہ اچھا ہے بتا دو تا کے ان کو بھی پتہ چل جائے کے ان کے بیٹے نے پوری رات ان کے پوتا پوتی لانے کی تیاری کی ہے وہ تو بہت خوش ہونگے۔۔۔۔زوریز نے مسکرا کر ایبہا کو کانوں کی لو تک سرخ کر دیا تھا زوریز دلچسپی سے اس کے چہرے پر آتے اس گلابی رنگ کو دیکھ رہا تھا

ہاں تو میں کہہ رہا تھا۔۔۔۔زوریز نے آگے بڑھ کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود سے لگایا تھا ایبہا نے آنکھیں زور سے بھینچ لیں تھی کمر پر سرسراتا ہاتھ اس کی جان نکال رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

کہ ہم اپنے بیٹے کا نام زوار رکھے گیں۔۔۔۔۔زوریز نے کہتے کے ساتھ ہی اسے گھمایا تھا اس کی بات پر ایہانے پٹ سے آنکھیں کھول دیں تھی ایہا کی پُشت اب زوریز کے سینے سے لگی تھی تبھی زوریز کا سر سراتا ہوا ہاتھ کمر سے پیٹ تک آیا تھا اور دوسرا بازو اس کے گرد لپیٹا تھا

تو بتاؤ کیسا لگا تُمہیں تمہارا نام میرے شیر "زوار۔۔۔۔۔زوریز نے ایہا کے کندھے پر تھوڑی ٹیکہ دی تھی ایہانے اچھنبے سے زوریز کے ہاتھ کو دیکھا جو اس کے پیٹ پر تھا

زوریز نام تو اچھا ہے ویسے "زوار۔۔۔۔۔ایہانے وہ نام زیرِ لب دہرایا تھا

ششش۔۔۔۔میں ابھی اپنے بیٹے سے بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔زوریز نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا جس پر ایہانے اس کی گرفت سے نکلنا چاہا پر ناکام رہی

زوریز آپ پاگل تو نہیں ہو گئے میں ابھی پریگنینڈ بھی نہیں ہوئی بلکہ شادی کو ابھی صرف ایک ہی دن ہوا ہے اور آپ نے بچوں کے/ https://www.kitabnagri.com/ بھی نام سوچ لیے ہیں

Posted On Kitab Nagri

پلیز زوریز اپنا یہ بازو اور ہاتھ ہٹائیں مجھے نہانے جانا ہے ابھی۔۔۔۔۔زوریز نے مُسکراہٹ دبائی تھی اس کی بات سن کر

جاناں تم تو مجھ سے بھی زیادہ فاسٹ جا رہی ہو میں نے تو صرف ایک بچے کی بات کی تھی اور تم نے تو بچّوں کی بات کی ہے تو بتاؤ ہمارے کتنے بچے ہونے چاہئیں۔۔۔۔۔زوریز نے بچوں پر زور دیتے ہوئے کہا تھا ایہا نے اپنے ہاتھ آپس میں جوڑ لیے تھے

میں یہ دو ہاتھ جوڑتی ہوں آپ کے سامنے پلیز مجھے نہانے جانے دیں اور آخری بات زوار کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔ایہا کے کہنے پر زوریز ہنس دیا تھا اور اپنی گرفت بھی ڈھیلی کر دی تھی جبکہ ایہا نے لمبی سانس خارج کرتے ہوئے تیزی سے واشروم میں بند ہوئی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

صبح دنانیر کی آنکھ کھلی وہ کئی لمحے سیدھ میں کسی غیر مرئی نقطے کو گھورتی رہی حواس بحال ہوئے تو شرم کے مارے لال ہو گئی

Posted On Kitab Nagri

رات اس کی جنونی جذبے کی بارش میں پور پور بھیگی تھی https://www.kitabnagri.com/ اس کی ہلکی سی بیئرڈ کی میٹھی سی چبن اسے ابھی بھی محسوس ہو رہی تھی دنانیر کے ہونٹوں پر شرمیلی سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا دخان کا بازو اس کے گرد لپٹا ہوا تھا حصار مضبوط تھا جسے اس نے ابھی تک توڑنے کی کوشش نہیں کی تھی

دنانیر نے کروٹ بدلی تھی اس کا چہرہ دخان کے چہرے کے مقابل آگیا تھا دخان کی گرم سانسیں اس کے منہ کو جھلسا رہیں تھیں

دنانیر کی آنکھوں میں شرارت کی واضح چمک ابھری تھی جبکہ ہونٹوں پر مسکراہٹ اس نے اپنی ناک سے دخان کی ناک کو ٹچ کیا دخان جو کب سے اٹھا ہوا تھا اس کو صبح تنگ کر کے ارادے باندھ کر بیٹھا ہوا تھا پر بازی پلٹتے ہوئے دیکھ رہا تھا اس نے پٹ سے آنکھیں کھول کر دنانیر کو دیکھا دنانیر ایک دم چونکی تھی پھر نظریں جھکا کر ہنس دی

Posted On Kitab Nagri

دخان آپ نا کلین شیو کر لیں پلیز کیونکہ آپ کی یہ ہلکی سی بیئرڈ نہ رات میں ہماری جان نکال رہی تھی ۔۔۔دنانیر نے کڑوا سا منہ بنا کر چھوٹی سی ناک چڑھائی تھی دخان کو وہ ایسے کرتے اور بھی کیوٹ لگی تبھی دخان نے اپنا چہرہ اس کے چہرے پر رب کیا تھا

ہیہیہی۔۔۔اس نے ایک سسکی بھری تھی دخان ایک دم قہقہہ لگا کر ہنس پڑا تھا

ہم آپ کو بتاتے ہیں کیسی چُبن محسوس ہوتی ہے ہمیں۔۔۔اس کی بات پر اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا دنانیر نے کہہ کر اپنے بال کی ایک لٹ دخان کے پورے چہرے پر آرام سے پھیری تھی دخان نے تڑپ کر اس کا ہاتھ پکڑا تھا جو ایک دم کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی

آپ کو تو گُدگُدی محسوس ہو رہی ہو گی نہ۔۔۔وہ منہ بنا کر بولی

ہاں گُدگُدی ہو رہی تھی پر چبن اور درد تو کہیں نہیں تھا اس میں۔۔۔دخان نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا تھا اس نے دنانیر کو چابی بھری

Posted On Kitab Nagri

تبھی دنانیر نے جھک کر دخان کا نچلا ہونٹ اپنے دانتوں تلے بھینچا تھا وہ آج دخان کو حیرت میں مبتلا کر رہی تھی دنانیر پیچھے ہوتی اس کے سینے میں منہ چھپا گئی جبکہ دخان ہنس پڑا تھا

اس کا بدلہ تو میں تم سے سود سمیت لونگا۔۔۔۔۔۔ تبھی دخان نے سیدھے لیٹ کر اسے اپنے اوپر لٹایا تھا دنانیر نے بوکھلاتے ہوئے اسے دیکھا جو https://www.kitabnagri.com / سکرا رہا تھا ان دونوں کا چہرہ بلکل قریب تھا کے دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ سکتے تھے

دخان نے اس کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا اس کے لمس میں بے پناہ جنونیت اور شدت تھی کے وہ بری طرح مچلی اسے اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا اس نے کندھے سے پکڑ کر اسے جھنجھوڑا پر کوئی اثر نہیں ہوا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ بلکل مدہوش سا ہو کر فرصت سے محبت کا جام پی رہا تھا پوری طرح سیر اب ہو کر دخان نے اسے آزادی بخشی تھی وہ اس کے گلے سے لگی گہرے گہرے سانس بھرنے لگی جبکہ دخان مسکرایا تھا

Posted On Kitab Nagri

وہ سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے آج سب موجود تھے اور سب کا موڈ خوشگوار تھا

انشاء زنیق کے برابر میں نظریں جھکائیں بیٹھی تھی اس نے رکات کی طرح دوپٹہ سر پر لیا ہوا تھا وہ سب کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہی تھی خاص کر زنیق کو دیکھنے سے جو مصروف سے انداز میں بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا

عائزہ کی انشاء پر نظر پڑی تو حیران رہ گئی وہ آج نکھری نکھری سی تھی کوئی اور ہی انشاء لگ رہی تھی اس پر الگ ہی رنگ آیا ہوا تھا یہ زنیق کی محبت کا رنگ تھا جو اس پر چڑھا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عائزہ اس کا اس طرح دوپٹہ لینا سمجھ گئیں تھی تبھی گہرا مسکرائی تھی ان کی نظر ابیہا پر گئی پھر اس کے برابر میں بیٹھے زوریز پر جس کی گردن پر ناخنوں کے نشان تھے جو لال ہو رہے تھے

زوریز بیٹا یہ تمھاری گردن پر کیسے نشانات ہیں۔۔۔۔عائزہ فکر مندی سے بولی پر وہ سب کی نظروں کا مرکز زوریز کو بنا چکی تھیں سب نے کھانے سے ہاتھ روک کر اس کی گردن پر گہری نظر ڈالی تھی دخان

Posted On Kitab Nagri

زبر قان اور حیان کے ہنسی دبانے کے چکروں میں چہرے لال سرخ پڑ گئے تھے جبکہ زنیق اپنے برابر میں بیٹھے زوریز کی گردن کا تفصیلی جائزہ لے رہا تھا

ہاں ناخنوں کے نشان ہیں یہ موم۔۔۔زخم تازہ ہے اور کافی زیادہ ریڈ نیس بھی ہو رہی ہے یہاں بروا اس پر کچھ لگایا نہیں تم نے۔۔۔۔زنیق نے عام سے لہجے میں کہا تھا پر آنکھوں میں واضح چمک تھی اور ہونٹوں پر مسکراہٹ

اِدھر ابیہا پوری پلیٹ پر جھک چکی تھی جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہیں ابیہا کا دل کیا کے ابھی زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے جبکہ زوریز زندگی میں پہلی مرتبہ نروس اور پنک ہوا تھا اس کا شرمندگی سے چہرہ سرخ ہو چکا تھا اس نے مسٹر وہاج کی طرف دیکھا جو مُسکراہٹ دبا رہے تھے ان کے ساتھ ساتھ حاذق اور منہاج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تبھی منہاج اور حاذق کرسیاں پیچھے دھکیل کر اٹھ کھڑے ہوئے ان کو کھڑے ہوتے دیکھ مفرا اور عائزہ بھی کھڑی ہو گئی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ چاروں ڈائننگ روم سے نکلتے چلے گئے زوریز نے لمبی

Posted On Kitab Nagri

سانس لی تھی پھر ایک اچٹتی نگاہ ایہا پر ڈالی تھی اس بے عزتی کا حساب وہ اس سے سود سمیت لے گا اس نے سوچ لیا تھا تبھی دانت کچکچائے تھے

ایہا میری بچی تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی ناشتہ کے بعد اسٹڈی میں ملو مجھے اوکے۔۔۔۔۔ مسٹر وہاج پیار و شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر
ڈائننگ روم سے چلے گئے ایہا نے ایک چور نظر زوریز پر ڈالی تھی جو اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا

مجھے ایسے مت دیکھیں آپ نے میرے ناخن چبونے کا بدلہ رات میں لے لیا تھا مجھ سے اور شکر کریں کے میں۔۔۔۔ ایہا کی قینچی کی طرح چلتی زبان کو بریک لگی تھی کیونکہ زوریز اس کے منہ میں اسٹو بیری گھسا چکا تھا

www.kitabnagri.com

پانی پیتے زبر قان کو ایک دم ٹھسکا لگا تھا اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے ایہا اور زوریز کو دیکھا تھا برابر میں بیٹھی آئیزل نے بھی اپنی مسکراہٹ دبائی تھی

Posted On Kitab Nagri

بہتر ہو گا تم دونوں اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔دخان نے کہ کر زوریز کو اشارے سے ایہا کو لے جانا کا کہا زوریز نے کھانے کی پلیٹ آگے کھسکا دی ایہا نے بھی کھانے سے ہاتھ روک کر اسے دیکھا زوریز کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑا ہو گیا

ایہا بھی کھانے سے ہاتھ روک کر کھڑی ہو گئی۔۔۔اس کے کھڑے ہونے کی دیر تھی کہ زوریز نے اس کا ہاتھ تھاما اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ڈائننگ روم سے نکل گیا

دخان۔۔۔تین شہزادے۔۔۔۔۔زبر قان نے جیسے دخان کو کچھ یاد دلانا چاہا تھا جس پر اس نے چونک کر سر اٹھا کر اسے دیکھا پھر ہاں میں سر ہلا دیا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کہاں رکھی ہے میٹینگ۔۔۔اس نے نیپکن سے منہ تھپتھپاتے ہوئے پوچھا

یہیں لیونگ روم میں رکھی ہے تینوں کی پھٹی پڑی ہے تمھارے ساتھ ڈیل کرنا چاہتے ہیں۔۔۔زبر قان نے معنی خیز مسکراتے ہوئے کہا تھا آنکھوں میں چمک تھی اس کی بات پر دخان کی بھوئیں سکڑی تھیں

Posted On Kitab Nagri

کیسی ڈیل۔۔۔اس نے ایک آئی برو اچکا کر کہا

یہی کے تم ان کا مال اپنے نام سے بیچو پھر اس کے جو پیسے ہونگے اس میں سے ففٹی ففٹی۔۔۔۔زبر قان کی بات پر دخان استہزایہ ہنسا تھا

ٹھیک ہے پھر ڈیل کریں گے ان سے بلکل کریں گے۔۔۔دخان نے کہہ کر دنانیر کی طرف دیکھا جو اسے ہی ہونکوں کی طرح دیکھ رہی تھی اس نے کچھ زیرِلب کہا تھا

ڈان۔۔۔دنانیر نے انگلی دخان کی طرف کی تھی جس پر اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا دنانیر ہونکوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی دخان اسے ہلتے نہ دیکھ بولا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چلیں دنانیر۔۔۔اس نے کہا جس پر دنانیر نے اسباب میں سر ہلایا دخان نے دنانیر کا ہاتھ تھاما اور ڈائننگ روم سے لے کر نکلتا چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں اکر اس نے ایہا کو ایک جھٹکے سے اپنے قریب کیا تھا کے ایہا کا سر زوریز کے سینے سے ٹکرایا تھا اس نے سر مسلتے ہوئے زوریز کو دیکھا جو معنی خیز مسکرا رہا تھا

کیا بول رہی تھی کہ تمہارے ناخن چُبونے کا بدلہ میں نے تم سے لے لیا ہے۔۔۔۔۔زوریز نے ایہا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر قریب کیا تھا ایہا پہلے تو بوکھلائی پھر خود کو کمپوز کرتی بولی

ہاں بلکل میں نے ایسا ہی کہا تھا اگر آپ دوبارہ سنا چاہتے ہیں تو دوبارہ ڈیپلی بتاؤں آپ کو۔۔۔ایہا نے بول کر دانتوں تلے لب دبائے تھے کے وہ کیا بول گئی ہے جبکہ زوریز کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

جی جاناں بلکل سنائیں۔۔۔زوریز نے اس کے کان کی لو کو لبوں تلے دبا کر کہا تھا شرم کے مارے ایہا کا چہرہ گلنار ہوا تھا اس نے کمر پر بندھا حصار توڑنا چاہا جس پر زوریز کی گرفت اور سخت ہوئی تھی

زوریز پیچھے ہٹیں۔۔۔اس نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اسے پیچھے دھکیلنا چاہا پر زوریز نے دونوں ہاتھ پکڑ کر کمر کے پیچھے لگا دیے

Posted On Kitab Nagri

زوریز میرے ہاتھ چھوڑیں۔۔۔۔ایہا کہتی جھٹپٹائی تھی پر اگلے ہی لمحے زوریز اس کی بولتی بند کر چکا تھا اس کی لمس میں اتنی جنونیت تھی کہہ ایہارو پڑی تھی تبھی ایہانے پورازور لگا کر منہ دوسری جانب گھمایا تھازوریز کے ہونٹ ایہا کے گالوں سے لگے زوریز نے اسے دیکھا جو گہرے گہرے سانس بھر رہی تھی

تبھی زوریز نے اس کا چہرہ واپس موڑ کر اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے اور ایک جھٹکے سے اسے باہوں میں اٹھایا تھااور آرام سے اسے بغیر ہلنے جلنے کا موقع دیئے بغیر اس پر حاوی ہوا تھااور آرام سے اسے آزادی بخشی اور خود میں سمیٹا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ شاہانہ سی چال چلتے ہوئے سیڑھیاں اترتا ہوا گردن اکڑا کر لاؤنج میں داخل ہوا چہرہ سپاٹ اور سنجیدہ تھااور آنکھیں سرد تھی پر ان میں ایک چمک تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تینوں اسے دیکھ کر فوراً صوفے سے https://www.kitabnagri.com / اُٹھ کھڑے ہوئے دخان تھری سیٹر صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گیا پھر ہاتھ کے اشارے سے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ سر کو خم دے کر اس کے سامنے بیٹھ گئے

اہم اہم۔۔۔ان تینوں میں جو ان دونوں کے بیچ میں بیٹھا تھا وہ گلہ کھنکھار کر ذرا آگے ہو کر بیٹھا پھر بولا

"جوان آپ جانتے ہیں کہ ہم آپ کے پاس کس سلسلے میں آئے ہیں؟۔۔۔ان کے ساتھ آیا ایک لڑکے نے انگلش میں ٹرانسلیٹ کر کے دخان کو کہا تو وہ مسکراتے ہوئے بولا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جی میں جانتا ہوں۔۔۔لڑکے نے دوبارہ ٹرانسلیٹ کر کے بتایا تو وہ تینوں ذرا پر سکون ہوئے پھر دوبارہ وہی بولا

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

کچھ کنٹینرز آپ نے دوبئی تک پہچانے ہیں وہاں کے پولیس آرمی والے نیوی والے ان سب سے بچ بچا کر چیک پوائنٹس سے کیلیر کروا کر ہم وہ کنٹینرز ہمارے دوست شیخ الاسلام تک پہچانا چاہتے ہیں۔۔۔اور اس سب میں ہم آپ کی مدد چاہتے ہیں۔۔۔کیونکہ آپ سب یہ کر سکتے ہیں آپ کے تعلقات ہم سے کئی گناہ زیادہ ہیں۔https://www.kitabnagri.com/ ۔۔۔۔شیخ الاسلام

Posted On Kitab Nagri

ہمیں جو کنٹینرز کے عوض اجرت دے گا اس میں سے پچاس پرسنٹ ہم آپ کو دے دیں گے۔۔۔۔وہ ہاتھ جھلا جھلا کر سمجھا رہا تھا اور وہی لڑکا ٹرانسلیٹ کر کہ دخان کو سنا رہا تھا

دخان نے بھوئیں اکھٹی کر کہ پوچھا

ان کنٹینرز میں کیا ہے۔۔۔ایک آئیبرو اچکا کر پوچھا تو ان تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر ان میں سے وہی بولا

لڑکیاں۔۔۔دخان نے اس کی بات سن کر ٹھنڈی سانس خارج کی پھر مسکراتے ہوئے بولا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہو جائے گا۔۔اس کی بات سن کر ان تینوں کے چہرے کھل اُٹھے۔۔۔ تبھی دخان آگے ہوا پھر ان کی کالی سیاہ آنکھوں میں اپنی بھوری آنکھیں گاڑھ کر بولا

پر اس میں سے میں پچاس کے بجائے نوے پرسنٹ لوں گا۔۔۔پیچھے بچے گا دس وہ تم تینوں کا۔۔۔کہہ کر منہ میں رکھی چیونگم چبائی۔۔۔ان تینوں کا منہ کھل گیا

Posted On Kitab Nagri

دس پرسنٹ۔۔۔مال ہمارا ہے جوان۔۔۔اب کے آن میں جو سب سے بڑا تھا اس نے احتجاج کیا پر سامنے والے کی بے نیازی میں کوئی فرق نہیں پڑا

ٹھیک ہے تو خود پہنچاؤں اور خود کھاؤ۔۔۔بے نیازی سے کہہ کر نظروں کا زاویہ گیٹ کی سمت موڑا "مطلب اب تم جاسکتے ہو" تبھی ان میں سے جو سب سے چھوٹا تھا وہ تیزی سے بولا

ٹھیک ہے ٹھیک ہے نوے آپ کا دس ہم تینوں کا۔۔۔دخان پہلی مرتبہ مسکرایا پھر صوفے سے اُٹھ کھڑا ہوا وہ تینوں بھی اسے اٹھتے دیکھ صوفے سے اُٹھے پھر آگے بڑھ کر دخان سے باری باری ہاتھ ملایا دخان ٹھنڈی سانس خارج کرتے ہوئے بولا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مال دوبئی پہُنچ جائے گا پر میں یہ گارنٹی نہیں دوں گا کے شیخ کے پاس پہنچے گا بھی کہ نہیں کیونکہ میری ذمے داری صرف اتنی ہے کہ سارے چیک پوائنٹس کیلیر کروا کر شہر میں داخل کروادوں میرا کام یہی ختم ہو جائے گا پر آگر وہ ڈیول کے بندوں کے ہاتھ لگ گیا تو میں کچھ نہیں کر سکوں گا۔۔۔آگے تم جانو اور ڈیول جانے۔۔۔اس نے ہاتھ اوپر اٹھا دیے (بس بہت ہوا) ان تینوں کی بھوئیں سکڑی

Posted On Kitab Nagri

ڈیول کون ہے۔۔۔ان تینوں نے بھوئیں سکیڑ کر پوچھا تو دخان کے چہرے پر پر اسرار مسکراہٹ رینگ گئی

دبئی کا ڈان۔۔۔ان تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر اسے دیکھا جو معنی خیز مسکرا رہا تھا

آپ کچھ کیوں نہیں کر سکے گے۔۔۔سب سے چھوٹا بھوئیں سکیڑ کر بولا تو دخان نے ٹھنڈی سانس خارج کرتے ہوئے کہا

میرا دوبئی میں ہولڈ نہیں ہے۔۔۔https://www.kitabnagri.com/۔میرا لندن میں ہولڈ ہے۔۔۔وہ تینوں تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئے شاید کچھ سوچ رہے تھے پھر ان تینوں میں سے سب سے بڑا عقل مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولا

Posted On Kitab Nagri

تو ہم تمہیں دینے کے بجائے۔۔۔نوے پرسنٹ ڈیول کو کیوں نہ دے دیں۔۔۔۔وہ ہمارا مال کم از کم شیخ تک پہنچا تو دے گا۔۔۔۔دخان نے مسکراہٹ دبانے کے لیے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبایا دائیں گال پر ڈمپل نمایاں ہوا پھر اس کی سیاہ آنکھوں میں اپنی بھوری آنکھیں گاڑھ کر بولا

یہاں سے مال گزرے گا تو ڈیول تک پہنچے گا نا اور اگر یہاں سے ہی مال نہ گزرے پھر۔۔۔۔ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہہ کر بات ادھوری چھوڑ دی تو ان تینوں کے کندھے ڈھلکے

عقل مندی کا مظاہرہ اتنا کیا کرو جتنا تم لوگ بعد میں ہضم کر سکو۔۔۔۔نہیں ہو رہا نا ہضم جانتا ہوں میں۔۔۔۔دخان نے اس کا کندھا تھپتھپا کر کہا تو وہ تینوں ضبط کر کہ رہ گئے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تو آپ کا کہنا کہ مطلب ہے کہ ہمیں ڈیول کو بھی پیسے دینے ہونگے۔۔۔۔

تُمہیں اس سے ڈیل کرنی ہو گی جیسے میرے ساتھ ابھی بیٹھ کے کی ہے۔۔۔۔اس کے لہجے میں اب اُکتاہٹ گھلنے لگی تھی ان تینوں نے ہاں میں سر ہلایا پھر ہاتھ ملا کر لاؤنج سے نکالتے چلے گئے

Posted On Kitab Nagri

پیچھے وہ ان تینوں کو جاتے دیکھ رہا تھا جب وہ چلے گئے تو وہ اس لڑکے تک آیا

ان کنٹینرز میں جتنی بھی لڑکیاں ہیں ان کو آزاد کر دوں ایک ایک سے ان کے گھر کا پوچھ کر انہیں صحیح سلامت ان کے گھر چھوڑ بھیج دو اور یہ ذمے داری تمہارے سر ہے۔۔۔اس لڑکے نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

پر سر وہ سب تو ان تینوں کی مالکیت ہیں ہم کیا جواب دیں گے انھیں۔۔۔دخان نے گردن موڑ کر اسے دیکھا

مجھے اتنا یقین ہے کہ ڈیول ان تینوں سے ملنے کے بعد انہیں ہم تینوں ہم سے سوال کرنے کے قابل نہیں چھوڑے گا۔۔۔وہ کہہ کر آگے بڑھ گیا پیچھے وہ سے جھٹک کر رہ گیا

Posted On Kitab Nagri

صبح دوپہیر میں بدل گئی ایسے میں حیان منہاج اور مفرا کے کمرے میں دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں ٹہلتا نظر آرہا تھا جبکہ وہ دونوں صوفے پر بیٹھے اسے دیکھ رہے تھے جو مضطرب جھنجھلایا ہوا سا ٹہل رہا تھا

موم میں آپ کو بتا رہا ہوں آپ بروسے آج ہی بات کرے گی میرے اور پری کے رشتے کے بارے میں۔۔۔وہ سخت جھنجھلایا ہوا لگتا تھا مفرہ نے مسکراہٹ دبا کر اسے دیکھتے ہوئے کہا

حیان ٹھیک ہے میں اور تمہارے ڈیڈ کرے گے دخان سے بات تم ٹھنڈے ہو جاؤ۔۔۔انھونے اسے نرمی سے سمجھایا تو وہ ذرا ڈھیلا پڑا پھر کمرے سے باہر چلا گیا پیچھے وہ ٹھنڈی سانس خارج کر کہ رہ گئے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آج شام جب شہر لندن پر اُتری تو آسمان کو کالے سیاہ بادلوں نے گھیرا ہوا تھا یوں لگتا تھا کہ ابھی برس پڑے گیں

Posted On Kitab Nagri

ایسے میں لاؤنج کی آدم قد جتنی کھڑکیوں سے https://www.kitabnagri.com/ اندر جھانکو تو سب لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے ضروری بات کی جا چکی تھی اور دخان گہری سوچ میں ڈوبا لگتا تھا اور کمرے میں عجیب سی خاموشی سب کے بیچ حائل تھی یقیناً مفرہ اور منہاج بات کر چکے تھے اس سے۔۔۔۔۔

وہاج اور حوریہ ایک ساتھ بیٹھے دخان کو دیکھ رہے تھے تبھی دخان مسکرایا پھر انہیں نظریں اٹھا کر دیکھا

میں راضی ہوں اس رشتے کے لیے پر میری ایک شرط ہے۔۔۔حیان نے ٹھنڈی سانس خارج کرتے ہوئے ہاتھ اُٹھائے پھر گرا دیے (کیا مذاق ہے بہن کے بدلے بھائی شرط رکھ رہا ہے واؤ)

کیسی شرط۔۔۔مسٹر منہاج نے آئیبرو اچکا کر پوچھا تو گہرا مسکرایا پھر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر صوفے سے ٹیک لگائی

Posted On Kitab Nagri

شادی یہاں نہیں پاکستان میں ہو گی۔۔۔۔وہ بھی ٹریڈ شنل۔۔۔۔حیان نے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبایا پھر سامنے بیٹھے زبر قان زوریز اور زنیق کو دیکھا جو جلانے والی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اسے ہی دیکھ رہے تھے حیان نے دانت کچکچائے

ہاں ویسے آئی ڈیا برا نہیں ہے تمہارا۔۔https://www.kitabnagri.com/ ۔حیان کے ولیمے کے ساتھ تم چاروں کا بھی ولیمہ کر دیں گے۔۔۔۔ایک طرح سے سنت بھی ادا ہو جائے گی۔۔۔۔صوفے پر بیٹھے آن تینوں کی مسکراہٹیں مدھم پڑی تو حیان کے دانت نکل آئے

وہاج ستائشی انداز میں آئیبرو اوپر اُٹھائے انھیں دیکھتے ہوئے بولے

ہاں یہ بہتر رہے گا۔۔۔۔پھر ان چاروں کی طرف گردن موڑی

تم لوگوں کا کیا خیال ہے۔۔۔۔

جیسا آپ مناسب سمجھیں۔۔۔۔زبر قان نے جبراً مسکراتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

بیگم صاحبہ تیاری پکڑیں ہمیں کل یا پرسوں پاکستان کے لیے نکلنا ہے۔۔۔انھونے حوریہ کو دیکھتے ہوئے کہا پھر صوفے سے اُٹھ کھڑے ہوئے وہ سرد سانس خارج کرتے ہوئے صوفے سے اُٹھی وہاج کے ساتھ ہی لاؤنج سے نکل گئی

ہمیں بھی پیکنگ کرنی ہے۔۔۔ہم تو چلے۔۔۔مفرا اور آئیزہ صوفے سے اُٹھی پھر مسکراتے ہوئے لاؤنج سے چلی گئی پیچھے منہاج پر حاذق نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر حیان کو منہاج صوفے سے اُٹھ کر حیان تک آئے پھر اس کا کندھا تھپک کر بولے

دولہے میاں تم تیاری پکڑو۔۔۔کیونکہ شادی ہماری نہیں تمہاری ہے اور میرے خیال میں تُمہیں اس وقت اپنے کمرے میں ہونا چاہیے۔۔۔حاذق بھی اُٹھ کر منہاج تک آئے پھر کچھ یاد دلا کر آگے بڑھ گئی پیچھے حیان اپنے سر پر ہاتھ مار کر ان چاروں کو لاؤنج میں اکیلا چھوڑ کر بھاگا

Posted On Kitab Nagri

رات کے ڈنر کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے ایسے میں پریشے چوکنی سی ہو کر دبے پاؤں کوریڈور میں چل رہی تھی مخصوص گیٹ تک آکر اس نے بغیر ناک کیے ہینڈل پر ہاتھ رکھا اور اندر کی طرف دھکیلا پھر جلدی سے کمرے میں آکر موڑ کر دروازہ بند کیا

حیان جو لیگج میں سامان رکھ رہا تھا چونک کر پلٹا آنکھوں میں خوشگوار حیرت در آئی پریشے موڑی حیان کو اپنی طرف متوجہ پا کر سرد سانس خارج کرتے ہوئے بولی

آپ نے رشتے سے منع کیوں نہیں کیا۔۔۔سب گھر والوں کا بتایا کیوں نہیں کہ آپ شادی شدہ ہیں سب کو بتاتے کہ آپ مجھ سے شادی کرنا نہیں چاہتے کیونکہ آپ پہلے سے شادی شدہ ہیں۔۔۔۔حیان کی بھوئیں سکیڑ کر اس کی جانب قدم اُٹھائے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میں سمجھا کہ تم منع کر دو گی۔۔۔۔ تبھی میں نے منع نہیں کیا۔۔۔سادگی سے کہہ کر دو قدم اور اس کی جانب بڑھائے پر پریشے اسے نہیں دیکھ رہی تھی وہ لیگج کو دیکھ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

مجھ سے تو کسی نے پوچھا ہی نہیں آگر پوچھا ہوتا تو میں کب کا منع کر چکی ہوتی۔۔۔اب کیا ہو گا۔۔۔وہ مضطرب نظر آنے لگی تھی حیان گہرا مسکراتے ہوئے بولا

اب ہو گا یہ کہ تم میری بیوی اور میں تمہارا شوہر بن جاؤ گا۔۔۔پریشے نے چونک کر سر اٹھا کر اسے دیکھا پھر کڑوا سا منہ بنا کر بولی

ہو ہی نہیں سکتا آپ شادی شدہ ہیں اور ایک بچے کے باپ بھی۔۔۔(انداز جتانے والے تھا)

اس لیے میں ابھی سب کو بتانے جا رہی ہوں کہ آپ شادی شدہ ہیں ایسے نہ میں آپ کی بیوی بنو گی نہ آپ میرے شوہر۔۔۔آخر میں مسکرا کر پلٹی تبھی حیان نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف گھمایا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تُمہیں ذرا خیال نہیں ہے میرے ڈیڑھ سال کے بیٹے کا۔۔۔ہاں۔۔۔ڈیڈ میرے بیٹے سے اس کی ماں اور مجھ سے میری بیوی چھین لیں گے۔۔۔حیان ایک دم چیخ کر بولا ماتھے پر سلوٹیں ڈالے وہ اس کی بھوری آنکھوں میں اپنی گرے آنکھیں گاڑھ کر کہہ رہا تھا پریشے ساکن ہو کر نظریں چرا گئی پھر بہت دھیمی آواز میں بولی

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے نہیں بتاؤں گی پر ایک شرط پر میں آپ کو نیچے جا کر سب کو کہنا ہو گا کہ آپ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے اور یہ کہ میں آپ کو بلکل نہیں پسند۔۔۔اس نے اُکتاہٹ سے ہاتھ جھلا جھلا کر کہا تو حیان نے معنی خیز مسکراتے ہوئے اس کے بازو پر گرفت سخت کی تو پریشے مچل کر بولی

چھوڑیں میرا بازو درد ہو رہا ہے مجھے۔۔۔۔حیان نے مسکراہٹ روک کر اس کا بازو چھوڑا تو وہ بازو مسلنے لگی پھر خونخوار نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

چلیں نیچے۔۔۔۔سب کو اکھٹا کرنے میں بھی ٹائم لگے گا۔۔۔۔وہ کہہ کر دروازے کی طرف بڑھی پھر کسی خیال کے تحت موڑ کر حیان کو دیکھا جو اپنی جگہ پر جم کر کھڑا شہادت کی انگلی سے ماتھا کھجا رہا تھا اس کی بھوئیں سوالیہ انداز میں اُٹھے (جیسے کہنا چاہ رہی ہو اب کیا ہوا)

وہ۔ہ۔۔۔۔کو کھینچتے ہوئے اس نے اپنے اور اس کے بیچ کا فاصلہ مٹایا پریشے اسے گردن اٹھا کر دیکھنے لگی پھر بھوئیں سکیڑ کر بولی

Posted On Kitab Nagri

وہ۔۔۔کیا۔۔۔۔حیان ہلکا سا اس کے چہرے پر جھکا تو پریشے کرنٹ کھا کر گیٹ سے جا لگی حیان نے ایک قدم اس کی جانب بڑھائے پھر دونوں ہاتھ گیٹ پر رکھے

حیان پیچھے ہوئیے۔۔۔۔پریشے نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اسے پیچھے دھکیلا پر وہ ٹس سے مس نا ہوا بلکہ اس کے کان کے قریب جھک کر سرگوشی کر کہ بولا

سوری پر میں نیچے جا کر ایسا کچھ نہیں کہنے والا۔۔۔۔پھر پیچھے ہو کر اسے دیکھا جس کا حیرت سے منہ کھل گیا تھا حیان ٹھنڈی سانس خارج کرتے ہوئے اسے سمجھانے والے انداز میں بولا

دیکھو اگر میں نے تم سے شادی نہیں کی تو موم میری شادی کسی اور سے کروادیں گی پھر میری اس بیوی کو مجھ پر شک ہونے لگے گا پھر وہ مجھ پر نظر رکھے گی پھر اسے پتہ چل جائے گا وہ گھر میں سب کو بتا دے گی اور پھر وہی ہو گا جو تھوڑی دیر پہلے تم میرے ساتھ کرنے والی تھی۔۔۔۔پھر اسے دیکھا جو ایک دم سے شرمندہ ہو گئی تھی

Posted On Kitab Nagri

دیکھو پری ہم دونوں ایک ہی سچویشن میں پھنسے ہیں ہم دونوں ہی کسی سے شادی نہیں کرنا چاہتے۔۔۔ایسا ہی ہے نہ۔۔۔حیان نے اس بات کی تصدیق پریشے سے چاہی تو اس نے ہاں میں سر ہلایا

تو کیوں نہ تم مجھ سے شادی کر کو اور میں تم سے کرلیتا ہوں ایسے ہم دونوں کا مسلہ حل ہو جائے گا۔۔۔جملہ مسکرا کر ختم کیا تو پری کی بھوئیں سکڑی پھر ناگواری سے بولی

ٹھیک ہے پر آپ گارنٹی دیتے ہیں کہ آپ شادی کے بعد مجھ سے اپنا حق نہیں مانگے گے۔۔۔اور اگر نہیں مانگے گے تو میں خوشی خوشی آپ سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ارے ہاں ٹھیک ہے دیتا ہوں تم کو گارنٹی۔۔۔اس نے اس کی نکل اُتار کر کہا تو پریشے نے چڑ کر اس کے کندھے پر دھموکا رسید کیا حیان اس سے دو قدم پیچھے کھڑے ہو کر ہنس دیا پریشے نے کلس کر گیٹ کھول کر کمرے سے باہر چلی گئی

Posted On Kitab Nagri

زبر قان بیڈ پر رکھا لیگج اٹھا کر زمین پر رکھ رہا تھا جہاں چار اور لیگج رکھے تھے تبھی واشروم کا گیٹ کھول کے آئیزل باہر آئی اس کا چہرہ خوشی سے تمتمارہا تھا اور شاید لال بھی ہو رہا تھا اس نے زبر قان کو دیکھا جو پُشت کیے کھڑا تھا اس نے بہت نرم لہجے میں اسے پکارا

زبر قان بات سنیں۔۔۔زبر قان نے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو اس سے نظریں چرا رہی تھی

ہاں کہو۔۔۔۔مصروف سے انداز میں کہا

وہ۔ہ۔ہ آپ۔۔۔آئیزل سے جب کہا ہی نہ گیا / https://www.kitabnagri.com / اس تک قدم اٹھاتی آئی پھر وہ پین اس کو دکھا دیا جس میں دو لائنز آرہی تھیں زبر قان نے حیرت سے اسے دیکھا جو لال ہو رہی تھی تبھی اس نے آگے بڑھ کر اسے خود میں بھینچا پھر ماتھا پر چوما آئیزل کا چہرہ پہلے سے زیادہ لال ہو گیا

زبر قان۔۔۔ہم یہ بات کیسے بتائیں گے سب کو۔۔۔۔زبر قان کی بھوئیں اکھٹی ہوئی

Posted On Kitab Nagri

جیسے سب بتاتے ہیں ہم بھی ویسے ہی بتائیں گے۔۔۔۔ آئیزل نے بے چارگی سے آنکھیں اٹھا کر اس کی سرمئی آنکھوں میں دیکھا تو وہ کھلکھلا کر ہنس پڑا

اچھا ٹھیک ہے پھر میں سب کو بتادوں گا۔۔۔۔ آئیزل نے مسکرا کر فوراً ہاں میں سر ہلایا

سورج کی ترچھی کرنیں اس کالے جیٹ پر پڑھ رہی تھی ایسے میں اُس کی گول سی کھڑکی سے اندر جھانکو تو وہ چاروں بیٹھے ہوئے مدھم آواز میں باتیں کر رہے تھے جبکہ دنانیر کھڑکی سے سفید روئی کے گالوں کو دیکھ رہی تھی اور زیرِلب کہہ رہی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"الوداع لندن۔۔۔۔ پھر اس نے چہرہ موڑ کر دخان کو دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا دنانیر نے اس کے بازو پکڑا پھر سر اس کے کندھے سے ٹکا دیا پھر آنکھیں موند گئی دخان نرم مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اسے دیکھنے لگا

Posted On Kitab Nagri

پھر گردن موڑ کر ایک نظر ان سب کو دیکھ پھر بنا آواز کے ایک اُنگلی ہونٹوں پر رکھ بولا

خاموش۔۔۔۔ش۔۔۔۔

سب نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا پھر اور تیز آواز میں آپس میں باتیں کرنے لگے دخان نے دانت کچکچا کر چہرہ واپس کھڑکی کی طرف موڑ لیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ لوگ پاکستان لینڈ کر چکے تھے ایک ایک کر کے سیڑھیوں سے اتر کر سامنے کھڑی گاڑیوں کی طرف بڑھ رہے تھے جن کے گیٹ گارڈز پہلے سے کھول کر کھڑے ہوئے تھے گاڑیوں میں بیٹھ کر سب گھر کی طرف روانہ ہوئے

Posted On Kitab Nagri

مین گیٹ کھلا پورچ میں ایک کے بعد ایک گاڑی آ کر رکی پھر گیٹ کھلے وہ لوگ باہر آئے

دنانیر نے گاڑی سے نکل کر فوراً دخان کا بازو تھام لیا تھا پر وہ گردن اٹھا اور اس بلند اور عالیشان محل نما گھر کو دیکھ رہی تھی باہر سیکیورٹی چیک پوائنٹس، مسلح گارڈز، کرنٹ سے لبریز تار جو اس محل نما گھر کی چار دیواری پر لگی تھی وہ عمارت سبز زار کے درمیان میں کھڑی تھی

باہر لان میں باوردی ملازمین کام نپٹا رہے تھے ایسا لگتا تھا وہ کسی بڑے ایونٹ کی تیاری کر رہے ہوں

دور سے ایک ملازمہ جو خوش شکل اور با اعتماد تھی چلتی ہوئی ان تک آئی مسکرا کر سر کو خم دے کر بولی

خوش آمدید۔۔۔۔ مسٹر وہاج نے صرف سر کو ہلکا سا خم دیا تو وہ مسکرا کر اندر کی طرف بڑھی اس کے پیچھے یہ سب بھی ہو لیے

دو دن بعد

Posted On Kitab Nagri

سبز زار پر سیاہ شام سنہرے تاروں کے ساتھ جلوہ افروز ہوئی تھی۔ بھرپور سجاوٹ،روشنیاں، قہقہہ

ایسے میں اسٹیج پر لگے صوفوں پر بیٹھا حیان اور اس کی بغل میں بیٹھی پریشے۔۔۔۔حیان نے پیلے کلر کا کرتا اور واسکٹ پہنا ہوا تھا اس کے نیچے وہ ہم کھڑا پاجامہ پہنا ہوا تھا اور جگہ جگہ چہرے پر اوبٹن لگی تھی

پریشے پیلے رنگ کا گرارا اور شورٹ کرتی پہنی ہوئی تھی بالوں کی فرینچ چوٹی بنا کر ایک کندھے پر ڈالی ہوئی تھی ہلکے میک اپ میں وہ خوبصورت لگ رہی تھی

تم خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔۔حیان نے گردن ہلکی سی ترچھی اسے دیکھتے ہوئے کہا

تھینکس۔۔۔۔پریشے سادگی سے کہہ کر مسکرادی حیان نے ٹھنڈی سانس خارج کی پھر سامنے دیکھنے لگا جہاں کیمرامین اپنے کیمرے میں ان۔خوبصورت لمحوں کو محفوظ کر رہا تھا

حیان کی طرح وہ چاروں بھی کرتا پہنے ہوئے تھے پر سب کے رنگ مختلف تھے چاروں کسی ریاست کے شہزادے لگ رہے تھے اور ان کی شہزادیاں جو صوفوں پر بیٹھی ہوئی تھیں

Posted On Kitab Nagri

دخان گرین کلر کے کرتے پر کار آمد پرنس کوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کی طرح کا ہی زنیق اور زوریز بھی کرتا پہنے ہوئے تھے بس رنگ مختلف تھا

جبکہ زبر قان نے بلیک سادہ کرتا پہنا ہوا تھا کیونکہ آئیزل نے بلیک کلر کے لونگ میکسی پہنی ہوئی تھی جو ٹخنوں سے ذرا اوپر تھی۔۔۔۔

آئیزل تھری سیٹر صوفے پر پاؤں اوپر کر کہ بیٹھی ہوئی تھی وہ بھی زبر قان کے کہنے پر ان دو دنوں میں زبر قان نے اسے ہتھیلی کا چھالہ بنا کر رکھا ہوا تھا اور وہ بھی خوب فرمائشے کر رہی تھی پر کو چیز زبر قان کو اس کی صحت کے لیے صحیح لگتی وہ اسے کھانے کی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کے سامنے اور دائیں بائیں دنانیر انشاء اور ابیہا بیٹھی ہوئی تھی وہ تینوں ہی کار آمد شرارے پہنے ہوئی تھی دنانیر گرین کلر کا ابیہا اور بنج کلر https://www.kitabnagri.com/ کا جبکہ انشاء پیشائی رنگ کا پہنی ہوئی تھی ہلکے میک اپ کے ساتھ ہاتھوں میں پیلے گیندے کے گجرے ڈالے وہ تینوں ہی

Posted On Kitab Nagri

اچھی لگ رہی تھیں پر ان کے مخالف آئیزل نے شرارہ نہیں پہنا تھا بلکہ زبر قان نے یہ کہہ کر پہنے نہیں دیا تھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

آئیزل مزے سے بیڈ پر پیلے رنگ کا شرارہ رکھ رہی تھی اور اس کے ساتھ کی جیولری انداز مصروف ساتھا اس کا تبھی زبر قان کمرے میں داخل ہوا

پھر اسے دیکھا پھر بیڈ پر رکھے اس کے لہنگے کو دیکھا اس کی بھوئیں سکڑی پھر بیڈ تک آیا

آج شام تم یہ پہن رہی ہو۔۔۔۔شرارے کو ایک نظر دیکھا بلاشبہ شرارے پر بہت نفیس کام ہوا تھا اور وہ خوبصورت بھی تھا

جی۔۔۔مصروف سے انداز میں جواب دیتی وہ ڈریسنگ پر میک اپ سیٹ کرنے لگی

تم یہ نہیں پہنو گی۔۔۔۔آئیزل ایک جھٹکے سے اس کی طرف پلٹی

کیا مطلب۔۔۔نا سمجھی سے اسے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

مطلب صاف ہے۔۔۔۔ادائے بے نیازی سے کہہ کر وہ بیڈ پر چت لیٹ گیا پھر گردن موڑ کر اسے دیکھا جو غصّے سے لال پیلی ہو رہی تھی۔۔۔۔

آئیزل نے ان تینوں کو دیکھ کر ان باتوں کو سرے سے جھٹکا

ان کے ساتھ حوریہ مفرا اور آئیزہ خوشگوار ماحول میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں

تبھی زبر قان پیچھے سے آیا آئیزل نے اسے آتے دیکھ فوراً پیر نیچے کر لیے پھر آرام سے صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی زبر قان اس کے برابر میں چھٹی جگہ پر آ کے بیٹھا

پھر اسے دیکھا جو مسکرا کر اسٹیج پر بیٹھے حیان اور پریشے کو دیکھ رہی تھی تبھی اس کی نظر ایک بچے پر پڑی جو کولڈ ڈرنک کی کانچ کی بوتل میں ایسٹرو لگا کر آہستہ آہستہ گھونٹ بھر رہا تھا تبھی اس نے زبر قان کو گردن موڑ کر دیکھا پھر بچوں کی طرح ضد کر کہ بولی

Posted On Kitab Nagri

زبر قان مجھے کولڈ ڈرنک چاہیے۔۔۔اُنگلی سے بچے کے ہاتھ میں موجود کولڈ ڈرنک کی طرف اشارہ کر کہ بولی زبر قان کی بھوئیں سکڑی پھر تیز نظروں سے اسے دیکھتا بولا

وہ تمہاری صحت کے لیے سہی نہیں ہے۔۔۔آئیزل نے دانت کچکچا کر گردن موڑ کر اسے دیکھا

صاف صاف کیوں نہیں کہتے کہ میرے بچے کی صحت کے لیے سہی نہیں ہے۔۔۔زبر قان کے کندھے ڈھلکے پھر ٹھنڈی سانس خارج کر کہ بولا

ٹھیک ہے صاف صاف کہہ دیتا ہوں۔۔۔وہ کولڈ ڈرنک میرے بچے کی صحت کی صحت کے لیے صحیح نہیں ہے۔۔۔اس لیے میں تمہیں وہ لا کر نہیں دوں گا۔۔۔بات ختم کر کے آخر میں مسکرا دیا آئیزل نے ناراضگی سے نظریں حیان اور پریشے پر پر کوز کر دی تھیں

ان تینوں نے مسکراہٹیں دبا کر ان دونوں کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

زبر قان۔۔۔لا دو کچھ نہیں ہوتا جاؤ شاباش اُٹھو لا کر دو۔۔۔ان کی بات سن کر آئیزل کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے زبر قان ٹھنڈی سانس لے کر صوفے سے اُٹھ کھڑا ہوا آئیزل اسے جاتے دیکھتی رہی اس کے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی

ابیہا واشروم کا گیٹ کھول کر باہر آئی تو سامنے خالی بیڈ منہ چڑھا رہا تھا اس نے کلس کر وال پر لگی گھڑی میں ٹائم دیکھا دو بجنے کو آئے تھے پر زوریز کا کچھ عطا پتہ نہیں تھا

https://www.kitabnagri.com/
Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ بگڑے موڈ کے ساتھ ڈریسنگ مرر کے سامنے جا کھڑی ہوئی پھر ڈریسنگ سے لوشن اٹھا کر ہاتھوں پر لگانے لگی

Posted On Kitab Nagri

اتنا بھاری شرارہ تھا جس کی کوئی حد نہیں۔۔۔ چلو جان چھوٹی اب کل اور پرسوں کے تو ہلکے کام والے سوٹ ہیں وہ آرام سے پہن لیے جائے گے۔۔۔۔لوشن رکھ کر اس نے لپ بام اٹھالیا پھر آئینے میں خود کو دیکھتے ہوئے ہونٹوں پر لگایا پھر اسے ڈریسنگ پر رکھ کر بکھری ہوئی چیزیں سیٹ کرنے لگی اور ساتھ میں وہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب بھی تھی

آئیزل کتنی خوش نصیب ہے کہ اسے زبر قان بھائی جیسے شوہر ملے ہیں اتنا خیال رکھنے والے اور اتنے نخرے اٹھانے والے اِدھر تو نہ کوئی نخرے اٹھاتا ہے نہ کوئی خیال رکھتا ہے۔۔۔۔وہ خیالوں میں اتنی گم تھی کہ اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ زوریز کب کا کمرے میں آگیا ہے

زوریز پرنس کوٹ اُتار رہا تھا پر اس کی نظریں ابیہا کے شیشے میں نظر آتے عکس پر ہی جمی تھیں

www.kitabnagri.com

ابیہا ذرا میرے کپڑے تو نکال دو۔۔۔۔مجھے نہانا ہے۔۔۔۔ابیہا ہوائیاں اڑے چہرے کے ساتھ چونک کر پلٹی زوریز نے بامشکل مسکراہٹ روکی پھر پرنس کوٹ اس کی طرف بڑھایا

آپ کب آئے۔۔۔ابیہا نے کوٹ پکڑ کر پوچھا جبکہ وہ اب سنبھلی ہوئی لگتی تھی

Posted On Kitab Nagri

بس ابھی۔۔۔ایبہانے ہاں میں سر ہلا کہ کوٹ اپنی طرف کھینچا پر دوسرا سرا زوریز نے پکڑا کر رکھا ہوا تھا اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا زوریز اسے ہی دیکھ رہا تھا

زوریز کوٹ چھوڑیں۔۔۔اس نے کوٹ کی طرف اشارہ کر کے کہا زوریز نے ایک جھٹکے سے کوٹ اپنی طرف کھینچا کوٹ سمیت ایبہا اس کے سینے سے ٹکرائی ایبہا کے ساتھ ایک مدہوشی بھری خوشبو بھی اس سے آکر ٹکرائی تھی زوریز ابھی کوئی جسارت کرتا کہ ابھی سرد لہجے میں غرائی

زوریز یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔ایبہا چیخ کر کہتی اس کے سینے پر ہاتھ رکھ پیچھے ہوئی زوریز کے جذبات بھک سے اوڑھے اس کی بھوئیں سکڑی ماتھے پر سلوٹیں نمودار ہوئی ایبہا نے جھک کر کوٹ اٹھایا پھر جھاڑا پھر واشروم کی طرف بڑھ گئی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ناجانے اسے کس بات کا غصّہ تھا جو اس نے زوریز پر نکالا تھا وہ خود بھی حیران تھی پر سر جھٹک کر واشروم کے اندر بڑھ گئی

Posted On Kitab Nagri

جب وہ واشروم سے باہر آئی تو زوریز تنے ہوئے تاثرات کے ساتھ شرٹ لیس کھڑا تھا

زوریز۔۔۔میں نے۔۔۔ے ایہا کے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے جب زوریز اسے اگنور کرتا واشروم میں بند ہو گیا

ایہا کا حیرت سے منہ کھل گیا اسے چند ساعتیں لگی یہ سمجھنے میں کہ زوریز اس سے ناراض ہو گیا ہے اِس نے دانتوں تلے زبان دبائی

اُف۔۔ف۔ایہا یہ کیا کر دیا تم نے۔۔۔۔وہ احساس ندامت میں نچلا ہونٹ دانتوں تلے دباتے ہوئے بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زوریز تھوڑی دیر بعد واشروم سے فریش ہو کر باہر آیا تو ایہا الٹ سی ہو کر بیٹھ گئی زوریز نے بس اسے ایک نظر اٹھا کر دیکھا ایک لمحے کے لیے دونوں کی نظریں ملی پھر زوریز نے نگاہیں اس پر سے ہٹا دی

Posted On Kitab Nagri

وہ بیڈ تک آیا اپنی جگہ پر لیٹ کر اس نے لیے لائٹ بند کر دی۔۔۔کمرے میں اندھیرہ گپ ہو گیا ایہا نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر اُدھر دیکھا پھر چند سیکنڈ کے بعد اندھیرے میں سب کچھ صاف صاف نظر آنے لگا ایہا نے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو اس کی طرف پُشت کیے لیٹا تھا

ایہا بھی اس کی طرف پُشت کر کہ لیٹ گئی پھر دل میں کاؤنٹنگ شروع کی

ون۔۔۔ٹو۔۔۔اسے پتہ تھا ابھی کچھ سکینڈ بعد زوریز اسے کمر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لے گا

تھری۔۔۔فور۔۔۔فائیو۔۔۔اس کے ہونٹوں سے مسکراہٹ غائب ہوئی آنکھیں پٹ سے کھول دی دوسری طرف کوئی ہلچل نہیں ہوئی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایہا اُٹھ کر زوریز کی طرف تھوڑا بڑھی پھر زوریز کا چہرہ دیکھنے کے لیے آگے جھکی اس کے بال زوریز کے چہرہ پر کالی گھٹا کی طرح چھا گئے تھے زوریز جو کچی نیند میں تھا پٹ سے آنکھیں کھول کر سیدھا ہوا ایہا کو خود پر جھکے دیکھ اس کی بھوئیں سکڑیں ایہا بڑبڑا کر پیچھے ہوئی پھر تیزی سے سائڈ ٹیبل پر پڑے گلاس کی طرف اشارہ کرتی بولی

Posted On Kitab Nagri

وہ۔ہ میں۔۔ں پانی کا گلاس لے رہی تھی۔۔۔۔زوریز نے گردن موڑ کر دوسری سائڈ ٹیبل پر رکھے گلاس اور جگ کو دیکھا ایہانے اس کے نظروں کا تعاقب کیا شرمندگی سے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبایا

زوریز نے ایک ہاتھ اس کی کمر کے گرد حمائل کیا دوسرا بازو اس کی گردن کے گرد حمائل کر کے ایک جھٹکے سے اس پر حاوی ہو کر اس کے ہونٹوں کو اپنی پر شدت گرفت میں لیا۔۔۔ایہا کا دل چاہا کہ وہ اپنا سر دیوار میں دے مارے پتہ نہیں کیا سوچ کر اس سے الجھ بیٹھی تھی

ایہانے اسے کالر سے پکڑ کر جھنجھوڑا تو زوریز نے اسے آزادی بخشی وہ گہرے گہرے سانس لے کر اپنی سانس ہموار کرنے لگی پر اگلہ سانس حلق میں ہی اٹک گیا جب زوریز نے کندھے سے شرٹ کھسکا کر وہاں لب رکھے ایہانے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبایا۔۔۔آخر اسے زوریز کو کسی طرح تو منانا تھا اور اپنے اور اس کے بیچ ناراضگی ختم کرنی تھی

تھوڑی دیر کے بعد جب ایہا اس کی جسارتیں برداشت کرتی آدھ موئی ہو گئی تو زوریز نے اسے تھوڑی دیر کے لیے آزادی بخشی پھر اس کے کندھے پر تھوڑی ٹکا کر اس کی خوشبو اپنے اندر اُتاری

Posted On Kitab Nagri

کیا اب بھی ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔۔۔ایہا گہرے گہرے سانس لیتی مدھم لہجے میں بولی تو زوریز کے چہرے پر نرم مسکراہٹ نے احاطہ کیا

نہیں۔۔۔۔سرگوشی کر کہ اس کے کان کی لو کو دانتوں تلے دبایا تو ایہا ہلکے سے مسکرادی

اسے پتہ تھا زوریز کے ساتھ اس کی زندگی ایسے ہی گزرنے والی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دخان جب گیٹ کھول کر کمرے میں داخل ہوا تو دانیر بیڈ پر لیٹی گہری نیند میں سوئی لگتی تھی وہ آرام دے سوٹ میں ملبوس تھی

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دخان ایک نظر اس پر ڈال کر واشروم چلا گیا پھر کپڑے چینج کر کہ باہر آیا تو وہ ایسے ہی لیٹی ہوئی تھی

دخان ٹھنڈی سانس خارج کر کے اپنی جگہ پر آیا ہر بیڈ پر لیٹ کے سائڈ لیپ بھی بند کر دیا

Posted On Kitab Nagri

پھر دنانیر کو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر اس پر حاوی ہوا دنانیر ہلکا سا کسمائی تھی۔ دخان نے اس کی شرٹ کی زیپ کھولی پھر کندھے سے شرٹ کھسکا کر وہاں دانت گاڑھے دنانیر نے بلا بلا کر اُٹھنا چاہا پر رہی چند سکینڈ لگے اسے سچویشن سمجھنے میں گال ایک دم سے گلابی ہونے لگے پھر کڑوا سا منہ بنا کے بولی

ہمیں سونا ہے ہم بہت تھکے ہوئے ہیں۔۔۔ دخان نے اسے دیکھا وہ واقعی تھکن سے چور ہوئی وی تھی تبھی ہاں میں سر ہلا کر اس پر سے ہٹا پھر اس کا سر اپنے بازو پر رکھ کر اس کے گرد نرم حصار قائم کر کہ آنکھیں موند گیا

تھوڑی ہی دیر بعد ان دونوں پر نیند کی دیوی مہربان ہو گئی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگلی صبح بہت روشن ہوئی تھی ایسا لگتا تھا کہ اسلام آباد پر کسی نے سونے کا خول چڑھا دیا ہو صبح سہ پہر میں بدل گئی تھی

Posted On Kitab Nagri

ایسے میں سب ناشتہ کر کہ اپنے کمروں میں دبکے ہوئے تھے پریشے سمیت ان چاروں کو بھی تیار کرنے کے لیے پولر والی آگئی تھی

پر ابھی سب کام آرام آرام سے کر رہے تھے عجیب سستی نے آن گھیرا تھا سب کو۔۔۔

زنیق بیڈ پر لیٹا دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے وہ انشاء کو دیکھ رہا تھا جو ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی بال بلیو ڈرائر مشین سے خشک کر رہی تھی

آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں مجھے۔۔۔۔وہ جھنجھلا گئی تھی اس کے ایسے دیکھنے پر تبھی بول پڑی

شوہر ہوں تمہارا دیکھ سکتا ہوں تمہیں۔۔۔ہلکے سے کندھے اچکا کر بے نیازی سے کہا تو انشاء سر جھٹک کر دوبارہ کام کرنے لگی

اب ان دونوں کو یہیں چھوڑ کر حیان کے کمرے میں چلتے ہیں

Posted On Kitab Nagri

وہ جلدی میں لگتا تھا وہ تیزی سے اپنی شیروانی اور دوسری چیزیں لیگج میں ڈال کر زیب بند کرتا نظر آرہا تھا بیگ اس نے بیڈ سے اٹھا کر زمین پر رکھا پر اس کے ہینڈل لمبے کر کے تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا

سورج جب غروب ہوا تو اسلام آباد سیاہ پڑھ گیا پر چند کی روشنی سفید چمکتی روشنی نے اسلام آباد کو دوبارہ روشن کر دیا تھا آج ماہ کامل کی رات تھی یعنی پورا چاند جو سفید چمکتی ہوئی روشنی میں لپٹا ہوتا ہے

ایسے میں حیان بلیک کلر کی شیروانی پہن کر بیٹھا ہوا تھا اس کے برابر میں بیٹھی پریشے جو بے حد حسین لگ رہے تھی لال اناری رنگ کا شرارہ پہنی ہوئی تھی اور برائیڈل میک اپ کے ساتھ ہیوی جیولری پہنے ہاتھوں میں مہندی لگائے وہ سیدھ حیان کے دل میں اتر رہی تھی

ایجاب و قبول کا مرحلہ طے پا چکا تھا اب دوسری رسومات ادا کرنی باقی رہ گئی تھی

Posted On Kitab Nagri

حیان نے گردن موڑ کر پریشے کو دیکھا اس کی نگاہ اس کی نتھ پر ٹھہر گئی تھی تبھی اس کے کان کے قریب جھک کر سرگوشی نما کہا

آج بہت حسین لگ رہی ہو تم۔۔۔پریشے کے گال ایک دم سرخ ہونے لگے پھر حیان کو رکھتے ہوئی بولی

آپ بھی خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔۔پریشے نے دل ستعریف کی تو حیان نے سر کے خم دے کر وصولی

تبھی آئیزل چند اسٹیپس چڑھ کر اسٹیج پر آئی (وہ گولڈن کلر کی کار آمد میکسی پہنی ہوئی تھی ہلکے میک اپ کے ساتھ ماتھے پر چھوٹا سا ٹیکا لگائے وہ پیاری لگ رہی تھی)

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آئیزل اکیلی نہیں تھی اس کے پیچھے دنانیر انشاء ابیہا بھی تھیں آئیزل سمیت وہ تینوں بھی میکسی پہنی ہوئی تھیں بس رنگ مختلف تھے دنانیر کی میکسی کا رنگ مہرون تھا جبکہ انشاء کا وائٹ اور ابیہا کی میکسی کا رنگ پنک تھا چاروں ایک سے بڑھ کر ایک لگ رہے تھیں

Posted On Kitab Nagri

تبھی آئیزل نے نیچے بیٹھ کر حیان کے پیروں سے جوتے نکالے حیان نے آرام سے اسے دے بھی دیئے کیونکہ پیچھے زبر قان اسے آنکھیں دکھا رہا تھا پریشے نے مسکراہٹ روکی

تبھی ڈی جے نے گانا لگا کر والیوم تیز کیا آئیزل نے مسکرا کر دنانیر کو جوتے پکڑائے دنانیر نے مسکرا کر پکڑ لیے پھر وہ لوگ اسٹیج سے اتر کر چوکور سے مصنوعی فرش پر آگئی

دخان سمیت ان تینوں نے انہیں حیرت سے دیکھا پھر چاروں مسکرا کر میدان میں اترے

ہے ہے ہے ہے۔۔۔ان چاروں نے ایک ساتھ کہا

ہے ہے ہے۔۔۔اب کے دنانیر سمیت ان تینوں نے کہا

سب نے دلچسپی سے ان سب کو دیکھا

آجی نوٹ گنو جی۔۔۔دنانیر نے ہاتھ سے دخان کی جیب کی طرف اشارہ کر کے کہا

Posted On Kitab Nagri

جوتے لاؤ۔۔۔دخان نے کہہ کر دنانیر کے ہاتھ سے نوٹ چھیننے چاہے پر ایک دم سے آئیزل نے سامنے آکر کہا

ضد چھوڑوں جی۔۔۔دخان کے سائڈ سے زبر قان نے سامنے آکر کہا

جوتے لاؤ۔۔۔ساتھ جوتوں کی طرف اشارہ کیا

فراڈ ہیں کیا ہم۔۔۔انشاء نے کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تم ہی جانو۔۔۔زنیق نے بے نیازی سے کہا تو ابیہا سائڈ سے آگے آئی

اکڑو ہو تم۔۔۔ناک سکیڑ کر کہا تو زوریز گہرا مسکراتا ہوا بولا

جو بھی مانو۔۔۔پھر وہ چاروں ایک ساتھ بولے

Posted On Kitab Nagri

جو بھی مانو۔۔۔۔جو بھی مانو۔۔۔۔۔دنانیر ان تینوں کے بیچ سے نِکل کر سامنے آکر بولی

آجی بات بڑھے گی۔۔۔۔دخان نے کندھے اچکا کر کہا

بڑھ جانے دو۔۔۔۔ابیہااب کے سامنے آئی

مانگ چڑھے گی۔۔۔۔زوریز نے دخان کے سائڈ سے سامنے آکر بے نیازی سے کہا

چڑھ جانے دو۔۔۔۔آئیزل نے غصّے سے اب کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پڑھو نہ ایسے۔۔۔۔زبر قان گہرا مسکرا کر بولا

پہلے جوتے۔۔۔۔۔جوتوں کی طرف اشارہ کیا تو آئیزل نے اُنگلی اور انگوٹھے کو رگڑتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

پہلے پیسے۔۔۔۔زبر قان نفی میں سر ہلا کر بولا

پہلے جوتے۔۔۔۔پہلے جوتے۔۔۔۔وہ چاروں اب ان چاروں کے گرد گھومنے لگے تھے

دنانیر نے تھک ہار کر جوتے دخان کی طرف بڑھائے تو وہ چاروں اپنی جگہ رک گئے دخان نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے جوتے لینے چاہے تو دنانیر نے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا پھر اُنگلی اور انگوٹھے کو رگڑتے ہوئے پیسوں کا اشارہ کیا تو دخان ٹھنڈی سانس خارج کر کہ اپنی جیب سے لفافے نکالنے لگا جو کافی زیادہ پھول ہوئے تھے

پھر ان چاروں کی طرف بڑھائے تو دنانیر نے شرافت سے اس کو وہ جوتے تھما دیے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایونٹ ختم ہونے کے بعد حیان اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا جب اسے وہ چاروں گیٹ پر۔کسی ڈھال کی طرح کھڑی نظر آئی حیان سرد سانس خارج کر کے ان کی طرف بڑھا

Posted On Kitab Nagri

چلو دولہے میاں۔۔۔۔جیب خالی کرو۔۔۔۔ آئیزل نے اسے کہا تو حیان نے فوراً جیب سے چار مخملی ڈبیاں نکال کر ان لوگوں کی طرف بڑھائی ان چاروں نے فوراً پکڑ کر راستہ چھوڑ دیا

حیان ٹھنڈی سانس خارج کر کے کمرے کا گیٹ کھول کر اندر داخل ہوا سامنے بیڈ خالی تھا حیان نے موڑ کے گیٹ لوک کیا

پھر شیروانی اتارتے ہوئے ڈریسنگ مرر کی طرف بڑھا پریشے ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی دوپٹہ کی پیز نکال رہی تھی

تبھی یک دم ٹھہر کر آئینے میں نظر آتے اپنے اور اس کے عکس کو دیکھنے لگی وہ مکمل ہو گئی تھی اسے اس کی محبت مل گئی تھی پر وہ حیان کی محبت نہیں تھی اتنا تو وہ خود بھی جانتی تھی

تبھی حیان نے اسے کہنیوں سے تھام کر اپنے قریب کیا ایسے کے پریشے کی کمر اس کے کشادہ سینے سے ٹکرائی تھی پھر تھوڑی اس کے کندھے پر رکھ کر مدھم لہجے میں بولا

Posted On Kitab Nagri

میرا بیڈ پر بیٹھ کر انتظار کیوں نہیں کیا۔۔۔سرمئی آنکھیں اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھی پریشے نے نظریں جھکا لی۔۔۔۔پھر آرام سے اپنے ہاتھ چھڑائے پھر نظریں اٹھا کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھ کر بولی

آپ کو یاد دلاتی چلو آپ شادی شدہ اور ایک بچے کے باپ ہیں۔۔۔اور میرے کندھے سے اپنی تھوڑی ہٹائیں۔۔۔۔چیخ کر کہتی وہ اپنے ہاتھوں سے چوڑیاں اُتارنے لگی حیان کے جذبات بھک سے اڑے تیزی سے اسے کندھے سے پکڑ کر اپنی طرف گھمایا

پہلی بات وہ صرف ایک مذاق تھا جو میں نے تمہارے ساتھ صرف یہ جاننے کے لیے کیا تھا کہ تم مجھ میں انٹرسٹڈ ہو بھی یا نہیں پر اس دن میں نے یہ بات بتائی ٹی تم موم کے کمرے سے نکل کر فوراً اپنے کمرے میں آکر بند ہو گئی تھی پھر جو ہوا وہ سب میں جانتا ہوں میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہوں۔۔۔۔پریشے نے شرمندگی سے چہرہ نیچے جھکا لیا جبکہ آنکھوں میں آنسو تیر گئے تھے جنھیں اس نے بامشکل روکا ہوا تھا حیان نے تھوڑی سی پکڑ کے اس کا چہرہ اوپر تو اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گالوں پر بہہ نکلیں

Posted On Kitab Nagri

حیان نے جھک کر ان نمکین موتیوں کی اپنے لبوں سے چنا پھر بہت مدھم آواز میں بولا

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اگر تُمہیں یقین نہ آئے تو اپنے بھی سے پوچھ لینا کہ جب اس نے مجھے یہ بات بتائی کہ وہ تمہاری شادی اسفند سے کروانا چاہتا ہے تو تم سوچ بھی نہیں سکتی میرا اس وقت کیا حال ہو رہا تھا تُمہیں اس کے ساتھ صرف خیالوں میں ہی کھڑا پانا میرے لیے کتنا اذیت ناک تھا تم سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔حیان نے کہہ کر اس کی تھوڑی چومی پریشے اپنی جگہ ساکت و جامد ہوئی کھڑی تھی

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا تھوڑی سی تلخی دکھانے میں حیان یوں اظہار کر دے گا۔۔۔حیان نے آگے بڑھ کر خود میں بھینچا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آئی لو ویو۔۔۔۔حیان نے کہہ کر اس کے بال چومے

آئی لو ویو ٹو حیان۔۔۔۔پریشے نے کہہ کر اس کے گرد مضبوطی سے حصار قائم کیا

Posted On Kitab Nagri

سورج کی کرنیں جب زمین پر جلوہ افروز ہوئی تو ایسا لگتا تھا کہ اسلام آباد پر کسی نے سونے کا خول چڑھا دیا ہو

ایسے میں ڈرائینگ ڈائننگ روم میں سب خوشگوار ماحول میں بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے ہوا میں عجیب سی خلوص بھری خوشبو نے فضاء کو معطر کر رکھا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حیان کے برابر میں بیٹھی پریشے سر جھکائے ناشتہ کر رہی تھی وہ ہر کسی سے نظریں ملنے سے اجتناب برت رہی تھی جبکہ اس کے الٹ حیان نارمل نظر آرہا تھا

زبرقان۔ن۔۔میں یہ نہیں پیوں گی۔۔۔۔آئیزل نے بے بسی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا جو گلاس میں جوس انڈیل رہا تھا زبرقان نے اسے گھورا تو وہ خاموش ہو گئی لیکن پھر التجائی نظروں سے مفرا کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

جو ہلکا سا مسکرایا کر کندھے اچکا گئی تھیں (جیسے کہنا چاہ رہی ہوں میں کچھ بھی کر سکتی) آئیزل کے کندھے ڈھلکے پھر گلاس اٹھا کے گھونٹ گھونٹ بھرنے لگی

برائیڈز اِدھر دیکھیں پلیز اِدھر کیمرے میں دیکھیں۔۔۔۔کیمرامین جھنجھلایا گیا تھا وہ پانچوں چونکی پھر کیمرے میں دیکھنے لگی اور ساتھ وکٹری کا بھی نشان بنایا ان پانچوں نے

وہ چاروں ساڑھیاں پہنی ہوئی تھیں ہلکے میک اپ پر ڈائمنڈ کی نفیس جیولری پر ہائی ہیلز پہنے وہ چاروں ہی خوبصورت لگ رہی تھیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پر پریشے ان چاروں سے سب سے زیادہ مختلف اور خوبصورت لگ رہی تھی سلور کار آمد لونگ میکسی پہنے ولیمہ برائیڈل میک اپ کیے ہلکی سی جیولری پہنے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسٹیج سے نیچے وہ پانچوں کھڑے مدھم آواز میں باتیں کر رہے تھے بلیک تھری پیس سوٹ پہنے، ٹائی، کف لنکس لگائے وہ بے حد ہینڈسم اور ڈیشنگ لگ رہے تھے

تبھی حوریہ مفرا اور عائزہ چندا اسٹیپس چڑھ کر اسٹیج پر آئی وہ چاروں بنارسی ساڑھیاں پہنی ہوئی تھی اور اس پر ہلکے میک اپ پر ڈائمنڈ کی جیولری پہنے وہ وہاج منہاج اور حاذق کے دل پر بجلی بن کے گر رہی تھیں

چلو لڑکے اب ہماری تصویریں لو۔۔۔بہت لے لیں تم نے ان پانچوں کی تصویریں اب ہماری لو شاباش۔۔۔۔حوریہ ایک ہاتھ جھلا کر کہتی ان پانچوں کے سامنے جا کھڑی ہوئی وہ پانچوں اسٹیج سے نیچے اتر گئی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیمرا مین ان تینوں کی تصویریں لینے لگا وہ تینوں الگ الگ پوز دے رہی تھیں تبھی مسٹر وہاج، منہاج اور حاذق مسکراہٹ دبا کر اسٹیج پر چڑھے

حوریہ سمیت وہ دونوں بھی گڑبڑا کر اسٹیج سے اُتارنے لگی تبھی مسٹر وہاج نے حوریہ کو پکارا

Posted On Kitab Nagri

بیگم صاحبہ ہمارے ساتھ بھی کھیچوالیں تصویریں۔۔۔حوریہ مڑیں پھر خجل سا مسکرا کر ان کی طرف بڑھی

مسٹر وہاج نے ایک ہاتھ ان کی کمر پر رکھا اور ایک ہاتھ تھاما تو نیچے ان سب نے ہوٹنگ شروع کر دی حوریہ ایک دم سے بلش ہونے لگی

کیمرامین نے اس منظر کو کیمرے میں قید کیا

پھر مسٹر وہاج نے اسٹیج سے نیچے کھڑے ان سب کو دیکھتے ہوئی کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیوں نہ ایک فیملی فوٹو ہو جائے۔۔۔انھونے ایک آئیبرو اچکا کر کہا تو وہ سب مسکرا کر باری باری اوپر اسٹیج پر آئے

Posted On Kitab Nagri

اب سب کی پوزیشن کچھ یوں تھی کہ حیان اور پریشے صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے حیان کے بائیں طرف مسٹر منہاج اور مفرا تھے اور پریشے کے برابر میں مسٹر وہاج اور حوریہ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ حاذق اور عائزہ صوفے کے پیچھے کھڑے تھے حاذق کے برابر میں سب وہ چاروں کھڑے تھی اور عائزہ کے برابر میں وہ ایک ساتھ چاروں کھڑی تھیں سب نے گوگلز لگائے ہوئے تھے

تبھی کیمرا مین نے مسکرا کر کہا

اسماعیل۔۔۔وہ ان سب مسکرا کر وکٹری کا نشان بنایا کیمرا مین۔نے سرد سانس خارج کر کہ بٹن دبایا یہ لمحہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تصویر میں قید ہو گیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سترہ سال بعد

بیل تم مجھے نہیں پکڑ سکتی۔۔۔پھر زبان باہر نکال کر دکھائی بلی اس کے پیچھے لپکی تو وہ کھکھلا کر ہنستی لان میں بھاگی

Posted On Kitab Nagri

وہ دس سالہ بھوری آنکھوں والی اعراف تھی

اعراف اب اندھا دھند لان میں بھاگ رہے تھی تبھی اس نے کسی خیال کے تحت گردن موڑ کر دیکھا بلی آرہی تھی تبھی اعراف کسی سے ٹکرائی اس کا سر سامنے والی کے پیٹ سے ٹکرایا تو اعراف کو اپنی آنکھوں کے سامنے دن میں تارے ناچتے نظر آئے

اس نے ماتھا مسلتے ہوئے گردن اٹھا کر دیکھا اس کی بھوری آنکھیں میں بے حد ناپسندیدگی اُتری تھی جبکہ سامنے والی کی سرمئی آنکھیں اسے اپنے اندر تک اترتی محسوس ہو رہی تھی

دیکھ کر نہیں چل سکتی۔۔۔درشتی سے چبا چبا کر کہا تو اس نے ناگواری سے آنکھیں گھمائی پھر اس کے قدموں میں جھکی عائش بیدک کر دو قدم پیچھے ہٹا وہ اس کے پیروں سے لپٹی بیل کو گود میں اٹھا رہی تھی

پھر اس پر ایک کٹیلی نظر ڈال کر اندر کی جانب بڑھ گئی عائش نے دانت کچکچا کر اس کے پیٹھ کو گھورا

Posted On Kitab Nagri

یہ لڑکی کسی دن میرے ہاتھوں ضائع ہو جائے گی۔۔۔۔جبڑے بھینچ کر مٹھیاں بھینچیں جبکہ نظریں اس پر ہی تھی کمر تک آتے اس کر کالے سیاہ بال جو ذرا بکھرے بکھرے سے تھے

تبھی کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

دیکھ میرے بھائی میری طرف سے تُجھے پوری چھوٹ ہے جو کرنا ہے کر اس کے ساتھ پر ایک مرتبہ میرے ڈیڈ کے کان میں یہ بات ڈال دیو۔۔۔کہ تو اسے ضائع کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔عائش نے گردن موڑ کر اسے دیکھا وہ پوری بتیسی نکال کر مسکرا رہا تھا

یہ بات سنے کے بعد نہ وہ مجھے روم نمبر تھری میں پھینک دیں گے۔۔۔۔اعراف کا تو پتہ نہیں پر ان کے ہاتھوں میں ضرور ضائع ہو جاؤں گا۔۔۔عائش اور فتح کو سوچ کر ہی جھر جھری محسوس ہوئی پھر سر جھٹک کر اندر کی جانب بڑھے

Posted On Kitab Nagri

ناظرین جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ مقابلہ سخت ترین ہوتا جارہا ہے آپ کو کیا لگتا ہے کہ کون جیتے گا۔۔۔اگر مجھ سے پوچھیں تو افق زنیق جیتیں گے۔۔۔۔پر میں ان کے ساتھ نہیں ہوں میں اپنے سگے بھائی زوار کے ساتھ ہوں۔۔۔۔ساحل اپنا گلہ پھاڑ پھاڑ کسی اینکر کی طرح بول رہا تھا

جبکہ چوکور میز پر کہنیاں رکھے ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے اُفق اور زوار پنجہ لڑا رہے تھے

تبھی اُفق کے پیچھے سے ایک سیاہ لمبے بالوں والی اور سرمئی آنکھوں والی پندرہ سالہ حیا نمودار ہوئی وہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھے اُفق کے کندھے سے جھانک کر دیکھ رہی تھی تبھی اُفق کے کندھے پر ہاتھ رکھتی بولی

اُفق بھائی آپ اس کلموہے کی باتوں پر دھیان نہ دیں میں آپ کے ساتھ ہوں آپ جلدی سے جیت جائے بس۔۔۔۔اُفق نے ہلکی سی گردن موڑ کر اسے دیکھا

اُفق اور حیا کی نظریں ملی پھر حیا نظریں چرا گئی تبھی ساحل نے ایک دم ہاتھ اٹھا کر کہا

لو جی اُفق صاحب تو گئے کام سے۔۔۔۔پھر زوار کو کندھے سے جھنجھوڑا اور دونوں ھاتھوں سے زور لگانے کا کہا زوار نے دونوں ہاتھ سے زور لگا کر اُفق کا ہاتھ ٹیبل سے لگا دیا ساحل ایک دم صوفے پر چڑھ کر گلہ پھاڑ کر کہنے لگا

اور اسی کے ساتھ آج کے چیمپ زوار ہوئے۔۔۔۔یا۔۔۔ہو۔۔۔۔ تبھی دخان زوریز زبر قان اور حیان سمیت وہ پانچوں بھی لاؤنج میں آئے تھے پھر ان چاروں کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

تبھی ساحل پھر حیا کو دیکھ بولا

اور ہمیشہ کی طرح ہوا ہوائی نے زوار بھائی کو جتا وا دیا۔۔۔ تھنکیو "ہوا ہوائی"۔۔۔۔پھر ایک فلائنگ کس حیا کو دی تو اُفق نے گردن موڑ کر خونخوار نظروں سے ساحل کو گھورا پھر صوفے پر پڑی گدی اٹھا کر اس کے منہ پر کھینچ کر ماری

اگر آئندہ تو نے ایسی حرکت کو تو تیرا منہ توڑ دوں گا۔۔۔اُفق کہتا اٹھ کھڑا ہوا پھر حیا کی طرف پلٹا حیا اس کے سینے تک آتی تھی حیا نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا دونوں کی نظریں اُفق نے کسی خیال کے تحت آس پاس نظر دوڑائی تو وہ سب کھڑے نظر آئے

اس نے ایک نظر سب کو دیکھا پھر نظریں چرا گیا

زنیق اور انشاء سمیت حیان اور پریشے مسکرا کر ان دونوں کو دیکھنے لگے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ختم شدہ

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595